Itqaan-ul-Firaasati fi Sharah Deewanil Hamasati

Note:

Original Title Not Available

Author : Al-Madinat-ul-Ilmia

Publisher : Maktabat-ul-Madina

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

پیشکش

مجلس المدينة العلمية (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : إتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة

شارح : ابوالحسن قادری بن محمد صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق

پیش کش : **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (شعبہ درسی کتب)

سن طباعت : (طبع اول)۱۱رجب المرجب۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۵جولائی ۲۰۰۸ء

(طبع ثانی) ۲۸ذیقعدۃ الحرام۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۲ء

صفحات : 325 صفحات

قیمت :

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- **لاھور** : داتادربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد)امین پور بازار فون:041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون:058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑگیٹ فون:061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.netE.mail:
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ”نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**. یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الكبير للطَبَراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْعَ اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوصحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کولکھ کر ”اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلٰى حِفْظِكَ“ پرعمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نا مناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کرکے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆

فہرس

انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزشمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیب پروردگار، غیبوں پرخبردار باذن پروردگار

محمد المصطفٰی أحمد المجتبٰی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

کے حضور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَا نِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) ...... شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) ...... شعبۂ درسی کُتُب
(۳) ...... شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) ...... شعبۂ تراجم کُتُب
(۵) ...... شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۶) ...... شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام **اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عزوجل **''دعوتِ اسلامی''** کی تمام مجالس بَشُمُول **''المدینۃ العلمیۃ''** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

عربی زبان وہ آفاقی زبان ہے جو دینی اور دنیوی خوبیوں سے مالا مال ہے۔اس کی اہمیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن وحدیث کےعلوم اورعلوم اسلامیہ وفنون ادبیہ کا اصل مأخذ عربی زبان میں ہےاور عربی میں کامل مہارت اور دسترس کے بغیر کماحقہ اس سے استفادہ ممکن نہیں۔

بحمد اللہ اس زبان پرعبور حاصل کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث، کتبِ فقہ اور دیگر کتبِ عربیہ سے استفادہ آسان ہوجاتا ہے بلکہ عرب ممالک میں **نیکی کی دعوت** جس کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے وہ بھی باحسن وجوہ ان تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

کسی بھی زبان کا اصل سرمایہ اس کا ادب ہی ہوتا ہےاسی طرح عربی زبان کا سرمایہ بھی اس کا ادب ہے یہی وجہ ہے کہ علوم وفنون عربیہ کے ہرنصاب میں کتب ادب خاص طور پر شامل ہوتی ہیں اور درس نظامی جو عالم کورس کہلاتا ہےاس میں بھی از ابتداء تا انتہاء ہر درجے میں ادب عربی کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور پڑھائی جاتی ہے۔انہی میں سےایک کتاب''**دیوانِ حماسہ**'' بھی ہے۔

یہ کتاب جید شعراءِعرب کے اشعار کا ایک مجموعہ ہےاور اپنی انفرادیت اور گوناگوں خصوصیات ہی کی بناء پرعرصۂ دراز سے شامل نصاب ہے مگراب تک''تنظیم المدارس''(اہل سنت) پاکستان کے نصاب کے مطابق اس کتاب کا مستند اردو ترجمہ اور شرح دستیاب نہیں تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک''**دعوتِ اسلامی**'' کی مجلس''**المدینۃ العلمیہ**''کے شعبۂ''**درسی کتب**'' کی جانب سےاس شہرۂ آفاق کتاب کا (بمطابق نصاب) سلیس، آسان اور بامحاورہ اردو ترجمہ اور مفصل شرح کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

اہل علم حضرات سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ ہمیں اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سےنوازتے رہیں۔اللہ تبارک وتعالی ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ درسی کتب

مُقَدِّمَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْ عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَيَانِ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى مَنْ أَفْحَمَ مَنْ تَصَدّٰى لِمُعَارَضَتِهِ مِنْ فُصَحَاءِ قَحْطَانَ وَبُلَغَاءِ عَدْنَانَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اضْمَحَلَّ بِهِمْ دُجَى الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُوْرُ الْاِيْقَانِ أَمَّا بَعْدُ.

عربی زبان کی اھمیت و فضیلت:

حضورِ اکرم نورِ مجسم رسولِ مکرم شاہِ بنی آدم شافع امم شاہ جودوکرم ماحی کفروظلم (فِدَاهُ رُوْحِیْ وَجَسَدِیْ) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلاثٍ: فَاِنِّیْ عَرَبِیٌّ وَكَلامُ اللّٰهِ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ)) "عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کردیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف "عربی زبان" کا اعجاز ہے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی یہ مِنْ وعَنْ اپنی حالت پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، رسولِ مکرم، شاہِ بنی آدم، شافعِ امم، شاہ جودوکرم، ماحیٔ کفروظلم (فِدَاهُ رُوْحِیْ وَجَسَدِیْ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات وفرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت وبلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی وجمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعروادب کے دلربا اور دل نواز نمونے اور خطابت وتقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات واصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوند قدوس کی طرف سے اس لغت عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص وشمائل اور فضائل وکمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب کیا گیا اور اسے ﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيّاً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (۱۲/۲) کی سند عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کرسکتا اسی طرح اس کی زبان بھی ناقابل مقابلہ ہو۔ حق تعالی نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرۂ عرب میں پیدا فرمایا اور افصح العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زوروشور اور چرچا تھا، بڑے بڑے فصحاء

وبلغا،خطباء وشعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں ''مَا هٰذَا بِكَلَامِ الْبَشَرِ'' اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتابِ ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاقِ عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم ومعارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالی نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۵/۱۲) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ' قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدرِ استطاعت خدمت کی اور زندہ و جاوید ہوئے اسی طرح لغتِ قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالی نے ہر زمانے میں قابل قدر اہل لغت پیدا کئے اور نا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ((اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)) کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ واشاعت اور حفاظت وترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت وترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرزِ تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

اَدَبَ(ض)اَدْبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فُلَانًا: اچھے اخلاق وعادات سکھانا۔ خوبیوں کی طرف بلانا۔ القومَ علی الامرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ اَدُبَ فُلَانٌ(ک)اَدَبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الاَدِيْب: علم ادب کا ماہر۔ اعلیٰ اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: اُدَبَاءُ. ''هو اَدَبُ نُظَرَ آئِهِ'': وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ آدَبَ(افعال) اِيْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ اَدَّبَهُ(تفعیل) تَأْدِيْبًا: ادب واخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ اَلدّآبَّة: جانور کو سدھانا۔ الاَدَبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم وفن یا صنعت وحرفت کے آداب، قواعد وضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم ومعرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آداب.

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الْخَطَاءِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً یعنی ''ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی وتحریری خطاء سے بچا جا سکے''۔

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)......ادب طبعی (۲)......ادب کسبی۔

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ''ادب نفسی'' بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور وفکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

اَلْکَلَامُ الْمَنْظُوْمُ وَالْمَنْثُوْرُ مِنْ حَیْثُ فَصَاحَتِہٖ وَبَلَاغَتِہٖ یعنی ''اس کا موضوع فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) ونثر ہے''۔

ادب کی غرض وغایت:

اَلاِجَادَۃُ فِی فَنَّیِ الْمَنْظُوْمِ والْمَنْثُوْرِعَلٰی اَسَالِیْبِ الْعَرَبِ وَتَھْذِیْبُ الْعَقْلِ وَتَزْکِیَۃُ الْجَنَانِ ''فن نظم ونثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔

ادب کافائدہ:

اِنَّہٗ یَعْصِمُ صَاحِبَہٗ مِنْ زَلَّۃِ الْجَھْلِ وَاِنَّہٗ یُرَوِّضُ الْاَخْلَاقَ وَیُلَیِّنُ الطَّبَائِعَ واِنَّہٗ یُعِیْنُ عَلَی الْمُرُوْءَۃِ وَیَنْھَضُ بِالْھِمَمِ اِلٰی طَلَبِ الْمَعَالِی وَالْاُمُوْرِالشَّرِیْفَۃِ یعنی ''ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطاء سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروّت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلیٰ امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔

اقسام علومِ ادبیہ:

علامہ محمد عبداللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

❶......علم لغت ❷......علم صرف ❸......علم اشتقاق ❹......علم نحو ❺......علم معانی ❻......علم بیان ❼......علم بدیع ❽......علم عروض ❾......علم قوافی ❿......علم الخط ⓫......علم قرض الشعر ⓬......علم الانشاء ⓭......علم المحاضرات اور اس کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعریفات للعلوم الدرسیات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر فی اللغۃ: العلم یعنی ''شعر کا لغوی معنی ''علم'' ہے۔

شعر کا اصطلاحی معنی:

كَلَامٌ مُقفًّى مَوْزُوْنٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْقَصْدِ یعنی ''وہ کلام جسے قصداً موزون ومقفّٰی بنایا گیا ہو۔

فائدہ:

قصدًا کی قید سے اللہ تبارک وتعالی کا یہ فرمان عالی:﴿الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾(۹۴/۳،۴) تعریف شعر سے خارج ہوگیا؛ کیونکہ اگر چہ یہ کلام موزون ومقفّٰی ہے مگر اس کا موزون لانا علیٰ سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعريفات للجرجانی، ص ۹۱،۹۲، دارالمنار)

طبقات شعراء:

شعراءِ عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

❶......جاھلین: وہ شعراء جنھوں نے زمانۂ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔ جیسے امرؤ القیس، زہیر اور امیہ بن ابی الصلت۔

❷......مخضرمین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانۂ اسلام اور زمانۂ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔ جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔

❸......اسلامیین: وہ شعراء جو زمانۂ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جیسے اموی دور کے شعراء۔

❹...... مولّدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔ (تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات: (۱)جاھلین (۲)مخضرمین (۳)اسلامیین (۴)مولدین (۵)محدثین (۶)متأخرین شمار کرکے فرماتے ہیں: **والثلاثة الاُوَل هم ما هم في البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ** یعنی ''پہلے تین طبقے بلاغت وخوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کا روایۃً اور درایۃً جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر اُن احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، اِن شعراء کے کلام کے معانی میں اگر چہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔ (ردالمحتار، المقدمہ، ج ۱، ص ۱۳۶، دارالكتب العلمية، بيروت)

عربی شاعری کے ادوار:

❶......زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ ''دورِ جاہلیت'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ

ہیں: امرؤالقیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سُلمیٰ، اعشیٰ، عنترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن حِلزّہ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اور شاعرات میں عاتکہ بنت عبدالمطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطثریہ، عمرہ الخثعمہ اور ربطہ بنت عاصم۔

2 ......عہدِ رسالت وخلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

3 ......عہدِ بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبداللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبداللہ اخطل، فرزدق، جریر، کثیّر، غیلان بن عقبہ، اعشٰی ہمدان، لیلیٰ الاخیلیہ، عبداللہ بن المخارق، طرّ ماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

4 ......عہدِ بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشّار، عبداللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، بحتری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابوالعتاہیہ اور الطغرائی۔

5 ......عہدِ ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصیری (صاحبِ قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابوبکر بن حجۃ صفی الدین الحلّی، فخرالدین بن مکانس اور ابن معتوق الموسوی۔

6 ......عہدِ جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعرِ نیل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، ایلیاء ابوماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابوشبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جارہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت وبلاغت سمجھنے میں مدد ومعاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کارآمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات وکنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہئے کہ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں:

❶......حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاح تخاطب کے اعتبار سے اپنے معنیٔ موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لغۃً اپنے معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو۔ علی ھذا القیاس. جیسے: لفظ ''صَلَاۃٌ'' کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔

❷......مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ تخاطب کے اعتبار سے ایسے معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرفِ لغت میں دُعَــاء کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

❶......لفظ کے معنیٔ حقیقی (موضوع لہٗ) اور اس کے معنیٔ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرفِ لغت میں لفظِ صَلَاۃ کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنیٔ حقیقی (دعا) اور معنیٔ مجازی میں علاقہ ''جزئیت'' ہے؛ کہ دعا ارکانِ مخصوصہ کا جزء ہے لہٰذا یہ ذِکْرُ الْجُزْءِ وَاِرَادَۃُ الْکُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔

❷......ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنیٔ حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿اِنَّ الصَّلَاۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ (۱۰۳/۴) اس میں لفظ ''موقوتاً'' قرینہ ہے جو صلاۃ کے حقیقی معنی (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

پھر مجاز کی دو قسمیں ہیں:

❶......مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنیٔ حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنیٔ مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے) کے درمیان علاقہ' مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَھُمْ فِیْ آذَانِھِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (۱۹/۲) یہاں ''أصابع'' سے مراد ''أنامل'' ہیں از قبیل ذِکْرُ الْکُلِّ وَاِرَادَۃُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنیٔ حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

❷......استعارہ: وہ مجاز جس کے معنیٔ حقیقی ومعنیٔ مجازی کے مابین علاقہ ''مشابہت'' ہو۔ جیسے: فُلَانٌ یَتَکَلَّمُ بِالدُّرَرِ اس میں لفظ ''دُرَر'' استعارہ ہے جس کا حقیقی معنی ''لآلــــی'' یعنی موتی ہے اور مجازی معنی جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے ''کلماتِ فصیحہ'' ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ ''حسن'' میں موتیوں کی طرح ہیں۔

فائدہ۱:

اس سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل ''تشبیہ'' ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو''مستعار'' اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو ''مستعار منہ'' اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جارہا ہے) کو''مستعار لہ'' اور وجہ شبہ کو''جامع'' کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعار لہ کو''طرفینِ استعارہ'' کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱)......تقسیم استعارہ باعتبارِ اجتماع و عدمِ اجتماعِ طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ وِفَاقِیَّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شئ میں جمع ہوسکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالیشان: ﴿أَوَ مَن كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ﴾ (۱۲۲/۶) میں''احیاء'' کا استعارہ''هداية'' کے لیے؛ کہ ہدایت (اَلدَّلَالَةُ عَلَى طَرِيْقٍ يُوْصِلُ اِلَى الْمَطْلُوْبِ) کو اِحیاء کے حقیقی معنی (جَعْلُ الشَّيْءِ حَيًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ اِحیاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین (احیاء اور هداية) شئ واحد میں جمع ہوسکتے ہیں اس لیے یہ''استعارہ وفاقیہ'' ہے۔ اسے''وفاقیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

❷......اِستِعارَہ عِنَادِیَّہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شئ واحد میں مجتمع نہ ہوسکتے ہوں۔ جیسے: مذکورہ آیت کریمہ میں ''مَيْتٌ'' کا استعارہ''ضَالّ'' کے لیے؛ کہ''حَيّ جَاهِل'' کو معنی''مَيْت'' سے تشبیہ دیکر لفظ''مَيْت'' کو''حَيّ جَاهِل'' کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شئ واحد میں جمع نہیں ہوسکتے اس لیے یہ''استعارہ عنادیہ'' ہے۔ اسے''عنادیہ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں''عناد اور منافات'' ہوتا ہے۔

فائدہ:

اِستِعارَہ تَهَكُّمِيَّہ اور اِستِعارَہ تَمْلِيْحِيَّہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور نقیض کے لیے بطور تھکم واستہزاء استعمال کیا جائے تو اسے''استعارہ تهكميه'' کہتے ہیں۔ جیسے قران کریم میں فرمایا: ﴿فَبَشِّرْ هُم

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (۲۱/۳) یعنی انذرھم الخ. اس میں انذار (ایسی خبر دینا جو غم واندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنیٰ حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعثِ سرور وفرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انذار کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تھکم ہے اس لیے یہ "استعارہ تھکمیہ" کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انذار کے لیے بطور تملیح (ظرافت وخوش طبعی) ہو تو یہ "استعارہ تملیحیہ" کہلائے گا۔

اسی طرح یوں کہا جائے "رَأَيْتُ أَسَداً" اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم واستھزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکمیہ ہے اور اگر بطور تلمیح وظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲)......تقسیم استعارہ باعتبار ذکرِ لفظِ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ مُصَرَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ   وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسوں بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور اولے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبا لیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسوں، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور اولے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ مشبہات کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہا کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے "استعارہ مصرحہ" کے قبیل سے ہیں۔

❷......اِستِعارہ مَکْنِیَّہ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۲۴/۱۷) اس میں "طائر" مستعار منہ ہے ذُلّ کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم "جناح" یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: "وَإِذَا الْمَنِيَّةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا" میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنیٰ (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر، صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم "اظفار" کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو "اِستِعارہ بِالْکِنَایَة" بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا "اِستِعارہ تَخْیِیْلِیَّہ" کہلاتا ہے۔ جسے "اِستِعارہ مُخَیَّلَہ" اور "تَخْیِیْل" بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ "جناح" اور شاعر

کے قول مذکور میں لفظ ''اظفار'' کا ذکر استعارہ تخییلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائف بلاغت سے ہے کہ شیٔ مستعار کا صراحۃً ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔

(۳)......تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفہوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں ''وجہ شبہ'' اور استعارے کے باب میں ''وجہ جامع'' کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

1......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ فِيْ الْأَرْضِ أُمَماً﴾(۱۶۸/۷)

اس فرمان عالیشان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ''اِزَالَةُ الْاِجْتِمَاع '' ہے جو طرفین (تقطیع و تفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے: اِزَالَةُ الْاِتِّصَالِ بَيْنَ الْاَجْسَامِ الْمُتَّصِلَة اور تفریق کا معنی ہے: اِزَالَةُ اِتِّصَالِ الْاَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَة اس سے ظاہر ہوا کہ ''اِزَالَةُ الْاِجْتِمَاع'' دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا: ((خَيْرُ النَاسِ رَجُلٌ يُمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ اِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِيْ شَعْفَةٍ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ يَعْبُدُ اللَّهَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی ''لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کر لے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہو جائے''۔

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَیَران سے تشبیہ دیکر لفظ ''طَارَ'' کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ''قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَة'' ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے الّا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہ کے اقوی ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع، جانبِ مشبہ بہ میں اشد اور اقوی ہو۔

2......وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے: ''رَأَيْتُ أَسَداً يَتَكَلَّمُ'' کہ اس میں لفظ اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع ''شجاعت'' ہے جو مستعار لہ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم ''حیوان مفترس'' ہے۔

(٤)......تقسیم استعارہ باعتبار ظہور و عدم ظہور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

1......اِستِعارہ عَامِيَّه: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے: ''رَأَيْتُ أَسَدًا يَرْمِيْ '' (میں نے شیر کو تیر اندازی

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ رجلِ شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع ''شجاعت'' ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز اسے ''اِستِعارہ مُبتَذَلہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام وخواص سبھی استعمال کرتے ہیں۔

2......اِستِعارَہ خَاصِیَّہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:

وَاِذَا احتَبَی قُربُوسَهٗ بِعِنَانِهٖ   عَلَکَ الشَّکِیمَ اِلَی انصِرَافِ الزَّائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مؤدب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کر لیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔

اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مُحتَبِی کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے ''استعارہ خاصیہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے ''استعارہ غَرِیبَہ'' بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)......تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

1......وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأَخرَجَ لَهُم عِجلًا﴾ (۲۰/۸۸)

اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک وتعالی نے فرعونیوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے بچھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ ''عجل'' کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع ''شکل وخوار'' ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار لہٗ یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی بچھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل وخوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع وبصر سے ہو سکتا ہے۔

2......وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿وَآیَةٌ لَّهُمُ اللَّیلُ نَسلَخُ مِنهُ النَّهَارَ﴾ (۳۶/۳۷)

اس میں ''مکان لیل سے ازالہ ضوء'' کو ''بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے'' سے تشبیہ دے کر لفظ ''نَسلَخُ''

کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں جامع ''ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب'' ہے۔

اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اور اس پر نور کی روشنی طاری ہو کر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے. پس زوال ضوء نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے سلخِ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہٰذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَاِذَا هُم مُّظْلِمُونَ﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔

تو اس میں طرفین (مستعار لہ یعنی ازالہ ضوء نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

❸......وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ''رَأَیْتُ شَمْساً عَلَی الأَرْض'' (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شَمْس سے تشبیہ دے کر لفظ شَمْس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ''حسن طلعت'' یعنی خوبصورتی اور نباہتِ شان یعنی شہرت و رفعت ہے۔ اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نباہت شان۔

❹...... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''بعث'' یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

❺......وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعار لہ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۹۴/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سخت شی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں جامع (تاثیر) ہے۔ یعنی جس طرح شی مکسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو یہاں مستعار منہ (صدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعار لہ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

❻......وہ استعارہ جس میں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۶۹/۱۱) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغی) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ''اِسْتِعْلَاءِ مُفْرِط'' یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔ لہٰذا یہاں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(٦)......تقسیم استعارہ باعتبار لفظِ مستعار:

لفظ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارَہ أَصلِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہو نہ حرف ہو اور نہ ہی اسم مشتق ہو۔ خواہ اسمِ عین ہو۔ جیسے: ''رَأَیْتُ أَسَداً یَرْمِيْ '' میں کہ رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظ مستعار (اسد) ہے جو اسم جنس اور اسم عین ہے۔ یا اسمِ معنیٰ (مصدر) ہو۔ جیسے: ''لَقِیْتُ مَنْ قَرَّبَ بِمَوْتِهِ قَتْلُکَ اِیَّاهُ'' (میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ ''قتل'' کو ضرب شدید کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظ مستعار اسم جنس ہے اور مصدر ہے۔

❷......اِستِعارَہ تَبَعِیَّہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس نہ ہو بلکہ اسم مشتق یا فعل یا حرف ہو۔

فعل اور اسم مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اوّلاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدرِ مشبہ بہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ''نَطَقَتْ الْحَالُ بِکَذَا'' (حال نے یہ بیان کر دیا)

اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر ''نُطْق'' سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ ''ایضاح وایصال معنیٰ'' ہے کہ جس طرح نطق سے معنیٰ کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنیٰ مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ایضاح معنیٰ ہو جاتا ہے، پھر لفظ ''نطق'' سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح ''اَلْحَالُ نَاطِقَةٌ بِکَذَا'' میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنیٰ کو معنیٔ حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلقِ معنیٰ سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِیَکُوْنَ لَهُمْ عَدُوّاً وَحَزَناً﴾ (۸/۲۸)

اس فرمان میں ''لیکون'' کا لام تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنیٰ لامِ عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو التقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے التقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور تبنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از التقاط ملحوظ تھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیساتھ تشبیہ دی گئی اور وجہ شبہ ''ترتب علی الالتقاط'' ہے کہ دونوں ہی التقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علت غائیہ علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَلَأُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ (۲۰/۷۱) میں استعلاء مؤمنین کو ظرفیت شئ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (اِسْتِعْلَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی جُذُوْعِ النَخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿أُولٰئِکَ عَلَی هُدًی مِّن رَّبِّهِمْ﴾ (۲/۵) میں متقین کے تَمَکُّنْ مِنَ الْهِدَایَة کو اِسْتِعْلَاءُ رَاکِب کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ ''عَلَی'' کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

(۷)......تقسیم استعارہ باعتبارذکرِ مناسب احد الطرفین:

احدالطرفین کے مناسب کوذکر کرنے یانہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

❶......اِستِعارہ مُطْلَقَہ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اورمناسب مذکورنہ ہو۔جیسے: ''عِنْدِیْ أَسَدٌ'' اس میں رجل شجاع کواسد سے تشبیہ دیکرلفظ اسد کواستعارہ کےطور پرمشبہ کے لیےاستعمال کیا گیا ہےمگران میں سے کسی کے مناسب کوذکرنہیں کیا گیا۔

❷......اِستِعارہ مُجرَّدَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارلہٗ کے مناسب کوبھی ذکرکیا گیاہو۔جیسے: شاعرکاقول ہے:

غَـمْـرُ الـرِّدَاءِ اِذَا تَبَسَّـمَ ضَاحِكاً   غَـلِـقَـتْ بِـضِـحْـكَتِهٖ رِقَابُ الْمَال

یعنی وہ کثیرالعطاءہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئےہنس پڑتاہےتوسائلوں کے ہاتھ کا مال ناقابل انفکاک ہوجاتا ہے۔یعنی بغیراجازت کےممدوح کامال لے جانے والے بہت سےسائلین کوجب پکڑکردربارشاہی میں پیش کیاجاتاہےتوممدوح انہیں دیکھ کربجائےافروختہ ہونے کےمسکراکرہنس پڑتاہےاورمال واپس نہیں لیتاگویااس کاتبسم سائل کے ہاتھ میں مالِ ماخوذ کے متمکن ہونے کاذریعہ ہواکہ اب یہ مال ان سےجدانہیں کیاجائےگا۔

اس شعرمیں شاعرنےعطاءکورداءسےتشبیہ دیکرلفظ رداءکواستعارہ کےطورپرعطاءکے لیےاستعمال کیاہے۔وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادردھوپ،گردوغباروغیرہ سے بچاتی ہےاسی طرح عطاءبھی عزت معطی کوبچاتی ہے۔اورمستعارلہٗ(عطاء)کے مناسب(غمر یعنی کثرت والا)کوبطور استعارہ مجرّدہ استعمال کیاہے۔اسے''تجرید''بھی کہتے ہیں۔

❸......اِستِعارہ مُرَشَّحَہ: وہ استعارہ جس میں مستعارمنہ کےمناسب کوذکرکیا گیاہو۔جیسےقرآن کریم میں ارشاد ہے:﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ﴾(۲/۱۶)

اس فرمان عالی میں''اِسْتِبْدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ''کو''اِشْتِرَاء''سےتشبیہ دی گئی جو''اِسْتِبْدَالُ الْمَالِ بِالْمَال''سے عبارت ہے۔پھرلفظ اشتراء کوبطوراستعارہ استبدال کے لیےاستعمال کیاگیا،اورمستعارمنہ کےمناسب(نَفْیُ رِبْحٍ فِی التِجَارَة)کوبطوراستعارہ مرشحہ ذکرکیاگیا۔اسے''تَرْشِیْح''بھی کہتے ہیں۔

یہ جوکچھ بیان کیاگیاہےاِستِعَارَہ فِی الْمُفْرَد کی بحث تھی اوراستعارہ کی دوسری قسم اِستِعارَہ فِی الْمُرَكَّب ہےیعنی وہ مرکب جوغیرمعنی موضوع لہ میں مستعمل ہواوراس کے معنی حقیقی(جس کے لیےاسےوضع کیاگیاہے)اورمعنی مجازی(جس میں وہ استعمال کیاجارہاہے)کے مابین علاقہ''مشابہت''ہو۔اسے''تَمْثِيْلٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِستِعارَہ''یا''اِستِعارَہ تَمْثِيْلِيَّہ''یا صرف''تَمْثِيْل''بھی کہتے ہیں۔

اگراس کااستعمال بحثیت استعارہ شائع وذائع ہوجائےتواسی کو''مَثَل''اور''مِثَال''کہتے ہیں۔جیسے:کسی متردد فی الامرسےکہاجائے:''أَرَاكَ تُقَدِّمُ رِجْلاً وَتُؤَخِّرُ أُخْرٰى''(میں تجھے دیکھ رہاہوں کہ توپس وپیش سےکام لےرہاہے)

یہ پورا جملہ **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تردد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تردد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے کے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹا لیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے ''ضَرْبُ الْمِثْل ''بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تثنیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَاِنَّ الْاَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ. مختصر یہ کہ ''امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے'' ۔جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: ''بِالصَّيفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ''.

یہ بعلامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگر چہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادار تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آ کر اپنے پہلے خاوند سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا: ''بِالصَّيفِ قَدْ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ'' یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے **استعارہ تمثیلیہ** کی دو قسمیں ہیں:

❶......تَمْثِيل تَحْقِيقِي: وہ **استعارہ تمثیلیہ** جس میں مشبہ بہ امر متحقق کثیر الوقوع ہو۔جیسے: ''سَالَ بِهِ الوَادِي'' (اسے وادی بہالے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہالے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے کلام کو **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''وادی کے بہالے جانے کی وجہ سے ہلاکت'' ایک امر متحقق ہے اس لیے یہ ''**تمثیل تحقیقی**'' کہلائے گی۔

❷......تَمْثِيل تَقْدِيرِي: وہ **استعارہ تمثیلیہ** جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدّر اور مفروض الوقوع ہو۔جیسے: ''طَارَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ'' (اسے عنقاء اڑالے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑا لے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقۃ دلالت کرنے والے جملے کو **استعارہ تمثیلیہ** کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ''عنقاء کا کسی کو اڑا لے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا'' ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ ''**تمثیل تقدیری**'' ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہوسکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرضِيٌّ لاوُجُودَ لَهُ فِي الْخَارِجِ. نیز قافیہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: اَلْعَنْقَاءُ اِسْمٌ لا جِسْمٌ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شئ ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شئ کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، اعراب وبناء، وحدت تثنیہ وجمع، اور رفع ونصب وجر وغیرہا مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں متحقق ہوسکتی ہیں۔ مثلاً: ''جَاءَ زَيْدٌ'' اس میں لفظ ''زَيْدٌ'' معرفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادۂ واحدہ میں جمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے: ﴿ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجلاً جَسَداً لَه ﴾ (۸۸/۲۰) کہ اس میں لفظ ''عجلا'' استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَيْكَ بِالْقِيَاسِ فِي كُلِّ مَقَامٍ.

هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِي وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّي وَهُوَ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِهِمْ.

اس شرح کی خصوصیات

1. ...... شعراء کا تعارف۔
2. ...... اشعار کا پسِ منظر۔
3. ...... اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔
4. ...... ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔
5. ...... حلِ لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔
6. ...... مستند و معتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔
7. ...... موقع بموقع آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد۔
8. ...... چیدہ چیدہ مقامات پر احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے استشہاد۔
9. ...... جگہ بجگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔
10. ...... اردو اشعار۔
11. ...... اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

فا	//	اسم فاعل
مفع	//	اسم مفعول
ج	//	جمع
جج	//	جمع الجمع
مص	//	مصدر
ض	//	باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ
ن	//	باب نَصَرَ، يَنْصُرُ
ف	//	باب فَتَحَ، يَفْتَحُ
س	//	باب سَمِعَ، يَسْمَعُ
ک	//	باب كَرُمَ، يَكْرُمُ
ح	//	باب حَسِبَ، يَحْسِبُ
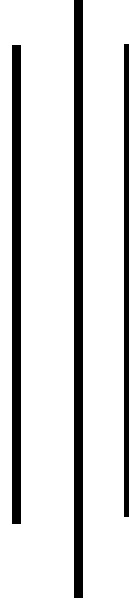
قَالَ بَعْضُ شُعَرَاءِ بَلْعَنبَرَ وَاسْمُهُ قُرَيْطُ بْنُ أُنَيْف

شاعر کا نام:

قریط بن اُنیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے "وھو شاعر جاھلی"۔ (شرح دیوان الحماسۃ ج ۱ ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کردیا۔ اب وہ مجبوراً بنومازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم وستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنومازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنوشیبان پر حملہ کرکے سو اونٹ ہانک کرلے آئے اور اس کے حوالے کردیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنومازن کی جرأت وبہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے؛ کیونکہ " اَلانسانُ عبدُ الاحسانِ"(انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ " بَلْعَنْبَر " کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنِیُ الْعنبر تھا، پھر اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ "بلعنبر" ہوگیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ "بلعنبر" کی راء پر تنوین (دوزیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ "بلعنبر" میں باحرف جر نہیں بلکہ لفظِ بنی کی ہے۔

❶...... لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ اِبِلِیْ	بَنُو اللَّقِيطَةِ مِنْ ذُهْلِ ابْنِ شَيْبَانَا

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجہول النسب یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنبر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنبر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کررہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کررہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔لَمْ تَسْتَبِحْ: (استفعال) اِسْتَبَاحَ الشيءَ: کسی چیز کو مباح بنانا ،کسی پر اِقدام کرنا،قوم کی بیخ کنی کرنا۔اور مجرد سے باحَ(ن) بَوْحاً: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔اِبِلٌ: اونٹ۔یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ۱۷] ترجمۂ کنز الایمان: ''تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا''۔عربی مقولہ ہے: اِبِلِیْ لَمْ اَبِعْ وَلم اَهَبْ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: اِبْن: بیٹا۔ج: اَبْنَاءٌ وبَنُون. شعر میں اضافت کی وجہ سے نونِ جمع حذف ہوگیا۔﴿قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [يونس: ۹۰] ترجمۂ کنز الایمان: ''بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں''۔اَللَّقِيْطَةُ: رذیل مرد یا عورت ۔ج: لَقَائِطُ. گویا کہ شاعر ذہل بن شیبان کو عار دلا رہا ہے کہ وہ مجھول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔اور ایک روایت میں بنو ''الشقيقه'' ہے۔

❷...... | اذًا لَقَامَ بِنَصْرِیْ مَعْشَرٌ خُشُنٌ | عِنْدَ الْحَفِيْظَةِ اِنْ ذُوْ لُوْثَةٍ لَانَا |

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ: (ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

۱۹]ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا''۔ چلتے ہوئے رک جانا۔ اَلامْرُ: اعتدال پر آنا، متوازن ہونا، سدھرنا، درست ہونا۔ اَلْحَقُّ: حق واضح اور ثابت ہونا۔ اَلْمَتَاعُ بِكَذا: سامان کی کوئی قیمت متعین ہوجانا۔ هٰذَا الشيءُ قَامَ بِثَمَنِ كَذَا: یہ اتنی قیمت میں پڑا۔ اَلامْرُ: کوئی سلسلہ قائم ہونا، وجود میں آنا، ہونا۔ قَامَتِ الصَّلٰوةُ: نماز شروع ہونا، نماز کا وقت ہوجانا، نماز کے لئے جماعت کا کھڑا ہوجانا۔ اَلْحَرَكَةُ: تحریک چلنا، شروع ہونا۔ اَلْمُبَارَاةُ فِى كَذا: میچ ہونا، کھیل وغیرہ کا مقابلہ ہونا۔ اَلسَّاعَةُ: قیامت آنا۔

نَصْرٌ: مص: نَصَرَهٗ عَلٰى عَدُوِّهٖ (ن) نَصْرًا: دشمن کے مقابلہ میں کسی کی حمایت و مدد کرنا۔﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾ [البقرة: ۲۱۴]ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے''۔ وَمِنْهُ: کسی سے نجات دلانا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا نُصِرَ الرَّأْيُ بَطَلَ الْهَوٰى: جب عقل کی امداد ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہوجاتی ہے۔ نُصْرَةُ الْحَقِ شَرَفٌ: حق کی مدد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔ مَعْشَرٌ: (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں) جماعت۔ خلیل نے کہا: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں جیسے: مَعْشَرُ الطُّلَّابِ. ج: مَعَاشِر. ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾ [الرحمن: ۳۳]ترجمۂ کنزالایمان: ''اے جن و انسان کے گروہ''۔ خُشُنٌ: مف: خَشِنٌ وَاَخْشَنُ. کھردرا اور ٹھوس ہونا۔ یہاں مراد ہے طاقتور بہادر۔ عِنْدَ: اسم ظرف: موجود، نزدیک۔﴿مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ﴾[الجمعة: ۱۱] ترجمۂ کنزالایمان: ''وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے''۔

فائدہ:

لَدٰى، لَدُنْ، لَدْنِ، لَدَنُ، لُدُن، لَدُ، لُدُ، لَدْ. یہ سب عند کے معنی میں ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو چیز اپنی ملک میں ہو چاہے پاس ہو یا غائب اس کے لئے ''عِنْد'' بولا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ. چاہے مال زید کے پاس ہو یا کہیں دور مثلاً بینک وغیرہ میں، اور اَلْمَالُ لَدٰى زَيْدٍ. اس وقت بولا جائے گا جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔

(شرح ملا جامی ص۲۳۶، ۲۳۷ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اَلْحَفِيْظَةُ: غصہ، ناراضگی، غیرت، تحفظ، احتیاط، تعویذ۔ ج: حَفَائِظ. اَهْلُ الْحَفَائِظِ: عزت و آبرو کے محافظ۔﴿قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْأَرْضِ إِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ﴾ [يوسف: ۵۵]ترجمۂ کنزالایمان: ''یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: حَافِظْ عَلَى الصَّدِيْقِ وَلَوْ فِي الْحَرِيْقِ: دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

ذُوْ: یہ لفیف مقرون ہے یہ اصل میں ''ذَوَوٌ'' تھا پھر تخفیفاً ایک واو کو حذف کر دیا اور یہ فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اسماء اجناس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسماء اجناس اسماء ظاہرہ ہی ہوتے

ہیں۔جیسے:﴿وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ [البقرة: ۱۰۵] ترجمۂ کنزالایمان:''اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔(حاشیہ شرح ملا جامی ص ۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف :

وہ اسم جوشیٔ اور اس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعیین کے ہر فرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق :

جنس کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے۔جیسے: اَلْمَاء کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لُوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔رَجُلٌ ذُوْلُوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی۔ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔شارح دیوانِ حماسہ ابو علی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: والرّوايةُ الصحيحةُ هى ضمُّ اللامِ من اللُّوثةِ: لوثۃ میں صحیح روایت ''لامِ مضموم'' ہے۔(شرح ديوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳ تاليف ابو على احمد بن محمد بن الحسين المرزوقى متوفى ۴۲۱ھ دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی۔اَللَّوْثُ: طاقت، برائی۔اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے ممدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

لَانَ: الشيءُ(ض) لَيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، لچکدار ہونا۔لِقَومِهٖ: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ﴾[آل عمران: ۱۵۹] ترجمۂ کنزالایمان:''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے''۔عربی مقولہ ہے: لَيِّنُ الكَلامِ قَيْدُ الْقُلُوْبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

3 ...... | قَوْمٌ اِذَاالشَّرُّ اَبْدٰی نَاجِذَیْهِ لَهُمْ | طَارُوْا اِلَیْهِ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانَا |

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت در جماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:

قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لاَ یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّی یُغَیِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ١١] ترجمۂ کنز الایمان: ''بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں''۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ اَلشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی، گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُوْرٌ۔ ﴿مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ٤] ترجمۂ کنز الایمان: ''اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے''۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ اَیَّامِ الدِّیْکِ یَوْمٌ تُغْسَلُ رِجْلَاهُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ اَبْدٰی: (اِفْعال) اَبْدَی الشَّیْءَ وَبِهٖ: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بُدُوًّا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا یُخْفُونَ مِن قَبْلُ﴾ [الانعام: ٢٨] ترجمۂ کنز الایمان: ''بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے''۔ نَاجِذَیْهِ: یہ ''نَاجِذٌ'' کا تثنیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

اَلنَّاجِذُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِذ. فی الحدیث: ((عضوا علیه بالنواجذ)). طَارُوْا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُهٗ (ض) طَیْرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُهٗ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ اِلٰی کَذَا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافَات: مف: زَرَافَةٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وُحْدَانٌ وَاُحْدَانٌ: مف: وَاحِدٌ: اللہ تعالیٰ کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَإِلٰـهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ [البقرة: ١٦٣] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان''۔

4 ...... | لَایَسْأَلُوْنَ اَخَاهُمْ حِیْنَ یَنْدُبُهُمْ | فِی النَّائِبَاتِ عَلٰی مَاقَالَ بُرْهَانَا |

ترجمہ:

وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

حل لغات:

يَسْأَلُوْنَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذا وبِكذا(ف) سُؤَالًا: پوچھنا، معلوم کرنا۔ فلانا الشيءَ: کوئی چیز مانگنا۔ في القرآن المجيد: ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافاً وَمَاتُنفِقُو مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة: ٢٧٣] ترجمۂ کنز الایمان: ''لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے''۔ عربی مقولہ ہے: سَائِلُ اللّٰهِ لَا يَخِيْبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلُنِيْ أُمُّ الْخِيَارِ جَمَلاً يَمْشِيْ رُوَيْدًا وَيَكُوْنُ اَوَّلا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نمبر پر۔ یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔

اَخٌ: بھائی، دوست، ساتھی، قوم کا ایک فرد۔ ﴿وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً﴾ [هود: ٨٤] ترجمۂ کنز الایمان: ''اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو''۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ اَخٍ لَمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔ حِيْن: موقع، وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔ کہتے ہیں: حِيْنَئِذٍ: جس وقت، زمانہ۔ ج: اَحْيَانٌ. ﴿وَلَكُمْ فِيْ الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِيْنٍ﴾ [البقرة: ٣٦] ترجمۂ کنز الایمان: ''ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے''۔ اَلْحَيْنُ: موت، ہلاکت، آزمائش و مصیبت۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ. جب ہلاکت قریب ہوجاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کردیتی ہے۔ يَنْدُبُ: نَدَبَ فُلَانٌ اِلٰى اَمْرٍ (ن) نَدْبًا: کسی کام کی دعوت دینا، اس پر آمادہ کرنا، اس پر مامور کرنا، کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔ المَيِّتَ: مردے کے محاسن بیان کرکے رونا۔ اَلنَّائِبات: مف: نَائِبَةٌ: آفت، مصیبت، حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔ نَوائِبُ الرَّعِيَّةِ: پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قالَ: (ن) قَوْلًا: کہنا، بولنا۔ مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شی ہوتی ہے جیسے: قَالَتْ لَهُ الْعَيْنَانِ: آنکھوں سے معلوم ہوا، آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔ بِرَأْسِهٖ: سر سے اشارہ کرنا۔ لَهُ: کسی سے کچھ کہنا، بات کرنا۔ عَلَيْهِ: کسی کے خلاف بولنا، کسی پر بہتان باندھنا، الزام لگانا۔ عَنْهُ: کسی کے متعلق خبر دینا، کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔ فِيْهِ: کسی چیز میں کوشش کرنا۔ کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔ بِهٖ: کسی بات کا قائل ہونا، اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا، رائے رکھنا۔ قول کے بعد قائل کا جملہ بطور حکایۃ بلفظہٖ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر'' قال'' کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ قول کبھی ''ظن'' کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدا اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: اَتَقُوْلُ الْمُسَافِرَ قَادِمًا الْيَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِيْ الْأَرْضِ

خَلِيْفَةً﴾ [البقرة: ٣٠] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں''۔ عربی مقولہ ہے: اَلْقَولُ يَنْفُذُ ما لاتَنْفُذُ الاِبَرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کر دیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرْهانٌ: ج: بَرَاهِين: قاطع اور واضح دلیل۔

❺......	لٰكِنَّ قَوْمِیْ وَاِنْ كَانُوْا ذَوِیْ عَدَدٍ	لَيْسُوْا مِنَ الشَّرِّ فِیْ شَیْءٍ وَاِنْ هَانَا

ترجمہ:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن وصلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لٰكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ماقبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ ''اِنّ'' کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لٰكِنْ اور ''اِنّ'' سے مرکب ہے اور ''اِنّ'' کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ''مُخَفَّفَةُ مِنَ الْمُثَقَّلَةُ ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ. ﴿فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً﴾ [النساء: ٢٤] ترجمۂ کنزالایمان: ''کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم''۔ لَيْسُوا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل ''لَا اَيْسَ'' ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَيْسُوا سَوَاء مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ١١٣] ترجمۂ کنزالایمان: ''سب ایک سے نہیں کتابیوں میں''۔ شَیْءٌ: شَاءَ هُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَى الامْرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَیْء کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: اَلشَّیْءُ فِی اللُّغَةِ: هُوَ مايَصِحُّ اَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ، وقِيْلَ: اَلشَّیْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الوُجُوْدِ، وهوَ اسْمٌ لِجَمِيْعِ الْمُكَوِّنَاتِ، عرضًا كان اوجوهرًا ويَصِحُّ اَنْ يُعْلَمَ ويُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِی الْاِصْطِلاحِ: هُوَ الْمَوْجُوْدُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِی الْخَارِجِ. سیبویہ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ''شَیْء'' اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جا سکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جاسکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو ''شَیْء'' کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجود ثابت اور متحقق فی الخارج کوشیء کہا جاتا ہے۔(التعریفات ص ۹۳ .تألیف السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین أبی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی،دارالمنار) ج:اَشْیَاءُ.جج:اَشاوِی، اَشَاوَاۃٌ، اَشَایَا.هان:الامرُعلی فلانٍ (ن)هَوْنًا: نرم وآسان ہونا۔وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلاماً [الفرقان: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان:''اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام''۔ هان الرجلُ(ن) هُوناًوهَوَاناً: ذلیل وحقیر ہونا،مسکین ہونا۔عربی مقولہ ہے:ما اَهْوَنَ الْحَرْبَ عَلَى النَّظَّارَةِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

❻...... | يَـجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ اَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً | وَمِنْ اِسَاءَ ةِ اَهْلِ السُّوْءِ اِحْسَانَا

ترجمه:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

يَـجْزُوْنَ: جَزَى الشَّيءُ (ض)جَزَاءً: کافی ہونا،فائدہ پہنچانا۔فی القرآن المجید:﴿وَاتَّقُوا يَوْماً لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً﴾ [البقرة: ١٢٣] ترجمۂ کنزلایمان:''اورڈرواس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی''۔الرَّجلَ بكذا وعلى كذا: بدلہ دینا،انعام دینا۔فُلانًا حَقَّهُ: کسی کا حق ادا کرنا۔﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُوراً﴾ [بنی اسرائیل: ٦٣] ترجمۂ کنزالایمان:''فرمایا،دور ہوتو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا''۔اَلظُّلْم:ظلم(ض) ظُلْمًا: زیادتی کرنا،غلط روش اختیار کرنا،ناانصافی کرنا،حق تلفی کرنا،بدسلوکی کرنا،حد سے تجاوز کرنا۔﴿وَمَا اللَّهُ يُرِيْدُ ظُلْماً لِّلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ٣١] ترجمۂ کنزالایمان:''اوراللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا''۔

ظلم کی تعریف :

اَلظُّلْمُ:وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهٖ: چیز کو بے موقع رکھنا۔وَفِي الشَّرِيْعَةِ:عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَدِّيْ عَنِ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ وَهُوَ الْجَوْرُ: اور شرع میں ظلم کہتے ہیں:حق سے باطل یعنی ظلم وجور کی طرف بڑھنا۔(التعریفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اهل: عزیز،رشتہ دار،کنبہ،بیوی۔﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهٖ إِنِّيْ آنَسْتُ نَاراً﴾ [النمل: ۷] ترجمۂ کنزالایمان:''جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا(ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے''۔ما كان۔هو اهل كذا: وہ اس کا اہل ہے۔اهل الدَّار: گھروالے۔ج: اَهالٌ واَهلاتٌ واَهالاتٌ.مغفرة:مص.غفرله الذنب

(ض) مَغْفِرَةً وَغُفْرانًا: گناہ چھپانا، معاف کرنا۔الشیءَ: چھپانا۔ اِسَاءَةً: مص (اِفْعَال) اَسَاءَ الشَّیْءَ: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔اِلَیْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔بِهِ الظَّنَّ: بدگمانی کرنا۔ اَلْفَهْمَ: غلط سمجھنا۔اَلسُّوْءُ: ہرنا گوار چیز یا بات، برائی، تکلیف واذیت۔﴿یَسُومُونَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ﴾[البقرة: ٤٩]ترجمۂ کنزالایمان:''وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے''۔ ہرآفت ومرض۔﴿وَأَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْءٍ﴾[النمل: ١٢]ترجمۂ کنزالایمان:''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب''۔سُوْءُ الْخُلُقِ: بدمزاجی۔سُوْءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔اِحْسَانٌ: مص: اَحْسَنَ (افعال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا ،نیکی کرنا۔﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾[الرحمن: ٦٠]ترجمۂ کنزالایمان:''نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی''۔ ختنہ کرنا۔اِلَیْهِ وبِهِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔عربی مقولہ ہے: اَلْاِحْسَانُ یَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

❼...... | كَأَنَّ رَبَّکَ لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِهٖ | سِوَاهُمْ مِنْ جَمِیْعِ النَّاسِ اِنْسَانَا |

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف وڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبّ: اللہ تعالی کا نام۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ ربّ اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوسکتا۔کما فی القرآن المجید:﴿ارْجِعْ إِلَى رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ قَطَّعْنَ أَیْدِیَهُنَّ﴾[یوسف: ٥٠]ترجمۂ کنزالایمان:''اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے''۔مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ج: اَرْبَابٌ ورُبُوْبٌ.لَمْ یَخْلُقْ: خلق (ن) خَلْقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الْأَرْضِ جَمِیْعًا﴾[البقرة: ٢٩]ترجمۂ کنزالایمان:''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے''۔اَلْقَوْلَ: بات گھڑنا ،جھوٹ گھڑنا۔﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَاناً وَتَخْلُقُونَ إِفْکاً﴾[التوبة: ١٧]ترجمۂ کنزالایمان:''تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو''۔ خَلَقَ اللّٰهُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالی نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔خَشْیَةً: مص.خَشِیَ (س) خَشْیَةً: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔فلانًا ومِنْهُ. ڈرنا، دل میں تعظیم وہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔﴿إِنَّمَا یَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ٢٨) ترجمۂ کنزالایمان:''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔ امید رکھنا۔فی الحدیث:

((لقد اکثرت من الدعاء بالموت حتی خشیت ان یکون ذلک اسھل لک عند نزولہ)). ناپسند کرنا۔
عربی مقولہ ہے: مَنْ خَشِیَ الذِّئْبَ اَعَدَّ کَلْبًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہوا سے کتا تیار رکھنا چاہئے۔ سِوَا: یہ مستثنٰی مقدم ہے اصل عبارت یوں ہے: لَمْ یَخْلُقْ لِخَشْیَتِہٖ اِنْسَانًا سِوَاھُم (شرح مرزوقی ج۱ص۲۶ بیروت) سُوَی الشیء: غیر، علاوہ، بدل۔ جاؤُوا سِوَی زید۔ یہ حروف اِستثناء میں سے ہے۔ اَخفش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قول ہے لفظ "سِوَی"، جب غیر یا عدل کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے تین لہجے ہیں "س"، مضموم یا مکسور ہونیکی صورت میں آخر میں یاء مقصور آئے گی اور اگر "س" مفتوح ہو تو آخر میں الف ممدود ہوگا چنانچہ کہیں گے: مَکَانٌ سُوًی و سِوًی و سَوَاءٌ: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔ میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے: ﴿مَکَانًا سُوًی﴾ اور تمہارا یہ کہنا کہ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سُوَاکَ و سِوَاکَ و سِوَائِکَ: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔ (مختار الصحاح) السَّواء: برابری۔ ﴿فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ﴾ [الانفال: ۵۸] ترجمۂ کنزالایمان: "تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر"۔ سَواءُ الشیءِ: چیز کا وسط۔ ﴿فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات: ۵۵] ترجمۂ کنزالایمان: "بیچ بھڑکتی آگ"۔ جَمِیْعٌ: سب، کل، لشکر۔ ﴿وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ﴾ [یس: ۵۶] ترجمۂ کنزالایمان: "اور بیشک ہم سب چوکنے ہیں"۔ "مِنْ جَمِیْعٍ" بیروت کے نسخہ میں "فی جمیع" ہے۔ اَلنَّاسُ: اسم جمع برائے انسان۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرۃ: ۱۳] ترجمۂ کنزالایمان: "اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں"۔ اِنْسَان: ج: اَنَاسِیّ. یہ مذکر و مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ الْمِثَالِی: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کسبی صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق و برتر ہو۔

❽ ...... فَلَيْتَ لِيْ بِهِمْ قَوْمًا اِذَا رَكِبُوْا | شَدُّوا الْاِغَارَةَ فُرْسَانًا وَرُكْبَانَا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر غارت گری کرتی۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیّور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَکِبُوْا: رکب (س) رَکَبًا: بڑے زانوں والا ہونا۔ رکب الشیءَ وعلیہ وفیہ (س) رُکُوْبًا: سوار ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ [عنکبوت: ۶۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَّمْ يَرْكَبِ الْاَهْوَالَ لَمْ يَنَلِ الْآمَالَ: جو ہولنا کیوں پر سوار نہ ہوگا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔شدوا:شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ(ن،ض) شَدًّا، وشَدّةً: دشمن پر حملہ کرنا۔فلانٌ شَدًّا: دوڑنا(ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔"شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخ میں"شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔عربی مقولہ ہے: اَغَيْرَةً وَجُبْنًا: کیا غیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔فُرْسَانٌ:مف: فَارِسٌ: گھوڑے سوار۔گھوڑوں کی سواری کا ماہر۔رُكْبَان:مف:رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزِّمَانِيُّ فِيْ حَرْبِ الْبَسُوْسِ

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام:شہل بن شیبان زمانی ہے(متوفی ۷۰ق،ھ/ ۵۵۵ء)اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنوبکر کا سردار تھا۔

اشعار کا پس منظر :

بسوس ایک عورت کا نام ہے، جو جساس بن مرۃ شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اوراس نے پرندے کے انڈوں کوتوڑ دیا جسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی،تو کلیب نے طیش میں آکر اونٹنی کے تھن میں تیر ماردیا،انتقامی کاروائی کرتے ہوئے جساس نے کلیب کوقتل کرڈالا،اس طرح بنوبکراور بنوتغلب(جو کہ وائل کی اولاد تھے)کے درمیان جنگ چھڑگئی۔اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کا نام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

❶...... | صَفَحْنَا عَنْ بَنِيْ ذُهْلٍ | وَقُلْنَا الْقَوْمُ اِخْوَانُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے بنوذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزر کیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفْحًا: اعراض کرنا،منہ پھیرنا۔عَنْ ذَنْبِهٖ: معاف کرنا،درگذر کرنا۔فی القرآن المجید:﴿ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ [الحجر: ۸۵]ترجمۂ کنزالایمان:"اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو"۔ فُلَانًا عن حَاجَتِهٖ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔اَلْقومَ:ایک ایک کرکے پیش کرنا۔"صَفَحْنَا"بیروت کے نسخہ میں"عفونا" ہے۔اِخْوَانٌ، اُخْوَانٌ، آخُوْن، آخَاءٌ، اِخْوَةٌ اوراُخْوَةٌ. یہ سب مترادف ہیں۔مف: اَلْاَخُ: بھائی،ساتھی،دوست۔تثنیہ: اَخَوَانِ. ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ

الشَّيَاطِيْنِ﴾ [بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''۔ عربی مقولہ ہے: اخ الاکفاء وداھن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

❷...... عَسَى الْأَيَّامُ اَنْ يَّرْجِعْنَ	قَوْمًا كَالَّذِيْ كَانُوْا

ترجمہ:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسی: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔ محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمۂ کنزالایمان: ''کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے''۔ اَلْاَيَّامُ: مف يَوْمٌ: دن، موجودہ وقت۔ ﴿وَتِلْكَ الأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۴۰] ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں''۔ یرجعن: رَجَعَ فلانًا عنِ الشَّيْءِ (ض) رُجُوْعًا ورَجْعًا: لوٹانا، واپس لانا۔ ﴿فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبۃ: ۸۳] ترجمۂ کنزالایمان: ''پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے''۔ رجع الشيءُ رُجُوْعًا: فائدہ پہنچا۔ فُلَانٌ مِنْ سَفَرِهٖ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔ ﴿فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً﴾ [طٰہٰ: ۸۶] ترجمۂ کنزالایمان: ''تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا''۔ اِلَيْهِ فِي اَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔ اِلَى الْاَمْرِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔ دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔ شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

❸...... فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُّ	وَاَمْسٰى وَهُوَ عُرْيَانٌ

ترجمہ:

جب برائی ظاہر ہوگئی اور کھل کر سامنے آگئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی ''جب''۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہو اسے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کر دے۔ (۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔ جیسے: لما جاء نی اکرمتہ. (۳) یہ حرف استثناء بمعنی ''اِلَّا'' ہو اس صورت میں

جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔جیسے:﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمۂ کنزالایمان:''کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو''۔

فائدہ:

''لَمَّا'' پانچ امور میں ''لَمْ'' سے مختلف ہے۔

1 ......لما حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لم کے۔

2 ......لما کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لم کی نفی میں یہ قید نہیں۔

3 ......لما کے منفی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

4 ......لما کے منفی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لم کے منفی کے۔

5 ......لما کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگا تار ہوتی ہے جبکہ لم کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی ہے اور منقطع بھی۔(المعجم الوسیط،ص۱۰۱۵،مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرَّحَ:صَرَّحَ الشيءُ: واضح ہونا،کھلنا۔المُتَكَلِّمُ:متکلم کا صاف صاف کہنا۔بِمَا فِيْ نَفْسِهٖ: ظاہر کرنا۔اَلْاَمْرَ: واضح کرنا۔اَلْاَمْرُ:واضح ہونا،ظاہر ہونا۔(لازم ومتعدی) ''صَرَّحَ الشَّرُّ''بیروت کے نسخہ میں''اصبح الشَّرُّ'' ہے۔اَمْسٰی ومُمَسًّی: یہ اَلْاِصْبَاحُ کی ضد ہیں۔اَمْسَى الْقَومُ:شام کے وقت میں داخل ہونا۔﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ﴾ [الروم: ١٧] فلانًا: کسی کی کچھ مدد کرنا۔بمعنی صار. شعر میں''صار''کے معنی میں ہے۔عُرْيَانٌ: برہنہ،ننگا۔عُرْيَانُ النَّجِيِّ: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔عورت کیلئے''عُرْيَانَةٌ''جو اسم فاعل''فُعْلانٌ'' کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث''تاء'' کے اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔(مختار الصحاح)

4 ......

وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَا	نِ دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا

ترجمہ:

اور ظلم وزیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دِنَّا هُمْ كَمَا دَانُوْا'' مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے،صرف مطابقت وموافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلا ہے۔جیسے قرآن میں ہے:﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ١٤٢] ترجمۂ کنزالایمان:''بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا''۔اور﴿اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ﴾.[البقرة:

۱۵]ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے(جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)''۔

حل لغات:

لم یَبْقَ: بقی(س) بَقَاءً: دیرپا ہونا، باقی رہنا۔مِنْ: بچ جانا۔علی: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔بقی (س) بَقَاءً، بَقْی(ض)بقْیًا: ہمیشہ رہنا۔ثابت رہنا۔فی القرآن المجید:﴿وَیَبْقَی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِکْرَام﴾ (۵۵/ ۲۷)عربی مقولہ ہے:بَقِّ نَعْلَیکَ وَابْذُلْ قَدَمَیکَ: اپنے جوتے باقی رکھواور پاؤں کام میں لاؤ ۔یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرواور مال بچاؤ تا کہ معاملات خراب نہ ہوں۔اَلْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی ، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔﴿فَإِنِ انتَہَوْا فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَی الظَّالِمِیْن﴾(۲/۱۹۳) عَدَا(ن)عَدْوًا: دوڑنا۔عُدْوَانًا فلانًا عن الامر: کسی کام سے ہٹانا، بازرکھنا۔دِنًا: دانَ (ض) دِیْنًا: تابع وذلیل ہونا، جھکنا۔اطاعت کرنا۔لَہٗ و لَہٗ مِنْہُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔بِکذا: مذہب بنانا۔فُلانٌ دَیْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر وشر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت ورہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔الشیءَ: کسی چیز کا مالک بننا۔

5...... مَشَیْنَا مِشْیَۃَ اللَّیْثِ | غَدَا وَاللَّیْثُ غَضْبَانٌ

ترجمہ:

ہم(ان پر حملے کے لئے)غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے

پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشَیْنَا: مَشَی(ض) مَشْیًا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔بالنمیمۃِ: چغلی کھانا۔ مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔فی القرآن المجید:﴿وَلاَ تَمْشِ فِیْ الأَرْضِ مَرَحاً﴾ (۱۷/ ۳۷) مِشْیَۃً: مفعول مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔اَللیثُ: شیر، مکڑی، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادراور باتونی آدمی۔ ج: لُیُوثٌ. غدا: (ن) غُدُوًّا: صبح کو جانا، مطلقا جانا۔﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَہْلِکَ تُبَوِّءُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾(۳/۱۲۱) عربی مقولہ ہے: عَسٰی غَدٌ لِغَیْرِکَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔غَضْبَان: صیغہ صفت ومص۔بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھاننا۔﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَی إِلَی قَوْمِہِ غَضْبَانَ أَسِفاً﴾(۷/۱۵۰)عربی مقولہ ہے: غَضَبُ الْخیلِ عَلَی اللُّجُمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

6 ...... | بِضَـرْبٍ فِيْـهِ تَـوْهِيْـنٌ | وَتَـخْـضِيْـعٌ وَاِقْـرَانٌ |

ترجمه:

ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزور اور ذلیل کرنا اور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَرْب: مص: ضرب بالسیف (ض) ضَرْبًا: تلوار کا وار کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ الشيءُ: حرکت کرنا۔ اَلقلبُ: دل دھڑکنا۔ مثال بیان کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ﴾ (۳۲/۱۸) سفر کرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰۱/۴) مارنا۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۶۰/۲) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔ ﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (۶۱/۲) خیمہ گاڑنا۔ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ﴾ (۱۳/۵۷) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ضَرْبُ الْحَبِيْبِ اَوْجَعُ: محبوب کی مار کا زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ اِنَّکَ تَضْرِبُ فِي حَدِيْدٍ بَارِدٍ: تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔ یعنی بے فائدہ کوشش کر رہا ہے۔ توهين: مص (تفعیل) کمزور کرنا۔ مجرد سے کمزور ہونا۔ ﴿وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ (۱۳۹/۳) "تَوْهِيْنٌ" بیروت کے نسخہ میں "تفجيع" ہے۔ تخضيع: مص (تفعيل) عاجز ومطیع کرنا۔ اقران: اس لفظ کے اعتبار سے شعر کا معنی تین طرح سے ہوسکتا ہے: (الف) قابو پانا، تابع بنانا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ (۱۳/۴۳) شعر کا ترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور باب تفعیل سے معنی ہے: قیدیوں کو رسیوں میں باندھنا۔ ﴿وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾ (۳۸/۳۸) (ب) دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین وتذلیل کو جمع کرنا ہے۔ (ج) سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے سردار کو قتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزور و ذلیل کرنا اور ان کے مسلح سردار کو قتل کرنا ہے۔

7 ...... | وَطَـعْـنٍ كَـفَـمِ الـزِّقِ | غَـذَا وَالـزِّقُ مَلْآنُ |

ترجمه:

اور ہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طعن: مص، طَعَنَهُ (ن، ف) طَعْنًا: نیزہ مارنا، نیزہ چبھونا۔ في الرجل وعليه: کسی میں عیب نکالنا، کسی بات پر

طعنہ مارنا۔ طَعَنَ فِي عِرْضِهٖ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فِي الشيءِ: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَمٌ: اصل میں "فَوْهٌ" تھا پھر "ھا" کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واوٗ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واوٗ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے تو عین کلمہ یعنی واوٗ پر اعراب آجاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واوٗ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی "ف" کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واوٗ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُوْکَ (حاشیہ شرح ملا جامی، ص۳۱) فی القرآن المجید: ﴿يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (۳/۱۶۷) عربی مقولہ ہے: فَمٌ تُسَبِّحُ وَيَدٌ تُذَبِّحُ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قتل کر رہا ہے۔ فِي فَمِيْ مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِيْ فِيْهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ اَفْوَاهُهَا مَجَاسُّهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے۔

اَلزِّقُّ: مشک، ج: اَزْقَاقٌ وزِقَاقٌ. غَذَا(ن) الماءُ غَذْوًا: بہنا۔ الرجلُ غَذَوَانًا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلْآنٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ﴾ (۳/۹۱)

8 ...... | وَبَعْضُ الْحِلْمِ عِنْدَ | الْجَهْلِ لِلذِّلَّةِ اِذْعَانُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشيء: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (۲/۲۵۳) اَلحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فی القرآن المجید: ﴿ام تامرهم أحلامهم بهذا ام هم قوم طاغون﴾ (۳۲/) حَلُمَ (ک) حِلْمًا: درگزر کرنا، بردبار ہونا یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا، دوراندیش ہونا۔ دانش مند ہونا۔ ﴿وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ (۲/۲۲۵) عربی مقولہ ہے: حِلْمِيْ اَصَمُّ وَاُذُنِي غيرُ صَمَّاءَ: میرا حلم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ اَلجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ اَلجَهْلُ الْبَسِيْطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ اَلجَهْلُ الْمُرَكَّبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهِلَ فلانٌ علی غيرِهٖ(س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (۲/۶۷) الرجُلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشيءَ وبه: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا، سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً﴾ (۲۵/۶۳) عربی مقولہ ہے: اَلجَهْلُ مَطِيَّةٌ مَنْ

رَكِبَهَا ذَلَّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلَّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہوجائے گا۔ اَلذِّلَّةُ: مص: ذَلَّ (ض) ذِلَّةً: ذلیل ہونا، حقیر ہونا، بےوقعت ہونا، کمزور ہونا۔ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (۱۲۳/۳) اِذْعَانُ: اذعن له: تابع ومطیع ہونا۔ بالحق: حق کا اقرار کرنا۔

وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِيْنَ	لَا يُنْجِيْكَ اِحْسَانُ

9

ترجمہ:

اور لڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے "فِي دفعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" اور یہ بھی مراد ہوسکتی ہے "فِي عملِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ "وَفِي الشَّرِّ" بیروت کے نسخہ میں "فَلِلشَّرِّ" ہے۔ نَجَاةٌ: مص، نجا منهُ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا، خلاصی پانا، نجات پانا۔ يُنْجِي: (افعال) انجا فلانٌ: بلند جگہ پر آنا، پاخانہ کرنا۔ فلانا: رہائی دلانا۔ في القرآن المجيد: ﴿لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (۱۲۲/۱۰)

قَالَ اَبُو الْغُوْلِ الطُّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

ابو الغول طہوی ہے۔ طُہَیَّہ (بروزن سُمیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنو امیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنوبکر بن وائل اور بنو یربوع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

فَدَتْ نَفْسِي وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنِيْ	فَوَارِسَ صَدَّقَتْ فِيْهِمْ ظُنُوْنِيْ

1

ترجمہ:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہوگئے۔

"وَمَامَلَكَتْ يَمِيْنِیْ" اس میں "یمین" کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ﴾ (۴/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُم﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ: فَدَاهُ (ض) فِدًی: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِمَالِهٖ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا﴾ (۳۹/۴۷) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۸۲/۱۹) دل، ظرف، خون، بدن، نظر بد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشیء، عین الشیء، نفس الامر: حقیقة الامر. اَلنَّفْسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر وہمت، عقل، عیب، سزا، پانی۔ نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسُه. اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفسًا. مَلَكَت: ملک الشیءَ (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسَه: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المرأةَ: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳) الملک: بضم المیم وسکون اللام: بادشاہی۔ ﴿لمن الملک الیوم﴾ (۱۶/۴۰) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ﴾ (۱۱/۳۲) یمین: (ضد الیسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ (۵۶/۲۷) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ اَتَوْنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عِنْدَنَا بِالْيَمِيْنِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: اَيْمَانٌ وَاَيْمُنٌ وَاَيَامِنُ.
فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔ "فوارس" سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں "فاعلة" کی جمع "فَواعل" آتی ہے نہ کہ "فاعل" کی، ابوالعباس مُبَرَّد نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۳۲، ۳۳ بیروت) صدقت: صَدَّقَهٗ وبِهٖ تصديقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيْسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ إِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (۳۴/۲۰) بروئے کار لانا۔ علی الامرِ: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ "صَدَّقَتْ" مرزوقی کے نسخہ میں "صَدَّقُوا" ہے۔ ظُنُوْنٌ: مف: اَلظَّنُّ: گمان، خیال، شک، اٹکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظَّنُوْنُ: نا قابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظَنُّ العَاقِلِ خَيرٌ مِنْ يَقِيْنِ الْجَاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

2 ...... فَـوَارِسَ لَايَـمَـلُّـوْنَ الْـمَـنَـايَـا | اِذَا دَارَتْ رَحَـى الْـحَرْبِ الزَّبُوْنِ

ترجمہ:

ایسے شہسوار جو موت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

یَـمَـلُّـوْنَ: مَـلَّ فلانٌ الشي ءَ وعنِ الشيءِ (س) مَلَلاً: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آجانا، دل اچاٹ ہو جانا۔ الـمنايا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت، فیصلہ۔ عربی مقولہ ہے: رُبَّ اُمْنِيَّةٍ جلَبَتْ مَنِيَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔ دارت: دَارَ (ن) دَوْرًا: چکر لگانا، کسی چیز کے اردگرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔ فـي الـقـرآن المجید: ﴿وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ (۹/۹۸) رحى: چکی (آٹا پیسنے کی) دارتْ رَحَى الـحـربِ: لڑائی چھڑ گئی۔ ج: اَرْحٍ واَرْحَـاءٌ. الـحـرب: لڑائی، جنگ، مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ﴿كُـلَّـمَـا أَوْقَـدُوا نَـاراً لِّـلْـحَـرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ﴾ (۵/۶۴) اَلـزَّبُـوْنُ: صـفـت. زَبَـنَـهُ وبِهِ (ض) زَبْنًا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔ حَرْبٌ زَبُوْنٌ: سنگین جنگ۔ الحربُ تَزْبَنُ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

3 ...... وَلَايَـجْـزُوْنَ مِـنْ حَسَنٍ بِسِيْءٍ | وَلَايَـجْـزُوْنَ مِـنْ غِـلَـظٍ بِـلِيْـنِ

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں "فوارس" کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حِسَانٌ (مذکر و مؤنث کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین و خوب صورت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لاتَـعْـدَمُ الـحَسَنَاءُ ذَامًّا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔ سِیْءٌ: یہ "سَيِّیءٌ" کا مخفف ہے: برا، قبیح۔ فی القرآن المجید: ﴿اسْتِكْبَـاراً فِـي الْأَرْضِ وَمَـكْرَ السَّيِّءِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّءُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (۳۵/۴۳) عربی مقولہ ہے: سُـوْءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضِّنِّ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غِلَظٌ: مص: غَلَظَ الشيءُ (ض) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔ ﴿يَا أَيُّهَـا الـنَّـبِـيُّ جَـاهِـدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (۹/۷۳) علیه وله: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ ج: غِلَاظٌ. ﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾. (۶۶/۶)

4 ...... | وَلاتَبْلٰى بَسَالَتُهُمْ وَاِنْ هُمْ | صَلُوْا بِالْحَرْبِ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

اوران کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تَبْلٰى: بلِي الثوبُ(س)بِلًى، وبَلاءً: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا، فنا ہوجانا۔ في القرآن المجيد: ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) بلاه(ن) بِلًى وبَلاءً: کسی کو آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا، گرفتارِ مصیبت کرنا، برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ بَسَالَةٌ: مص، بَسُلَ(ک) بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھانا۔ صلوا: صَلَى الشيءَ (ض)صَلْيًا: آگ میں ڈالنا۔ صَلاهُ النارَ وفيها وعليها: آگ میں ڈالنا آگ میں جلانا۔ صَلاهُ العَذابَ أو الهَوَانَ أو الذِّلَّةَ: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لا يَصْلاهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾ (۱۵/۹۲)

5 ...... | هُمْ مَنَعُوْا حِمَى الْوَقْبٰى بِضَرْبٍ | يُؤَلِّفُ بَيْنَ أَشْتَاتِ الْمَنُوْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبٰی چراگاہ کی حفاظت کی ایسی شمشیر زنی سے جس نے مختلف ہلاکتیں اکٹھی کر دیں۔

حل لغات:

منعوا: مَنَعَهُ الشيءَ ومِنهُ(ف)مَنْعًا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔ الجارَ: پڑوسی کو پناہ دینا، حفاظت کرنا۔ في القرآن المجيد: ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۱۲/۷) حِمٰى: محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ چراگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔ في الحديث: ((ألا حمى الله محارمه)). الوَقْبٰى: جگہ کا نام ہے۔ يؤلّف: اَلَّفَ الشيءَ: جوڑنا، یکجا کرنا۔ الحيوانَ: سدھانا۔ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۶۳/۸) اَشْتَات: مف: اَلشَّتُّ والشتيت: متفرق و منتشر۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ﴾ (۶/۹۹) اَلمَنُون: موت (مذکر و مؤنث) زمانہ۔ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، قسمت۔

6 ...... | فَنَكَّبَ عَنْهُمْ دَرْءَ الْاَعَادِیْ | وَدَاوَوْا بِالْجُنُوْنِ مِنَ الْجُنُوْنِ |
|---|---|

ترجمہ:

شمشیر زنی نے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

حل لغات:

نَكَّبَ عنهُ (تفعيل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔ الشيءَ: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ عنهم: الگ ہونا۔ دَرْءً: مص، دَرَءَ الشيءَ وبِهٖ (ف) دَرْءً: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑنا۔ في الحديث: ((اِدْرَؤُوا الْحُدودَ بالشبهاتِ)) الاَعَادِیُ: جج، اَعْدَاءٌ وعِدًی: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔ مذکر مؤنث واحد وجمع سب کے لئے۔ فی القرآن المجید ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (۶/۳۵) داووا: (مفا عله) علاج کرنا، دوا دینا۔ اَلْجُنُونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔ ﴿مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ (۲/۶۸) جوش، لگن۔

7 ...... وَلَا يَرْعَوْنَ اَكْنَافَ الْهُوَيْنَا	اِذَا حَلُّوْا وَلَا اَرْضَ الْهُدُوْنِ

ترجمہ:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ وجدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت وبہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

یرعون: رَعَى الْمَاشِيَةَ (ف) رَعْيًا: جانور کو چرانا۔ الحیوانَ: جانور کا چرنا۔ الشيءَ: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔ ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (۲۷/۵۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔ لهٗ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۸/۲۳) اَكْنافٌ: مف: اَلْكَنَفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔ اَلْهُوَيْنَا: یہ تصغیر ہے هُوْنٰی کی اور هُوْنٰی اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔ حلوا: حَلَّ العقدةَ (ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔ (ض، ن) حُلُولًا: کسی جگہ اترنا۔ ﴿أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ﴾ (۱۳/۳۱) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔ الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔ (س) حَلَلًا: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا حَلَّتِ الْمَقَادِيْرُ بَطَلَتِ التَّدْبِيْرُ: جب تقدیر اتر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہوجاتی ہیں۔ ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَآئِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ﴾ (۱۲/۵۵) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔ اَرْضُ النَّعْلِ: جوتے کا تلا۔ ج: اَرْضُون واَرَاضٍ واُرُوْضٌ.

اَلْهُدونُ: هَدَنَ فلانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلْبَةَ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

جعفر بن علبہ حارثی، یہ بنوعباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر :

یہ شاعر اور بنوعقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہوگئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کردیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنوعقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کردیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کردیا تو اس پر جعفر بن علبہ نے یہ اشعار کہے:

❶ اَلَهْفٰى بِقُرّٰى سَحْبَلٍ حِيْنَ اَجْلَبَت	عَلَيْنَا الْوَلَايَا وَالْعَدُوُّ الْمُبَاسِلُ

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقام قِرّٰی پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہادر تھے۔

حل لغات:

اَلَهْفٰى: یہ اصل میں "اَلَهْفِیْ" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهفٌ" مصدر "یاءِ متکلم" کی طرف مضاف ہے "یاءِ متکلم" کو تخفیفًا الف سے تبدیل کیا تو اَلَهْفٰی ہوگیا۔ لَهِفَ علی الفائِتِ (س) لَهَفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کفِ افسوس ملنا۔ لَهُفًا: کرب وکلفت میں مبتلا ہونا۔ قُرّٰی: جگہ کا نام ہے۔ اَجْلَبَتْ: (افعال) اَجْلَبَ القومُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم کرنا۔ اَلرَّجلَ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "اَحْبَلَتْ" اور مرزوقی وتبریزی کی روایت میں " احلبت" ہے احلب فلانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد کرنا۔ القومُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الولایا: مف: اَلْوَلِيَّةُ یہ مؤنث ہے وَلِیٌّ کی: زاہد وبزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوُّ" سے جنسِ عدو کی طرف اشارہ ہے اور لفظِ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے المُبَاسِل مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں کیا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (۲۶/۷۷) یہاں بھی معنی کا اعتبار

کیا گیا ہے۔(شرح مرزوقی ج۱ص۳۷بیروت،لبنان) المُباسِل: فا: دیکھئے: بسالة.

❷...... | فَقَالُوْا لَنَا ثِنْتَانِ لَابُدَّ مِنْهُمَا | صُدُوْرُ رِمَاحٍ اُشْرِعَتْ اَوْ سَلَاسِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ''دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں''۔

مطلب:

''اَوْ'' یہاں تخییر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّیْنَارَ اَوِالثَّوبَ وکُلِ السَّمَکَ اَوِ اشْرَبِ اللَّبَنَ: یعنی دشمن نے للکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل وغارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۳۷بیروت)

حل لغات:

لابد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لابد من ھذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔ ج: اَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ واَرْماح: مف: اَلرُّمْحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) اَلرُّمْحُ: فقر وفاقہ۔ اشرعت: اشرع الطریقَ: راستہ ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿شَرَعَ لَکُم مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصَّی بِهِ نُوحاً﴾ (۴۲/۱۳) علیه الرمح: اس نے اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: اَلسِّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابطہ، کورس۔ ﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِیْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ﴾ (۴۰/۷۱)

❸...... | فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكُمْ اِذًا بَعْدَ كَرَّةٍ | تُغَادِرُ صَرْعَى نَوْءُهَا مُتَخَاذِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج۱ص۳۸بیروت)

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات :

كَرَّةٌ: لڑائی میں حملہ،ایک بار پلٹنا۔في القرآن المجيد:﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۳۹/۵۸) مولّدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ج : كَرَّاتٌ. الكرة: صبح وشام،ایک دفعہ یا باری۔﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِأً وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۶۷/۴) واپسی،فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔تُغَادِرُ: چھوڑنا،باقی رکھنا،بچانا۔صَرْعٰی:مف: الصريع: پچھاڑا ہوا،مجنون،نیم مردہ۔نَوْءٌ:مص(ن) مشقت وتکلیف سے اٹھنا۔اَلنَّوْءُ: فلانٌ نَوْءُهٗ مَتَخَاذِلٌ: فلان کا اٹھنا کمزور ہے،ڈوبنے کے قریب ستارہ،سخت بارش،عطیہ،بخشش۔ج: اَنْوَاءٌ ونَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ:فا(تفاعل)تَخَاذَلَ: بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا،باہم امداد ترک کردینا،پیچھے ہٹنا۔﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۵/۲۹)

4 ...... وَلَمْ نَدْرِ اِنْ جِضْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً | كَمِ الْعُمْرُ بَاقٍ وَالْمَدٰى مُتَطَاوِلُ

ترجمه:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے فرار ہوجائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں،ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں،اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتلِ شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لم ندر: دَرَى الشيءَ وبِهٖ (ض)دَرْيًا: جاننا،کسی تدبیر وحیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔في القرآن المجيد:﴿وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ﴾ (۶۹/۲۶) فلانًا: دھوکہ دینا،چال چلنا۔الرأسَ بالمِدْرٰى: سر میں کنگھا کرنا۔جضنا: جاض (ض)جَيْضًا: اکڑ کر چلنا،اترا کر چلنا۔عن الشئ: بچنا،الگ رہنا۔في القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

نوٹ:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مهملة کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جیم معجمة کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخے سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جیم معجمة کے ساتھ ہے۔(دیوان الحماسه، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدمِ ایمان۔فی القرآن المجید:﴿اومن کان میتا فاحیینه﴾.طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔﴿یأتیه الموت من کل مکان وماهو بمیت﴾ ماتَ الحیُّ(ن)مَوْتًا:مرنا۔﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت﴾ (۲۹/ ۵۷)

موت کی تعریف:

اَلموت:صفة وجودیة خلقت ضدا للحیاة. موت وہ صفتِ وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔وباصطلاح اهل الحق:قمع هوی النفس فمن مات عن هواه فقد حیی بهداه. اور اصطلاحِ اہل تصوف میں خواہشاتِ نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔والموت الأبیض:الجوع؛ لأنه ینوّر الباطن ویبیض وجه القلب فمن ماتت بطنته حییت فطنته: موتِ ابیض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرصِ بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔(التعریفات، ص ۱۶۴، دار المنار)اَلعَمْرُ، العُمَرَ، العُمُر: زندگی۔لیکن یَمِیْن(قسم)میں صرف اَلعَمْر(بفتح العین)ہی استعمال ہوتا ہے۔(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت)ج: اَعْمَارٌ. فی القران المجید:﴿یَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (۲/ ۹۶) اَلْمَدٰی والمَدٰی: غایت، حد، فاصلہ، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔مُتَطَاوِلُ:فا(تفاعل) تَطَاوَلَ:دراز ہونا۔﴿فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ﴾(۲۸/ ۴۵)دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لمبائی ظاہر کرنا۔

5	اِذَا مَابْتَدَرْنَا مَازِقًا فَرَجَتْ لَنَا	بِاَیْمَانِنَا بِیْضٌ جَلَتْهَا الصَّیَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تنگ میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اسے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القومُ أمرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ مأزقا: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مـآزِقُ. اَزِق (ض) اَزْقاً: تنگ ہونا۔ الشیءَ: تنگ کرنا۔ فَرَجَتْ: (ض) فَرْجًا: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿واذاالسماء فرجت﴾ ایمان: مف: یمین. بیض: مف: اَبْيَض: سفید، تلوار، چاندی۔ جلت: مص: جَلْوًا، امرَ: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر وآشکار کرنا۔ السَّيْفَ: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چمکانا۔ اَلصَّيَاقِلُ: مف: اَلصَّيْقَلُ: پالش کا کام کرنے والا، تلواریں صاف کرنے والا۔

6 ...... | لَهُمْ صَدْرُ سَيْفِيْ يَوْمَ بَطْحَاءِ سَحْبَلٍ | وَلِيَ مِنْهُ مَاضُمَّتْ عَلَيْهِ الْاَنَامِلُ |

ترجمہ:

وادی سحبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سُيُوْفٌ و اَسْيَاف. عربی مقولہ ہے: اَلْوَقْتُ كَاالسَّيْفِ اِقْطَعْهُ وَاِلَّا يَقْطَعُكَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹ ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بطحاء: کشادہ وادی، مؤنث ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ یوم بطحاء: بطحاء کی جنگ۔ ضمت: ضَمَّ الشيءَ الى الشيءِ (ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شی کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیه: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَ اضْمُمْ يَدَكَ اِلَى جَنَاحِكَ﴾ (۲۲/۲۰) علی: قبضہ کرنا۔ اَلاَنَامِلُ: مف: اَلْاُنْمُلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (۱۱۹/۳)

وَقَالَ اَيْضًا (الطويل)

1 ...... | لَايَكْشِفُ الْغَمَّاءَ اِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ | يَرٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُوْرُهَا |

ترجمہ:

سخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کر سکتا ہے جو دور سے موت کی سختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

حل لغات:

لایکشف: کَشَفَ الشیءَ وعنهُ(ض) کَشْفًا: ظاہر کرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾ (۶/۴۱) الغماء: زمانہ کی آفت، مصیبت، پریشانی۔ حُرَّةٌ: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرسکتی ہے وہ لونڈی نہیں کرسکتی۔ ج: حرائر. حُرَّات. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۲/۱۷۸) یری: رَأَى(ف) رَأْيًا: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۷۹/۴۶) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غمرات: غَمْرَةُ الشَّیْءِ: سختی۔ یزور: زَارَهُ(ن) زِيَارَةً: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

فائدہ:

زیارت اور رؤیت میں فرق یہ ہے کہ رؤیت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

❷ ...... نُقَاسِمُهُمْ اَسْيَافَنَا شَرَّ قِسْمَةٍ	فَفِيْنَا غَوَاشِيْهَا وَفِيْهِمْ صُدُوْرُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نُقَاسِمُ: قَاسَمَ فلانٌ فلانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((واللہ یعطی وانا قاسم))۔ غواشیها: مف: الغاشی: ڈھانکنے والا۔ الغاشية: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۸۸/۱) اچھی یا بری پیش آمدہ بات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیے آئے، باری باری آنے والے دوست واحباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین سزا۔

وَقَالَ اَيْضًا مَحْبُوْسًا بِمَكَّةَ (الطويل)

❶ ...... هَوَایَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِيْنَ مُصْعِدٌ	جَنِيْبٌ وَجُثْمَانِی بِمَكَّةَ مُوْثَقٌ

ترجمہ:

میری محبوبہ یمنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جارہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔

گرمِ فغاں ہے جرس اٹھ کے گیا قافلہ
وائے وہ رہ رو کہ ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

ھوا: الھویٰ: میلان، محبت، عشق، (خیر وشر دونوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فی القرآن المجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ﴾ (۲۵/۴۳) ھَوَی الشیءُ (ض) ھُوِیًّا: اوپر سے نیچے کی جانب گرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۵۳/۱) بلند ہونا، چڑھنا۔ ھَوِیَ فلانٌ فلانًا (س) ھَوًی: چاہنا محبت کرنا۔ الرکب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: اَرْکُبٌ ورُکُبٌ۔ مُصْعِدٌ: فا. (افعال) اَصْعَدَ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی العَدْوِ: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ﴾ (۳/۱۵۳) جنیب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے ''بخوشی'' سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنیٰ ''مسافر'' کیا ہے۔

جُثْمَانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوْثَقٌ: مفع. اَوْثَقَ فلانًا: کسی کو پر اعتماد یا قابل اعتماد بنانا۔ الایسرَ: قیدی کو رسی سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الْوَثَاقَ﴾ (۴۷/۴) اَلْعَهْدَ: عہد و پیمان کو پختہ کرنا۔

2...... عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَاَنّٰی تَخَلَّصَتْ	اِلَیَّ وَبَابُ السِّجْنِ دُوْنِیْ مُغْلَقٗ

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی! حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔

قفس میں روزنِ دیوار و زخمِ در نہیں لیکن
نوائے طائرانِ آشیاں گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عجبت: عَجِبَ منه ولهٗ (س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی القران المجید: ﴿وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ﴾ (۱۳/۵) الیه. پسند کرنا۔ مَسْرَی: مص، سَرَی (ض) سُرًی: رات میں چلنا۔ انّٰی: کیف

کے معنی میں ہے۔تخلصت : (تفعل) تخلص منه:نجات پانا،جدا ہونا۔من کذا الی کذا:منتقل ہونا۔یہاں یہی معنی مراد ہے۔باب:دروازہ۔من الکتاب: کتاب کا باب۔ج: اَبْوَابٌ وبِیْبَانٌ. ﴿وَ غَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَکَ﴾ (۱۲/۲۳) السجن: قیدخانہ۔ج: سُجُون. ﴿رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَیَّ مِمَّا یَدْعُونَنِی﴾ (۱۲/۳۳)

دون: ظرف مکان منصوب۔مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

1......نیچے:دونَ قد مِکَ بِساطٌ:تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔

2......اوپر:اَلسّماءُ دُونَکَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔

3......پیچھے:جلس الوزیرُدونَ الامیرِ: وزیر امیر کے پیچھے بیٹھا۔

4......سامنے:سارالرائدُ دونَ الجماعةِ: رہبر جماعت کے آگے چلا۔

5......غیر،سوا: ﴿مَا دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَشَاءُ﴾اس کے سوا وہ معاف کردیگا۔

6......پہلے:دونَ قَتلِ الاسدِ اَهوَالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔

7......کم،درجہ:هذا الشیءُ دون کذا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔

8......اسم فعل بمعنی خذ:(اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے)دونکَ الدّرهمَ:تم درہم لےلو۔

9......ڈرانے کے لئے۔خبردار۔جیسے آقا اپنے خادم سے کہے:دونک عصیانی: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

10......بغیر:مرّ دون أن ینظر الیه: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گذر گیا۔

الدون: گھٹیا،بےوقعت۔مغلق: اغلق وغلّق الباب:دروازہ بند کرنا۔﴿وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ﴾ (۱۲/۲۳)

3......	اَلَمَّتْ فَحَیَّتْ ثُمَّ قَامَتْ فَوَدَّعَتْ	فَلَمَّا تَوَلَّتْ کَادَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ

ترجمہ:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے

یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات :

اَلَمَّ: چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنا۔بالقوم وعلی القوم: آکر اتر پڑنا۔حَیَّتْ: حَیّا فلانٌ فلانًا: زندہ رہنے کی دعا دینا،سلام کرنا۔فی القرآن المجید. ﴿وَإِذَا حُیِّیْتُم بِتَحِیَّةٍ﴾ (۴/۸۶)۔وَدَّعَتْ:(تفعیل) وَدَّعَ

اَلْـمُسَـافِرُ الْقَـومَ: مسافر کا لوگوں کو عیش وآرام میں چھوڑنا۔ اَلْـقـومُ الـمسـافِرَ: لوگوں کا مسافر کو رخصت کرنا۔ فلانا: چھوڑنا۔﴿مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾ (۳/۹۳) تَـوَلَّـتْ: (تفعّل) تَوَلّٰی الاَمْرَ: کسی امر کی ذمہ داری لینا، کام کے لئے مستعد ہونا۔فلانا: ولی مقرر کرنا۔عنه،منه: پھیرنا۔﴿وَلٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلّٰی﴾ (۲۳/۷۵) چھوڑنا۔ تَـزْهَـقَ: زَهَقَ الباطِلُ (ف) زَهُوقًا: باطل کا مٹنا۔﴿إِنَّ الْبَـاطِلَ كَانَ زَهُوقاً﴾ (۸۱/۱۷) الـنفسُ: روح کا جسم سے خارج ہونا۔

4 ...... | فَلا تَـحْسَبِیْ اَنِّی تَخَشَّعْتُ بَعْدَكُمْ | لِشَـیْءٍ وَلَااَنِّیْ مِنَ الْمَوْتِ اَفْرَقُ |

ترجمه:

(اے محبوبہ) یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے بعد کسی وجہ سے میں کمزور ہو گیا ہوں اور نہ یہ کہ میں موت سے ڈرتا ہوں۔

حل لغات:

لا تَحْسَبِی. حَسِبَهٗ(س، ح) گمان کرنا، کسی چیز کو کچھ سمجھنا، اعتبار کرنا، خیال کرنا۔فی القرآن المجید:﴿ام حسبتم أَن تَـدْخُـلُـوا الْـجَنَّةَ﴾ (۱۴۲/۳) بیماری کی وجہ سے جلد کا سفید ہو جانا۔تـخـشـعـت: تخشع: عاجزی دکھانا، خاکساری دکھانا، نگاہ جھکانا، آواز پست کرنا۔افرق: فَرِقَ(س) فَرَقًا منه: گھبرانا، بہت ڈرنا۔﴿وَلٰـكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ﴾ (۵۶/۹) علیہ: مہربان ہونا، شفقت کرنا۔

5 ...... | وَلَا اَنَّ نَـفْسِیْ یَزْدَهِیْهَا وَعِیْدُكُمْ | وَلَا اَنَّـنِـیْ بِالْمَشْیِ فِی الْقَیْدِ اَخْرَقُ |

ترجمه:

اور نہ ہی یہ سمجھنا کہ تمہاری دھمکیوں نے میرے نفس کو حقیر و ذلیل کر دیا اور نہ یہ کہ میں بیڑیوں میں چلنے کی وجہ سے خوف زدہ ہو گیا ہوں۔

حل لغات:

یَـزْدَهِـی: (افـتـعال) اِزْدَهٰی: مغرور و متکبر ہونا۔الـرجلُ: مغرور بنانا، حقارت سے دیکھنا۔عـلی الامرِ: مجبور کرنا۔وَعِیدٌ: دھمکی، ڈراوا۔ فی الـقـرآن المجید: ﴿فَـذَكِّـرْ بِـالْـقُـرْآنِ مَـن يَخَافُ وَعِيدِ﴾ (۴۵/۵۰) اَلْقَیْدُ: وہ رسی یا زنجیر جو جانور کے پیر میں باندھی جاتی ہے تاکہ بھاگ نہ سکے، بیڑی، پیروں میں ڈالی جانے والی رکاوٹ، بندش، شرط، پابندی۔ج: قُیُـوْدٌ، اَقْیَادٌ۔عربی مقولہ ہے: اَلْعِـلْـمُ صَیْـدٌ وَالْكِتَابَةُ قَیْدٌ. علم شکار ہے اور لکھ لینا جال ہے۔ اَخْـرَقُ: خَـرِقَ(س) خَـرَقًا: خوف یا شرم کی وجہ سے دہشت زدہ ہونا، بے وقوف ہونا، بے ہنر ہونا، اعتدال سے

کام نہ لینا،حواس باختہ ہونا،خوف زدہ ہونا۔خَرَقَ الشیءَ (ن، ض) خَرْقًا: پھاڑنا،سوراخ کرنا۔

6...... | وَلٰكِنْ عَرَتْنِيْ مِنْ هَوَاكِ صَبَابَةٌ | كَمَا كُنْتُ اَلْقٰى مِنْكِ اِذْ اَنَا مُطْلَقٌ |
|---|---|

ترجمہ:
لیکن مجھے تیری محبت کی وجہ سے عشق کی بیماری لاحق ہوگئی ہے جس طرح میں آزادی کی حالت میں تیری طرف سے مصیبتیں برداشت کرتا تھا۔

حل لغات:
عَرَتْ:عَرَاهُ الدَّاءُ (ن) عَرْوًا: بیماری لاحق ہونا،اچانک کوئی تکلیف ہوجانا۔ فلانًا امرٌ: پیش آنا،سامنے آنا،طاری ہونا،لاحق ہونا۔صبابة: سوزش عشق،سخت محبت۔مُطْلَق:مفع (افعال) اَطْلَقَ الشیءَ:آزاد کرنا۔

وَقَالَ اَبُوْ عَطَاءِ السِّنْدِیُ (الطویل)

شاعر کاتعارف:
شاعر کا نام: ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے(متوفی ۱۸۰ھ/۷۹۶ء)اور یہ عنبر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں،ان کے والد سندھی عجمی تھے،اور یہ بنوامیہ و بنوعباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

1...... | ذَكَرْتُكِ وَالْخَطِّيُّ يَخْطِرُ بَيْنَنَا | وَقَدْ نَهِلَتْ مِنَّا الْمُثَقَّفَةُ السُّمْرُ |
|---|---|

ترجمہ:
اے محبوبہ میں نے تجھے اس حال میں بھی یاد کیا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کررہے تھےاور تحقیق سیدھے کئے ہوئے گندمی نیزوں نے پہلی بار ہماراخون پی لیا۔

مطلب :
شاعر اپنی محبوبہ کو بتانا چاہتا ہے کہ تو مجھے اپنی جان سے زیادہ پیاری ہے؛ کیونکہ گھمسان کی لڑائی میں جب نیزے ہمیں زخمی کررہے تھے اور موت ہمارے سروں پر رقص کررہی تھی تو اس وقت بھی میں تجھے نہیں بھولا۔اگرچہ شاعر اپنے عشق وجنون کو بیان کررہا ہے لیکن یہ انتہائی جرأت و بہادری ہے کہ سخت جنگ میں جب اپنی موت نظر آرہی ہو اور انسان کے ہوش وحواس سالم وقائم ہوں اور اپنی جان کے علاوہ کسی اور کا بھی خیال ہو۔اسی مناسبت سے یہ اشعار باب الحماسہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

ذکرت: ذَکَر الشیءَ(ن) ذُکْرًا. یادکرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا، زبان پر لانا۔علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق '' ذِکْر '' اور '' ذُکْر '' میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکرت: کا مصدر '' ذُکْر '' بضم الذال ہے؛ کیونکہ ذُکْر کا معنی ہے دل سے یاد کرنا اور ''ذِکْر'' بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ فَاذْکُرُونِیْ أَذْکُرْکُمْ ﴾. (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج۱ص۴۵بیروت) یخطر: خَطَرَ(ض) خَطَرانًا: ہلنا، جھومنا، ڈانواڈول ہونا۔ خَطْرًا: ہاتھوں کو ہلا کر چلنا۔ نہلت: نَهِلَ(س) نَهَلًا: پہلی بار ہونا، پہلی بار پانی پینا۔ الشاربُ: سیر ہو کر پینا۔'' مِنًّا'' بیروت کے نسخہ میں ''مِنِّيْ'' ہے۔ المثقفة: مفع، (تفعیل) ثَقَّفَ الشیءَ: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کو دور کرنا۔ السُّمرُ: مف: اَلْأَسْمَرُ: گندمی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

2......	فَوَاللهِ مَا اَدْرِیْ وَاِنِّیْ لَصَادِقٌ	اَدَاءٌ عَرَانِیْ مِنْ حِبَابِکِ اَمْ سِحْرُ

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

الله: (اسم جلالت) کی تحقیق:

لفظ جلالت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔ امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ''الاِلٰــہ'' بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک وتعالی کمال عظمت اور جلالت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اور قرطبی نے نقل کیا کہ یہ ''وله'' بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ ولهٌ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شئے نہیں کما قال اللہ عزوجل: ﴿لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ﴾ (۱۱/۴۲) اس لئے ''الف لام'' داخل کر کے اس کی قدر ومنزلت کو ظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالی کی صفات اور اس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غور وفکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الهت الی فلان بمعنی سکنت الیه سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اور ارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں منفرد ہے۔ اسی طرح

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لوکہ مخلوق دوطرح کی ہوتی ہے ایک وہ جومعرفت کے ساحل سے ملے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی وتردد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویاانہوں نے اپنی عقلوں اورروحوں کوگم کردیاہے۔اوروہ جوپانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اورجلال وکبریاء کی وسعتوں سے اپناتعلق قائم کرلیاہےتو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یکتائی میں فناہوگئے،تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران وششدر ہے۔اورکہا گیاہے کہ یہ ''لاہ یلوہ ''،بمعنی احتجب، یا''أله''،بمعنی أولع یا''الولهُ''،یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے،توبندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اوراس کے ذکرمیں مگن اور مست ہوجاتے ہیں۔یایہ ''تألهت''، بمعنی تضرعت سےمشتق ہےتو''اَلْاِلٰہ''وہ ہےجس کے سامنے بندہ انکساری کرتاہے۔اورکہا گیاہے:یہ''أله الی فلان''،بمعنی فزع الیه من امر نزل به فآلهه أی أجاره'' سےمشتق ہے تومخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہےاوروہ انہیں ہرنقصان دہ چیز سے پناہ دیتاہے،﴿وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۲۳/۸۸) اوروہ ان پرکثیرنعمتوں کےساتھ انعام فرمانے والاہےاوران نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ﴾ (۱۶/۵۳) اوران نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ (۶/۱۴)

جمهور کانظریه:

امام رازی،خلیل،سیبویہ،اوراکثر اصولیین اورفقہاء کامختار نیزمجدد اعظم الشاہ الامام احمدرضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالی کا ابتداءً بغیرکسی صفت کا اعتبار کئے عَلَم ہےاوراس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبارنہیں ہے۔

اورجمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تواس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الٰہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الٰہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الٰہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے(اسم ہے)۔اور''الف لام''اس میں لازمی ہےاگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو''الف لام''پرحرف نداداخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں:''یااللہ''،لیکن یا الرحمن نہیں کہتےاور''الف لام'' کااصل میں تعریف کے لئے ہونااوراس اسم سے''الف لام''کا ساقط نہ ہونااس بات کی طرف اشارہ کرتاہے کہ یہ ہمیشہ ''معرفہ''ہی رہے گااور یہ اس بات پردلالت کرتاہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدانہیں ہوتے۔

اورسیبویہ نے اس کے اشتقاق کاقول کیاہےاس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر''الف لام''،تعظیم کے لئے داخل کیا گیااہل عربیہ میں سے کَتَّاب نے کہا:جب بسم اللہ کہاجائےتوپھر''الف''کےساتھ اس کالکھنامتعین ہوگااور''الف'' اسی وقت حذف ہوگاجب بسم الله الرحمن الرحیم پورالکھاجائے۔(عَوْنُ الْمُرِيدِ لشرح جوهرة

التوحيد فی عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيّات، ص:۵۸، ۵۹، ۶۰. تاليف:عبدالکريم تتان، محمد أريب الکيلانی، دارالبشائر.) وغيره.

صَادِق:فا: مخلص،وفادار،دیانت دار،سچا۔فی القرآن المجید:﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ﴾ (۵/۵۱)۔ صَدَقَ فی الحدیث(ن)صِدْقًا: سچ بولنا۔فی القِتالِ و نحوہ: بے جگری سے لڑنا۔فی الحدیث: ((اَلصِّدْقُ یُنْجِی وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔دَاءٌ:ظاہری یا باطنی بیماری،ظاہری یا باطنی خرابی،عیب۔ج:اَدْوَاءٌ و دَوُءٌ. حِبَاب:مص(مفاعلة)حابَّهٗ: باہم محبت والفت رکھنا،دوستی رکھنا۔مرزوقی کی تحقیق کے مطابق حِبَاب ''حُبّ'' کی جمع بھی ہوسکتی ہے،جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔عربی مقولہ ہے:''لَیْسَ فِی الْحُبِّ مَشُوْرَةٌ'': محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سِحْرٌ: جادو،ہر وہ چیز جس کا کوئی مخفی سبب ہو اور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو،ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ اَلسِّحْرُ کُلُّ مَا لَطُفَ وَدَقَّ: ہر وہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر ہے۔(مختار الصحاح ص۴۰۹ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔)حاشیہ تفسیر جلالین ص۱۶۔ ج :اَسْحَارٌ، سُحُورٌ. ﴿یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (۲/۱۰۲)

❸......	فَاِنْ کَانَ سِحْرًا فَاعْذِرِیْنِیْ عَلَی الْهَوٰی	وَاِنْ کَانَ دَاءً غَیْرَهٗ فَلَکِ الْعُذْرُ

ترجمه:

اگر جادو ہے تو تُو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلا رہا ہے اور اس کی دو وجہیں بیان کر رہا ہے۔یا تو آپ نے جادو کر کے مجھے اپنی محبت میں قید کر لیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

اِعْذِرِیْ:عَذَرَ(ض) عُذْرًا فلانًا فی مَا صَنَعَ عُذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور سمجھنا،بری الذمہ قرار دینا،عذر قبول کرنا،معاف کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُم بَعْدَ إِیْمَانِکُم﴾ (۹/۶۶)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1...... | وَفَارِسٍ فِيْ غِمَارِ الْمَوْتِ مُنْغَمِسٍ | اِذَا تَـأَلّٰى عَـلٰى مَـكْـرُوْهَةٍ صَدَقَا |

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُـنْـغَـمِـس: اِنْـغَـمَـسَ فـي الـمـاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ فـي الـشـيء: داخل ہونا۔ تَـأَلّٰـى: قسم کھانا۔ مَـكْـرُوْهَةٌ: كـره (س) الشـيءَ كُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔ فـي الـقـرآن المجيد: ﴿وَعَسٰى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲/۲۱۶)

2...... | غَشَّيْتُهُ وَهُوَ فِيْ جَاوَاءِ بَاسِلَةٍ | عَضًّا اَصَابَ سَوَاءَ الرَّاْسِ فَانْفَلَقَا |

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشَّيْتُ: (تـفـعـيـل) غشّى الشيءَ وعليه: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ فـي الـقـرآن المجيد: ﴿فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى﴾ (۵۳/۵۴) احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فُـلانًـا بِـالسَّـوْطِ اَوِ السَّيْفِ: زور شور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح خبر لینا۔ جاواء: صفت، مؤنث ہے اَجوءُ کی۔ جَئِيَ الفرسُ (س) جأًى: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھئی رنگ کا ہونا۔ باسِلَة: اَلْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسْلٌ و بَواسِل. بسل (ک) بَسالَةً: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے ہوئے ہونا۔ عَضًّا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔ ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ﴾ (۲۵/۲۷) عربی مقولہ ہے: ''ماعسى ان يبلغ غض النمل'': امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ ''عَضًّا'' بیروت کے نسخہ میں '' عَضْبًا'' ہے۔ اَصَاب (افعال): تیر

کا ٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔﴿مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ﴾ (۵۷/۲۲) عربی مقولہ ہے:''مصائب قوم عند قوم فوائد'': کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔اَلرَّأْس :سردارقوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔رَأسُ السنةِ اَوِالشهرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔عربی مقولہ ہے:''رُبَّ رأس حَصِيْدُ اللِّسَانِ'': بہت سے سرزبان کے کاٹے ہوئے ہیں۔ج: رُؤوس۔﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (۶/۵) اِنْفَلَقَ(انفعال) : پھٹنا۔فلق الشيءَ(ض) فَلْقًا: پھاڑ نا، دوٹکڑے کرنا۔﴿إِنَّ اللّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (۹۵/۶)۔

❸......	
بِضَرْبَةٍ لَمْ تَكُنْ مِنِّيْ مُخَالَسَةً	وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنًا وَلَا فَرَقَا

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اورڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مخالسة:مص(مفاعلة) مارکرچھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے جھپٹا مارکرچھین لینا۔تعجلت: (تفعّل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔فلانا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔الشيءَ: جلدی سے لے لینا۔في القرآن المجيد:﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲۰۳/۲) جُبْنٌ:مص، جَبُنَ(ک)جُبْنًا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔عربی کا مقولہ ہے:''اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِن فَوْقِهِ'': بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيْعَةُ بْنُ مَقْرُوْمٍ الضَّبِّيُّ (الكامل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے(متوفی ۱۶ھ/ ۶۳۷ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اورزمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

❶......	
ولقد شَهِدْتُّ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا	بِسَلِيْمِ اَوْظِفَةِ الْقَوَائِمِ هَيْكَلِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملہ کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پنڈلیاں صحیح سالم تھیں۔

حل لغات:

شھدت: شَھِدَ الْمَجْلِسَ (س) شُھُودًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشيءَ: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ شَھِدَ مِنْكُمُ الشَّھْرَ﴾ (۲/۱۸۵) علی کذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ اَلْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "شَھَادَةُ الْفِعَالِ خيرٌ مِنْ شھادةِ الرجالِ": اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخیل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: اَخْيَالٌ و خُيُوْلٌ. عربی مقولہ ہے: "اَلْخَيْلُ اَعْلَمُ بِفُرْسَانِهَا": گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طِرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطِّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑ سوار۔ سَلِيْمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح وسالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلْمٰی و سُلَمَاءُ. ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (۲۶/۸۹) عربی مقولہ ہے: "مَنْ سَلِمَتْ سَرِيْرَتُهُ سَلِمَتْ عَلَانِيَتُهُ": جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ اَوْظِفَةٌ: مف: وَظِيْفَةٌ. اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا طاقتور آدمی۔ ج: وُظُوفٌ. قوائم: مف: قائمة: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۳/۱۱۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ "اِذَا قَامَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ ھَيْكَلٌ: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ هَيْكَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

2...... فَدَعَوْا نَزَالِ فَكُنْتُ اَوَّلَ نَازِلٍ | وَعَلَامَ اَرْكَبُهُ اِذَا لَمْ اَنْزِلِ

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعر یہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

حل لغات:

دعوا: دَعَا بالشيءِ(ن)دَعْوًا: منگانا،طلب کرنا۔الشيءُ الی کَذا:محتاج ہونا۔فلانا: پکارنا،آواز دینا، بلانا، مدد چاہنا،مدد کے لئے بلانا۔في القرآن المجید:﴿ فَلاَ تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً﴾ (۱۸/۷۲) لِفلان: کسی کے حق میں خیر کی دعا کرنا،کسی کی طرف منسوب کرنا۔علی فلان:کسی کے لئے بددعا کرنا۔نَزَالِ:اسم فعل بمعنی اِنْزِلْ (برائے واحد وجمع مذکر ومؤنث)اترآؤ،میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دینے کا ایک مخصوص لفظ۔اَوَّلُ: پہلا،سبقت، لیجانے والا۔بڑا اہم،آغاز۔ج: اَوَئِل واَوَّلُوْن.﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾(۵۷/۳)عربی مقولہ ہے: ''اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهُ نَدَمٌ'': غضب کی ابتداء جنون اورانتہاء ندامت ہے۔علام: یہ ''علی'' حرف جرّاور ''ما'' استفہامیہ سے مرکب ہے۔(فائدہ):جب حرف جر''ما''استفہامیہ پرداخل ہوتا ہےتواس کا الف تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: فِيْمَ، بِمَ، لِمَ. مگرجب''ما'' ''ذا'' کےساتھ ملا ہوا ہوتواس وقت اس کا الف حذف نہیں کیا جائے گا۔ جیسے:لِمَاذَا.

3 ...... وَأَلَدَّ ذِیْ حَنَقٍ عَلَیَّ کَأَنَّمَا | تَغْلِیْ عَدَاوَةُ صَدْرِهٖ فِیْ مِرْجَلِ

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑالو مجھ پرسخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کا سینہ ہمہ وقت میرے بغض وعداوت سے بھرا رہتا ہےاور جوش انتقام اس طرح ابل رہا تھا جیسے ہانڈی آگ پر ہوتواس کا پانی وغیرہ جوش مارکرابل رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلَدَّ:اسم تفضیل، لَدَّ فلانًا(ن)لَدًّا: کسی سے سخت جھگڑنا،سخت دشمنی رکھنا،کسی سے جھگڑے میں غالب ہوجانا۔ج: لُدٌّ ولِدَادٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ (۲/۲۰۴) حَنَقٌ:مص،حَنِقَ علیهِ(س): کسی پرانتہائی غضب ناک ہونا،دانت پیسنا، برہم ہونا۔تغلی:غَلَی الرَّجُلَ(ض) غَلْيًا: غصہ سے کھول جانا،آگ بگولہ ہوجانا۔غَلَتِ القِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا،کھولنا،ابلنا۔﴿کَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾(۴۴/ ۴۶) مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی،پیتل وغیرہ کی دیگچی، کنگھا۔ج:مَرَاجِل.

4 ...... اَزْجَیْتُهٗ عَنِّیْ فَاَبْصَرَ قَصْدَهٗ | وَکَوَیْتُهٗ فَوْقَ النَّوَاظِرِ مِنْ عَلِ

ترجمہ:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے اوپر سے اس کے سر کی رگوں کو داغا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

اَزْجَیْتُ (افعال) اَزْجَا الشیء: چلانا، گذارنا، ہانکنا، رائج کرنا۔ مؤخر کرنا۔ اَزْجَیْتُ اَیَّامِیْ: میں نے معمولی خوراک پر وقت گذاری کی۔ قَصْدٌ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ کَوَیْتُ: کَوَاہ (ض) کَیًّا: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ﴾ (۹/۳۵)۔ الثَّوبَ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹیں دور کرنا۔ مِکْوَاۃٌ: استری۔ عربی مقولہ ہے۔ ''لَوْ كُوِيْتُ عَلٰى دَاءٍ لَمْ اَكْرَهْ'': اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے قصور ستایا گیا۔ اَلنَّوَاظِرُ: مف: اَلنَّاظِرَۃُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مقولہ: ''مَنْ نَظَرَ فِيْ الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ: جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلٍ: اوپر بمعنی فوق۔ اَتَيْتُهُ مِنْ عَلٍ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہو گئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جوان کا مکان تھا اسے گرا دیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

❶...... سَاَغْسِلُ عَنِّي الْعَارَ بِالسَّيْفِ جَالِبًا | عَلَيَّ قَضَاءُ اللهِ مَا كَانَ جَالِبًا

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیر الٰہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب:

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرادیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلا ہے لہٰذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

اَغْسِلُ: غَسَلَ الشَّيْءَ (ض) غَسْلًا: دھونا۔ في القرآن المجيد: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (۵/۶) اَلغُسْلُ: غسل کرنا، نہانا، پورے بدن کا دھونا، صابن وغیرہ۔ ج: اَغْسَالٌ، اَلْغِسْلُ، اَلْغَسُوْلُ. اَلْعَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: اَعْيَارٌ. جَالِبٌ: فا: جلب (ن،ض): ہانک کر لیجانا۔ قَضَاءً: مص، قضی (ض): فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سننا۔ له: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔ عليه: کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔ الشَّيْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا، اندازہ کرنا۔ حَاجَتَهٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔ ﴿وَإِذَا قَضٰى أَمْرًا﴾ (۲/۱۱۷) ﴿قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ﴾ (۳۹/۴۲)

2 ...... | وَاَذْهَلُ عَنْ دَارِيْ وَاَجْعَلُ هَدْمَهَا | لِعِرْضِيْ مِنْ بَاقِي الْمَذَمَّةِ حَاجِبَا |
|---|---|

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

اَذْهَلُ: ذَهَلَهٗ وعنهُ (ف) ذَهْلًا: بھولنا، غافل ہوجانا، ذہن سے نکل جانا۔ ذَهِلَ (س) ذُهُوْلًا: ہکا بکا ہوجانا، حواس باختہ ہوجانا، ہوش اڑ جانا۔ الشيءَ عنه: بھول جانا اور غافل ہوجانا۔ الدار: صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ۔ ج: اَدْوُرٌ ودِيَارٌ ودِيَارَةٌ ودُوْرٌ. دِيَارَةٌ کی جمع دِيَارَاتٌ ہے. في القرآن المجيد: ﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ﴾ (۲۹/۶۴) هَدْمٌ: مص، هَدَمَ البِنَاءَ (ض): عمارت گرانا، توڑنا۔ اَلهَدَمُ: ہر گر کر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔ عرض: بدن، جان، نفس، آبرو، نسبی شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا، شاداب وادی، بُو کسی قسم کی۔ ج: اَعْرَاضٌ. اَلْمَذَمَّةُ: برائی کرنا۔ عیب نکالنا۔ حق، عزت وحرمت۔ حاجبا: فا، حَجَبَ بينهما (ن) حَجْبًا: حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ الشيءَ: چھپانا۔ فلانًا: داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔ ﴿حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (۱۷/۴۵)

❸ ...... وَيَصْغُرُ فِيْ عَيْنِيْ تِلادِيْ اِذَا انْثَنَتْ | يَمِيْنِيْ بِاِدْرَاكِ الَّذِيْ كُنْتُ طَالِبَا

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

یَصْغُرُ: صَغُرَ(ک)صِغَرًا: ذلیل وخوار ہونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ (۱۷/۲۴) عین: آنکھ۔ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِيْ﴾ (۲۰/۳۹) زمین سے جاری ہونے والا چشمۂ آب۔ ﴿فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۵/۵۰) ج: اعین وعُیون. اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہراول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بدنظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔ عربی کا مقولہ ہے: ''رُبَّ عَيْنٍ اَنَمُّ مِنْ لِّسَانٍ'': بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔ تِلَادٌ: مف، اَلتُّلُدُ: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔ اِنْثَنَتْ: (انفعال)، اِنْثَنَى الشيءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔ ''بِاِدْرَاكِ'' بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ طالبا: فا، طَلَبَ الشيءَ (ن) طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ الیہ: راغب ہونا۔ ﴿ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ﴾ (۲۲/۷۳) عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ الى حَرْبٍ''، بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ''من طلب عظيما خاطر بعظيمٍ'': جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

❹ ...... فَاِنْ تَهْدِمُوْا بِالْغَدْرِ دَارِيْ فَاِنَّهَا | تُرَاثُ كَرِيْمٍ لَايُبَالِيْ الْعَوَاقِبَا

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

اَلْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔ تُرَاثٌ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔ اَلتُّرَاثُ الْاِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم وفنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔ فی القرآن المجید. ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۲۷/۱۶)۔ کریم: اللہ تعالی کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا سخی وفیاض جس کی بخشش وعطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔ ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ﴾ (۵۶/۷۷) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت،مہربان،کریم الأصل: شریف النسل،اعلیٰ ذات کا۔ج: كِـرَامٌ و كُـرَمَاءُ. ﴿إِنَّـهُ لَقَـوْلُ رَسُولٍ كَـرِيمٍ﴾ (۸۱/۱۹) عربی کامقولہ ہے:"اَلْـكَـرِيْـمُ اِذَا وَعَـدَ وَفَـا": معزز(شریف النفس)جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔"اَلْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ": معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔یعنی عفو درگذر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لايُبَـالِي: بَالَى فلانا:توجہ دینا۔العَوَاقِبُ:مف: اَلعَاقِبَةُ: اولاد،جزائے خیر،ہر چیز کا خاتمہ،انجام،نتیجہ۔عربی مقولہ ہے: "اَلْـعُـقُوبَةُ الَامُ حَالاتِ الْقُدْرَةِ": قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

❺...... اَخِيْ غَمَرَاتٍ لايُرِيْدُ عَلَى الَّذِیْ	يَهُمُّ بِهٖ مِنْ مُفْظِعِ الْاَمْرِ صاحِبَا

ترجمہ:

(وہ کریم)سخت مصیبتوں(کو برداشت کرنے)والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات :

لايُـرِيْـدُ:(افعال) أرَادَ الشـيءَ: چاہنا،خواہش کرنا،پسند کرنا۔غیر ذی روح اگر فاعل ہو تو معنی ہوگا: تیار ہونا،قریب ہونا۔فی القرآن المجید:﴿فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَاراً يُرِيْدُ أَنْ يَنقَضَّ فَأَقَامَه﴾ (۱۸/ ۷۷) فلانا على الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔"اُرِيْدُ حِبائَهٗ وَيُرِيْدُ قَتْلِيْ": میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔"مَنْ لَّمْ يُرِدْكَ فَلا تُرِدْهُ": جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ يَهُمُّ:هَمَّ بِالْاَمْرِ(ن)هَمًّا: کسی بات کا پختہ اردہ کرنا۔لنفسه:اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔الامرُ فلانا: مغموم وفکر مند کرنا،بے چین کرنا۔﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهٖ﴾ (۱۲/۲۴) مُفْظِعٌ:فا،(افعال) اَفْظَعَ الْاَمْرُ: بھیانک ہونا،ناگفتہ بہ ہونا،انتہائی برا ہونا،مشکل میں ڈالنا،امر قبیح میں مبتلا کرنا۔صاحبا:ساتھی،ہمراہی،حاکم ومنتظم۔﴿وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً﴾ (۷۴/۳۱)،کسی مسلک کا متبع۔جیسے:صاحب ابی حنیفة. ج: اَصْحَابٌ. عربی مقولہ ہے:"صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰى": ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔"صَاحِبُ الدَّارِ اَدْرٰى بِمَا فِي الدَّارِ: گھروالا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

❻...... اِذَا هَمَّ لَمْ تُرْدَعْ عَزِيْمَةُ هَمِّهٖ	وَلَمْ يَاْتِ مَا يَاْتِيْ مِنَ الْأمرِ هائِبَا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جاسکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُرْدَع: رَدَعَهُ(ف) رَدْعاً: دھمکانا، ڈانٹنا، روکنا، ردکرنا۔ الشیءَ: کوٹنا۔ عَزِيْمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ في القرآن المجيد: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (۳/۱۵۹)۔ يأت: أتٰى(ض) أتْيًا: آنا، قریب ہونا۔ عليه كَذَا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (۷۶/۱)۔ عليهِ: مکمل کرنا، ختم کرنا۔ اَلامْرُ: حکم۔ ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۱۲/۴۱)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: اَوَامِرُ. کام۔ ﴿وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ (۲/۲۱۰) چیز، حالت اورشان۔ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۳/۱۲۸) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: اُمُوْرٌ. هائبا: فا: هَابَهُ (س) هَيْبَةً: خوف کھانا، بچنا۔ هَابَ الرجُلُ فلانًا: تعظیم وتوقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جوڈرا ناکام ہوا۔

❼...... | فيا لِرزامٍ رَشَّحُوْا بِيْ مُقَدِّمًا | اِلَى الْموتِ خَوَّاضًا اليهِ الْكَتَائِبَا |

ترجمہ:

اے لوگو! بنورزام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کررہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشَّحُوا (تفعيل) رَشَّحَهُ: پرورش کرنا، نشوونما دینا۔ لِلشيءِ: تیار کرنا، اہل ولائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضی الله تعالىٰ عنه میں ہے۔ ((اَنَّهُ رَشَّحَ وَلَدَهُ لِوَلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فا، (تفعيل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ في القرآن المجيد: ﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۵۹/۱۸) خَوَّاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ الماءَ(ن) خَوْضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الامْرَ وفِيه: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ اَلْغَمَرَاتِ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اَللَّيْلَ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہوکر رات کو چلنا۔ اَلْكَتَائِبُ: مف: كَتِيْبَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔

❾...... | اِذَا هَمَّ اَلْقٰى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَهُ | ونَكَّبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جانبًا |

ترجمه:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیش نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (۳۶/۴) سمت، گوشہ، گھر کا صحن، محلّہ کا چوک۔ج: جَوَانِبُ. پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ج: جُنّاب. عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔عربی مقولہ ہے: "اِنْ جَانِبٌ اَعْيَاكَ فَالْحِقْ بِجَانِب"، یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہو گئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

❾...... | وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِيْ رَأْيِهِ غَيْرَ نَفْسِهِ | وَلَمْ يَرْضَ اِلَّا قَائِمَ السَّيْفِ صَاحِبَا |
|---|---|

ترجمه:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھی بنانے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابل تعریف تھی۔

حل لغات:

لَمْ يَسْتَشِرْ (استفعال)، اِسْتَشَارَ فلانٌ فِي كَذَا اَو فِي الْاَمْرِ: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: "اِذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهُ لَكَ": جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔رَأْيٌ: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ج: آرَاءٌ. "ولم يَسْتَشِرْ فِيْ رَأْيِهِ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "ولم يَسْتَشِرْ فِيْ امرِهِ" ہے۔ يَرْضَ: رَضِيَهُ وبه عنه وعليه (س) رِضْوَاناً: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔﴿وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: "رِضَا النّاسِ غَايَةٌ لا تُدْرَكُ": لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔"مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثَّرَ السَّاخِطِيْنَ عَلَيْهِ": جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اس نے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لئے۔

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا وَهُوَ ثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَان (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَأَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت کہا گیا: "تَأَبَّطَ شَرًّا"۔

اشعار کا پسِ منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولحیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولحیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آجاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آجاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اِس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولحیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ اس موقعہ پر اس نے یہ اشعار کہے:

❶ اِذَا لْمَرْءُ لَمْ يَحْتَلْ وقَدْ جَدَّ جِدُّهُ	اَضَاعَ وقَاسٰی اَمْرَهُ وهو مُدْبِرُ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملے کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَمْ يَحْتَلْ: (افتعال) اِحْتَالَ فُلَانٌ: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔علیہ:دھوکہ دینا۔عنہُ: پھر جانا،کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔جَدَّ: (ض)جَدًّا: بلند رتبہ ہونا۔فی القرآن المجید: وَاَنَّہُ تعَالٰی جَدُّ رَبِّنَامَا اتَّخذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدا۔ (۷۲/۳) مرتبہ وعظمت۔فِی الْحَدِیْثِ: ((تبَارَکَ اسْمُکَ وَتعَالیٰ جَدُّکَ)). بانصیب ہونا۔جَدَّ فُلانٌ جِدًّا:سنجیدہ ہونا۔فِی الْاَمْرِ: محنت وکوشش کرنا،تحقیق وجستجو کرنا۔الشيءُ جِدَّۃً: وجود میں آنا،نیا ہونا۔جَدَّ الشيءَ (ن): کاٹنا،کوشش کرنا۔بِہِ الامرُ: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے:"مَن جَدَّ وَجَدَ": جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ اَضَاعَ (اِفعال) اَضَاعَ الشيءَ: گم کرنا،ضائع کرنا،کھونا۔﴿وَأَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۳/۱۷۱) قَاسٰی (مفاعلة)، قاسٰی اَلالمَ: تکلیف اٹھانا،سختی برداشت کرنا۔مُدبِرٌ: فاء (اِفعال)، اَدْبَرَ الشيءُ: گزر جانا،مڑ جانا،پشت پھیرنا۔﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِراً وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ (۲۷/۱۰)

❷...... | ولٰکِنْ اَخُو الْحَزْمِ الَّذِیْ لَیْسَ نَازِلاً | بِهِ الْخَطْبُ اِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرٌ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلحَزْمُ: پختگی،عزم،احتیاط،دوراندیشی۔اَلخَطب: حال،حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾ (۵۱/۳۱) پریشانی،تکلیف،حادثہ،مصیبت۔ج: خُطُوبٌ.

❸...... | فَذَاکَ قَرِیْعُ الدَّهْرِ مَا عاشَ حُوَّلٌ | اِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنْخِرٌ جاشَ مَنْخِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے،جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِیْعٌ: غالب،اونٹ کا بچہ۔ج: قَرْعٰی: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا،سردار۔اَلدَّھْرُ: زمانہ دراز،دنیاوی زندگی کا پورا زمانہ،ایک ہزار سال،ایک لاکھ سال،مصیبت وآفت،ہمت وارادہ،مقصد،عادت،غلبہ۔ج: اَدْھُرٌ، دُھُورٌ. عربی مقولہ ہے:"مَا الدَّھْرُ اِلَّا ھٰکَذَا فَاصْبِرْ لَہٗ" زمانہ ایسا ہی ہے لہذا صبر کرو۔زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔عاش (ض) عَیْشًا: زندہ رہنا،زندگی گزارنا،جینا۔شیئًا:کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا،زندگی کا جزء بنانا۔سَدَّ: اَلاِنَاءَ (ن)سَدًّا

برتن بند کرنا۔ مَـنْـخِرٌ: نتھنا، ناک۔ ج: مَـنَـاخِرٌ. یہاں راستہ مراد ہے۔ جَـاشَ الـماءُ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔ نَفُسُ الجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

4 ...... | اَقُوْلُ لِلِحُيانِ وقد صَفِرَتْ لَهُم | وِطَابِیْ وَیَوْمِیْ ضَیِّقُ الْجُحْرِ مُعْوِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَـفِـرَتْ: صَـفِرَ (س) صَفَرًا: خالی ہونا۔ جیسے: صَـفِـرَ البَیـتُ مِـنَ الْـمَتَاعِ، الاناءُ من الشرابِ. بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔ وِطَابٌ: مف ،الوَطَبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔
شعر میں "صَفِرَتْ لَهُمْ وِطَابِیْ" سے مراد (الف) وِطَاب سے مراد: ظُرُوفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔ (ب) قـد خَـلٰی قَلْبِیْ مِنْ وُدِّهم کأنَّهُ یُرِیْدُ "وِطَابَ وُدِّیْ": میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔ یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج) اَشْرَفَتْ نَفْسِیْ عَلَى الْهلاکِ بِسَببِهِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (د) وِطَاب سے مراد "اَلْجِسْمُ": یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔
ضَیِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ﴾ (۱۵/ ۹۷) اَلْجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ ج: جُحُوْرٌ، اَجْحَارٌ، جِحَرَةٌ. مُعْوِرٌ: اَعْوَرَ الشیءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ مَـنْـزِلُ فُلَانٍ: کسی کے مکان میں ایسا رخنا پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔ الـفـارسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

5 ...... | هُـمَـا خُـطَّتَـا اِمَّـا اِسَـارٌ ومِـنَّـةٌ | واِمَّـا دَمٌ والْـقَتْـلُ بِـالْـحُرِّ اَجْدَرُ |
|---|---|

ترجمہ:

یہاں دوصورتیں ہیں قیداوراحسان (کرکے چھوڑدینا) یاقتل ہونااورقتل ہوناعالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُطَّتَا: اصل میں "خُطَّتَان" تھانونِ تثنیہ ضرورتِ شعری کی وجہ سے حذف کردیا گیا۔مف: خُطَّةٌ: خصلت، جہالت،مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ج: خُطَطٌ. اِسَارٌ: قید، بندش،تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: اُسُرٌ. اَسِيْرٌ: قیدی۔في القرآن المجيد:﴿ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَأَسِيْراً﴾ (۷۶/۸) مَنَّةٌ: مص،مَنَّ(ن): احسان جتانا۔عليه بِكَذَا: بھلائی کرنا،انعام کرنا.﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولاً﴾ (۳/۱۶۴) تھکانایاکمزورکرنا۔دَمٌ: خون۔﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾. (۵/۳) ہر وہ چیز جوبطورطلاء کے استعمال کی جائے۔ج : دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. اَلْقَتْلُ : مص،قَتَلَهٗ (ن): مارڈالنا۔اَجْدَرُ:اسم تفضيل ، جَدُرَ بِكَذا وَلَهٗ (ك)،جَدَارَةً: لائق اوراہل ہونا۔

لَمَوْرِدُ حَزْمٍ اِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرُ	❻...... وَاُخْرٰى اُصَادِيْ النَّفْسَ عَنْهَا وَاِنَّهَا

ترجمہ:

ایک اورصورت ہے جس سے میں پہلوتہی کررہاہوں (اس کے پرخطرہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگرمیں اسے اختیارکروں تووہ محتاط آدمی کا طریقہ ہے۔

حل لغات:

اُصَادِيْ (مفاعلة)،صاداهُ: مقابلہ کرنا،مدارات کرنا،آڑے آنا،دل جوئی کرنا۔یہاں پر"اُدَافِعُ" (پہلوتہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مَوْرِدٌ:وُرُوْداً: قریب آنا، پہنچنا،حاضرہونا۔في القرآن المجيد: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (۲۸/۲۳) فَعَلْتُ:فَعَلَ الشَّيْءَ (ف)فَعْلًا: کرنا، بنانا۔﴿قَالَ فَعَلْتُهَا إِذاً وَأَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ﴾. (۲۶/۲۰) مص (ض،ن) واپس کردینا،واپس ہونا،متوجہ ہونا،ظاہرہونا،حاصل ہونا،واقع ہونا،نتیجہ نکلنا۔

بِهٖ جُوْجُؤٌ عَبْلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرُ	❼...... فَرَشْتُ لَهَا صَدْرِيْ فَزَلَّ عَنِ الصَّفَا

ترجمہ:

تو (میں نے دوسری صورت کواختیارکرتے ہوئے) اپنے سینے کو بچھادیا تو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑا سینہ اورمضبوط پتلی کمرتھی۔

حل لغات:

فَـرَشْـتُ فِـراشـاً (ن، ض): بچھانا، کشادہ کرنا، پھیلانا، ارادہ کرنا، تیار کرنا۔ زلّ: زلالاً (س)، ہلکے سرین والا ہونا۔ (ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔ عربی مقولہ ہے: اِذَازَلَّ الْعَـالِمُ زَلَّ بَزَلَّتِهٖ عالَمٌ. جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔ الصفا: پتھر۔ ج: صفاة۔ جؤجؤ: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ ج: جَـآجِـی. عَبْلٌ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ ج: عِبـالٌ. مَتْنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر و مؤنث)، دوستونوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتُوْنٌ و مِتـانٌ. مُـخَصَّرٌ: باریک کمر والا۔ کہا جاتا ہے: مُـخَصَّرُ الْقَدَمَین. وہ ایسا شخص ہے جس کا تلوا زمین سے نہیں لگتا۔

8 ...... | فَخَالَطَ سَهْلَ الْاَرْضِ لَمْ يَكْدَحِ الصَّفا | بِهٖ كَدْ حَةً وَالْمَوْتُ خَزْيَانُ يَنْظُرُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو سینہ نرم و ہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل و رسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خـالـط (مفـاعلة)، خـالطۃ: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ و رسم رکھنا، ربط وضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔ الداءُ: بیماری لاحق ہونا۔ سَهْلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور مسطح زمین۔ ج: سُهُولٌ. لَـمْ يَكْدَحْ: كَدَحَ فى العملِ (ف) كَدْحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔ وَجهَ فلانٍ: کسی کا منہ نوچنا، خراش لگانا، بدنما داغ لگانا۔ خَـزْيـانُ: صیغہ صفت، مؤنث۔ خَـزْيـاءُ. ج: خَـزَايـا. خَزِیَ (ف) خَـزَىً: گرفتارِ مصیبت ہونا، ذلیل و خوار ہونا، ہلاک ہونا۔ فـلانًـا و مِـنـهُ: شرم کرنا۔ هـو خَـزْيـانُ. فـی الـحـديث: غَيْرَ خَزَايَاوَلَا نَدَامیٰ. يـنـظر: نَظَرَ اِلَى الشَّیْءِ (ن) نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فی الامرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔ الشیءَ: انتظار کرنا۔ بَيْنَ الناسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ لِلْقومِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مدد کرنا۔ مدد دینا۔ فلانًا: متوجہ ہونا۔ فُلانًاالشیءَ: مہلت دینا۔

9 ...... | فَاُبْتُ اِلٰى فَهْمٍ وَلَمْ اَكُ آئِبًا | وَكَمْ مِّثْلُهَا فَارَقْتُهَا وَهِىَ تَصْفِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ سیٹیاں بجا رہی تھیں۔

حل لغات :

اُبُتُ: آبَ اليه(ن) اَوْباً: لوٹنا.منَ السَفرِ: سفر سے واپس ہونا۔الماءَ:رات کے وقت پانی پر اترنا۔اُبُتُ بَنِی فُلاَنٍ: میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔اِلَی اللّٰہِ: توبہ کرنا،اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا۔فَارَقْتُ:(مفاعلة) فارقهٗ: علیحدگی وجدائی اختیار کرنا۔ تَصْفِرُ.صَفَرَ(ض) صَفِیْرًا: ہونٹوں سے سیٹی بجانا،ہونٹوں سے باریک آواز نکالنا۔صَفَرَ بِہٖ:سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ اَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ (الكامل)

شاعر کانام:

ابوکبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں،زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔"شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے"أدرک الإسلام وأسلم"اور بیروت کے نسخے میں ہے:"قیل ھو مخضرم أدرک الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شرا کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شرّاً کی تاریخ وفات۸۰ق۔ھ/۵۴۰ء ہے۔

اشعار کاپس منظر:

ابوکبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابوکبیر کو اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابوکبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہوگئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہوگیا،تو ابوکبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ محسوس ہورہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا،اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کردو، پھر ایک دن ابوکبیر نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔دونوں زادراہ لئے بغیر چل پڑے،ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابوکبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام ہوئی تو ابوکبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا،جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابوکبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے،تم اس آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔لڑکے نے کہا:"وَیحک" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت ہے!اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ،تو"تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب کے دو چور آگ تاپ رہے ہیں (جو رات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا جبکہ دور والا انہیں بآسانی دیکھ سکتا ہے)"تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا،اب وہ اس کی طرف لپکے، جو"تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کردیا پھر آگ کے پاس آیا

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا'' کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے'' ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: ''ویحک'' مجھے قصہ تو بتا!'' تابط شرا'' نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہوگئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی چستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آکر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آکر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آکر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

❶ وَلَقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمِغْشَمٍ	جَلْدٍ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرِ مُثَقَّلِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نوجوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نوجوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر ممدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

اَلظَّلَامُ: تاریکی، اندھیرا۔ مِغْشَمٌ: دلیراور اپنی بات پر اٹل، بڑا ظالم، خودسر۔ جَلْدٌ: صفت، ج: اَجْلَادٌ وجِلَادٌ. جَلُدَ (ک) جَلَادَةً، مضبوط وقوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ اَلْفِتْيَانُ مف: اَلْفَتٰی: نوجوان، سخی، بہادر، خادم۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (٢١/٦٠) مُثَقَّلٌ: مفع (تفعیل) زیرِ بار، لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کاہل، اونگھتا ہوا۔ ثَقَّلَهُ: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیرِ بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھ تلے دبا دینا۔

❷ ...... | مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهٖ وَهُنَّ عَوَاقِدٌ | حُبُكَ النِّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهَبَّلِ |

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمر بند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اسی لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے ازخود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْاَةُ: حاملہ ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً﴾ (٣١/١٤) عَوَاقِدُ: مف، العاقِدَةُ: گرہ لگانے والی، جادوگرنی۔ عَقَدَ الْحَبْلَ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبُكٌ: مف: الحُبُكَةُ. کمر بند، پٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پاجامے کا نیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ النِّطَاقُ: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا، پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، علاقہ، سطح۔ شَبَّ: الغُلامُ (ض) شَبَابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهَبَّلٌ: مفع (تفعیل)، "هَبَّلَ اللَّحْمُ فلانًا": کسی پر خوب گوشت چڑھنا، لحیم شحیم ہونا۔

❶ ...... | وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ | وفَسَادِ مُرْضِعَةٍ ودَاءِ مُغْيِلِ |

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔دوسری یہ کہ وہ فسادِ مُرضِعَۃ سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مُرضِعَۃ سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔تیسری یہ کہ حَامِلَۃ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا،عرب کا خیال تھا کہ حَامِلَۃ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہو سکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبَرَّءٌ: مفع (تفعیل)، بَرَّءَہٗ مِنْ کَذَا: بری کرنا، بے قصور و بے گناہ ٹھہرانا،سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔فی القرآن المجید:﴿کَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا﴾ (۲/۱۶۷) غُبَّرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ،تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون،حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے،ج:غبرات. حَیْضَۃٌ:الحِیضَۃُ:حیض کا چیتھڑا،حیض کا خون۔حِیَضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ،خرابی،تعفن،کرپشن،ابتری،قحط وخشک سالی۔﴿ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ . (۳۰/۴۱)"مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُہٗ کَانَ کَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ": جس کے اہل وعیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اُچھو لگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں،کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے،لیکن جب پانی ہی سے اچھو لگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مُرضِعَۃٌ:فا، اَرْضَعَتِ الاُمُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا،الوَلَدَ:دودھ پلانا۔ھِیَ مُرْضِعٌ وَمُرْضِعَۃٌ. ج:مَرَاضِعُ.﴿وَحَرَّمْنَا عَلَیْہِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ﴾(۱۲/۸۲) مُغْیِلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

4	حَمَلَتْ بِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ مَزْؤُوْدَۃ	کَرْھًا وعَقْدُ نِطَاقِھَا لَمْ یُحْلَلِ

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراؤنی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَزْؤُوْدَۃٌ:مفع، زَادَہٗ (ف)، زَأْدًا: ڈرانا،گھبرانا۔لَیْلَۃٌ مَزْؤُوْدَۃٌ: ڈراؤنی رات، کُرْہٌ،و کَرْہٌ:مص، جبرا

مجبورًا، بادلِ ناخواستہ، انکار، جبریہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضمّ وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

5...... | فَاَتَتْ بِہٖ حُوْشَ الْفُؤَادِ مُبَطَّنًا | سُهُدًا اِذا ما نَامَ لَيْلُ الْهَوْجَلِ |

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنا تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ سست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں "نام" کی اسناد " لیل" کی طرف ہے جو اس کا غیر ماوضع لہ ہے؛ لٰہذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقتِ عقلیہ کی تعریف :

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفضیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف :

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ مبنی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حُوْشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، مظبوط دل کا آدمی۔ اَلْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فی القرآن المجید: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولًا﴾. (۱۷/۳٦) ج: اَفْئِدَةٌ. مُبَطَّنٌ: پتلے اور چپکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ سُهُدٌ: بہت جاگنے والا، بہت کم سونے والا۔ "فُلَانٌ سُهُدٌ" . چوکنا اور محتاط آدمی۔ اَلْهَوْجَلُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، سست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا لنگر، ماہر رہبر، سست رفتاری۔

6...... | فَاِذَا نَبَذْتَ لَهُ الْحَصَاةَ رَأَيْتَهُ | يَنْزُوْ لِوَقْعَتِهَا طُمُوْرَ الْاَخْيَلِ |

ترجمہ:

جب تو اس کی طرف کنکری پھینکے تو اسے دیکھے گا کنکری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتَ: نَبَذَ الشَّيءَ (ض) نَبْذًا: ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِي﴾ (۹۶/۲۰) اَلْحَصَاةُ: پتھری، سنگریزہ، کنکری، پتھریاں۔ ج: حَصَيَاتٌ، حُصِيٌّ. يَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: کودنا، اچھلنا۔ علیہ: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ بہ الشَّرُّ: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُوْرٌ مص، طمر (ض) طُمُوْرًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ اَلْاَخْيَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، سبز رنگ کا ایک پرندہ جس کے بازوؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑباز، متکبر۔

❼ ...... | وَاِذَا يَهُبُّ مِنَ الْمَنَامِ رَأَيْتَهُ | كَرُتُوْبِ كَعْبِ السَّاقِ لَيْسَ بِزُمَّلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تُو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھے گا نہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیلا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن ممدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَهُبُّ: هَبَّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هُبُوْبًا. کسی کا نیند سے جاگنا۔ الْمَنَامُ: نیند، خواب۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى﴾ (۱۰۲/۳۷) سونے کی جگہ۔ ج: مَنَامَات. رُتُوْبٌ: مص، رتب الشيءُ (ن) رُتُوْبًا: چیز کا اپنی جگہ بلاحرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، دشوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ كَعْبٌ: ٹخنہ، پنڈلی اور سر کا جوڑ، ہر دو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا گنے کے دو پوروں کے درمیان کی گرہ۔ السَّاقُ: پنڈلی، ٹانگ (مؤنث) درخت وغیرہ کا تنا جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوْقٌ، سِقَاقٌ، اَسْوُقٌ، ﴿فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ﴾ زُمَّلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

❽ ...... | مَا اِنْ يَمَسُّ الْاَرْضَ اِلَّا مَنْكِبٌ | مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَيَّ الْمِحْمَلِ |
|---|---|

ترجمہ:

(بحالتِ نیند) زمین سے محض اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلوار کے پرتلے کی طرح

زمین سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چت لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہوجاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

یَمَسُّ: مَسَّ الشیءَ (ن،س) مَسًّا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (۵۶۔۷۹) مَنْكِبٌ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردارِ قوم۔ ج: مَنَاكِبُ. ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (۶۷/۱۵) طَيّاً: مص، طوَى الشَّیءَ (ض) طَيًّا: موڑنا، طے کرنا، لپیٹنا۔ ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (۲۱/۱۰۴) اَلْمِحْمَلُ: تلوار کا پرتلہ۔ ج: مَحَامِلُ.

❺ وَإِذَا رَمَيْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَيْتَهُ	يَهْوِي مَخَارِمَهَا هُوِيَّ الْأَجْدَلِ

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَيْتَ: رَمَى الشیءُ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشیءَ رَمْيًا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ﴾ (۸/۱۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَمِيَّةٍ مِنْ غَيْرِ رَامٍ": کبھی تیراندازی کا کام وہ بھی کرلیتا ہے جو تیراندازی نہیں جانتا۔ اَلْفِجَاجُ: مف، الفَجُّ: طویل کشادہ راستہ۔

يَهْوِیْ:هَوَی الشَّیءُ (ض) هُوِيًّا: اوپر سے نیچے آنا۔﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَی﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوٰی: میلان، محبت۔''اِنَّ الْهَوٰی مِنَ النَّوٰی''.محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔خواہش نفس،خواہشمند طبیعت۔﴿فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى﴾(۲۶/۳۸) محبوب و پسندیدہ شے۔ج:اَهْوَاءٌ.

فائده:

هَوٰی کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے،اسی لئے کہتے ہیں: ''فلان من اهل الاهواء''.مَخَارِمُ:مف، مَخْرِمٌ: پہاڑ یا ریت میں راستہ۔مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔اَلْاَجْدَلُ: شکرہ۔ج:اَجَادِلُ.

⓾......	وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰی اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ	بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمه:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بدنما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن و تاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتَ:نظر الی الشیءِ (ن)نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا،غور سے دیکھنا۔فیہ: غور و فکر کرنا۔عربی مقولہ ہے:''مَنْ نَظَرَ فِی الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ'' جوانجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔اَسِرَّةٌ:مف، سِرَارٌ: ہتھیلی کے اندر کی لکیریں۔پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔وَجْهٌ:سردار قوم،شریف و معزز آدمی۔ج:وُجُوْهٌ. چہرہ، صورت،مظہر،ہر شے کا سامنے والا حصہ،نفس شے،ذات۔فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ﴾ (۲۸/۸۸) دل۔فی الحدیث:((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُم او لَيُخالِفَنَّ اللهُ بين وُجُو هِكم)) زمانہ کا ابتدائی حصہ،دن کا اول حصہ،صبح کی نماز،ستارے کا دکھائی دینے والا جز،کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ،کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم،گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے،تھوڑا پانی،مرتبہ،قصد،سمت،گوشہ،پہلو، جانب،طرف،راستہ،ڈگر،صحت،کلام کا مقصود بالذات مفہوم و مطلب،صفت،سبب،بنیاد،مد،سارنگی کی نے کا کنارہ والا جز،سطح۔ بَرَقَتْ:برق (ن) بَرْقاً :بجلی کا چمکنا،جھلملانا،چمکنا۔﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ .(۲۴/۴۶) پہاڑ،چہرے کا ایک حصہ،رخسار،گردن کا

سطح، پیش آمدہ مصیبت، درپیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عوارِض. اَلْمُتَهَلِّلُ: تَهَلَّلَ السَّحابُ: بادل کا چمکنا۔

⓫ ...... | صَعْبُ الْكَرِيهَةِ لايُرَامُ جنابُهُ | مَاضِي الْعَزِيمَةِ كَالْحُسامِ الْمِقْصَلِ |
|---|---|

ترجمہ:
وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے صحن کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا۔

مطلب:
کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:
صَعب: دشوار، سخت، مشکل، خود دار آدمی، دشوار گذار۔ اَلْكَرِيهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھمسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُرَام: رامهُ(ن) رَوْماً. قصد کرنا، چاہنا۔ جَنَابٌ. محلّہ، گھر کا صحن، حفاظت، گوشہ، لقب تعظیمی۔ مَاضِي. گذشتہ زمانہ، وہ فعل جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواضٍ. اَلْعَزِيمَةُ: پختہ ارادہ، حو. صلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حسام السيف: تلوار کی دھار۔ المقصل: تیز تلوار، تیز طرار زبان۔

⓬ ...... | يَحْمِي الصِّحابَ اذا تكُونُ عَظِيمَةٌ | واذا هُمْ نَزَلُوا فَمَأْوَى الْعُيَّلِ |
|---|---|

ترجمہ:
جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان بنیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:
وہ دوست واحباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

یَحْمِیْ: حمی الشیءُ فلانًا (ض) حَمْیاً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَامٍ لِاَنْفِہٖ وَھُوَ جَادِعُہٗ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِیْمَۃٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نُزُوْلاً: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ﴾ (۱۷/۱۰۵) عن الامر و الحق: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیه: قیام کرنا۔ علی القوم: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "اِذَا نَزَلَ بِکَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوٰی: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مآوٍ. ﴿قَالَ سَآوِیْ إِلٰی جَبَلٍ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ﴾ (۱۱/۴۳) الْعُیَّلُ: مف. عَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَأَبَّطَ شَرًّا (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ اونٹ تحفے میں پیش کئے، تو شاعر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

❶ انی لمُھْدٍ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَاصِدٌ بِہٖ	لِابْنِ عَمِّ الصِّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِکِ

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرتا ہوں اپنے چچا کے سچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُھْدٍ: فا، (افعال) اھدی الھَدِیَّۃَ الیٰ فلانًا ولہٗ: اعزازاً کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، مدح، شکریہ۔ ج: اَثْنِیَۃٌ. اَلصِّدْقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں فی القرآن المجید: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّیْ مِن لَّدُنکَ سُلْطَاناً نَّصِیْراً﴾ (۱۷/۸۰) عربی مقولہ ہے: "الصِّدقُ یُنبِیءُ عنک لا الوعیدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

❷ اَھُزُّ بِہٖ فِیْ نَدْوَۃِ الْحَیِّ عِطْفَہٗ	کَمَا ھَزَّ عِطْفِیْ بِالْھِجَانِ الْاَوَارِکِ

ترجمہ:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کرکے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تحفہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

اَھُزُّ: ھَزَّالشَّیْءَ (ن) ھَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَھُزِّیْ إِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْکِ رُطَباً جَنِیّا﴾ (۱۹/۲۵) ھَزَّالرجلُ (ض) ھِزَّةً: نشاط وفرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اھتز: ہلنا، جھومنا۔﴿فَلَمَّا رَآھَا تَھْتَزُّ کَأَنَّھَا جَانٌ وَلَّی مُدْبِراً وَلَمْ یُعَقِّبْ یَا مُوسَی أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّکَ مِنَ الْآمِنِیْنَ﴾ (۲۸/۳۱) ندوۃ: اسم مرہ، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دَارُالنَّدْوَةِ: زمانہ جاہلیت میں "مکہ مکرمہ" میں قریش کا دارالمشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے خرید کر دَارُ الْإِمَارَةِ (گورنر ہاؤس) بنادیا۔ اَلْحَیُّ: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلّہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: اَحْیَاءٌ. عِطْفٌ: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کولہے تک کا حصہ۔﴿ثَانِیَ عِطْفِهِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (۲۲/۹) الھجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلی نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مؤنث اور مفرد وجمع کے لئے۔ الأوارک: مف، الأَراک: پیلو کا درخت۔ أرک: (ن،ض) أُرُوْکًا، الجملُ: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

❸ ...... | قَلِیْلُ التَّشَکِّیْ لِلْمُھِمِّ یُصِیْبُهُ | کَثِیْرُ الْھَوٰی شَتَّی النَّوٰی وَالْمَسَالِکِ |
|---|---|

ترجمہ:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا فقط ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

حل لغات:

قَلِيْلٌ: تھوڑا۔فی القرآن المجید: ﴿وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ﴾ (۴۱/۲) کمیاب، دبلے جسم کا آدمی، معمولی۔شعر میں 'عدم' کے معنی میں ہے۔ج: اَقِلاء و قُلُلٌ. اَلتَّشَکِّیْ: مص، (تفعل) تَشَکّی و اِشْتَکی: بیمار ہونا۔الیہ: شکایت کرنا۔﴿وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ﴾ (۱/۵۸) اَلْمُهِمُّ: سخت وتشویش ناک معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم وضروری کام، غور وفکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ج: مَهَامٌّ. يُصِيْبُ: اَصَابَ: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول وفعل میں صحیح وٹھیک ہونا۔الشیءَ: پالینا۔الخَطْبُ فلانا: کسی پر مصیبت آنا، الرجل: لاحق ہونا۔﴿قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلاَّ مَا كَتَبَ اللّهُ لَنَا﴾ (۴۱/۹) کَثِيْرٌ: بہت، وافر، زیادہ۔﴿یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا﴾ (۲۶/۲) اَلْهَوٰی: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر وشر دونوں میں، خواہش نفس۔ ﴿مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۴۳/۲۵) ﴿فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبیعت، محبوب وپسندیدہ چیز۔ ﴿وَلاَ تَتَّبِعُواْ أَهْوَاء قَوْمٍ﴾. (۷۷/۵) شَتّٰی: مف، اَلشَّتِيْتُ: منتشر ومتفرق، مختلف، بکھرا ہوا۔﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى﴾ (۴/۹۲) اَلنَّوٰی: مصدر مبنی للمفعول، نَوَی الامرَ (ض) نَوًی: ارادہ کرنا، نیت کرنا، فی الحدیث: ((انما الاعمال با لنیات)) اَلنَّوٰی: دوری، سفر، پردیس، منزلِ سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے قریب ہو یا دور، گھر، گٹھلیاں۔ اَلْمَسَالِکُ: مف: مَسْلَکٌ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی کا راستہ۔ سلک (ن) المکانَ و بہ وفیہ: داخل ہونا اور پار ہونا، الشیءَ وفی الشیءِ وبہ: ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ (۴۲/۷۴)

❹...... يَظَلُّ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِيْ بِغَيْرِهَا | جَحِيْشًا وَيَعْرَوْرِيْ ظُهُوْرَ الْمَهَالِكِ

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پرعزم ہے اور ہلاکتوں کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں ، نظر کوہ و بیاباں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس وخاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاةٌ: وسیع بیابان یا لق ودق صحراء، جنگل۔ج: مَوَامِيُ. یمسی: امسی القومُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔اصبح کی ضد ہے۔فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾

(۳۰/۱۷) جحيشا: رجل جحيش: مستقل رائے والا مرد۔ يعرورى: (افعيعال)، اِعْرَوْرَى الفَرَسَ: ننگی پیٹھ پرسوار ہونا: الـرَّجُلُ: تنہا سفر کرنا۔ ظُهُوْرٌ: مف: الَظَّهْر: پیٹھ، اوپر کا بیرونی حصہ۔ اَلْمَهَالِكُ: مف: اَلْمَهْلِكَةُ: لام پر تینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

5 ...... | وَيَسْبِقُ وَفْدَ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ يَنْتَحِيْ | بِمُنْخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمُتَدَارِكِ |

ترجمه:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصا شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرانے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

يسبق: سبق الى كذا (ض) سَبْقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔ على قومه: کرم وسخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔ على كذا: غالب ہونا۔ سابق الى الشيء: کسی شیء کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔ في القرآن المجيد: ﴿سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الى الشيء: کسی شیء کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ ﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۱۲/۲۵) عربی مقولہ ہے: ''سَبَقَ سَيْلُهُ مَطَرَهُ''. اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آ گیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہو گیا۔ وَفْدٌ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ ج: وُفُود. الريح: ہوا، ج: اَرْيَاح: بُو، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ ينتحى انتحاءً الشيءَ: قصد وارادہ کرنا، لہٗ: کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔ منخرق: فا(انفعال)، تیز رفتار۔ انخرق الشيءُ: پھٹنا۔ اَلْمُتَدَارِكُ: (تفاعل)، تَدَارَكَ القومُ: ایک کا دوسرے سے آملنا۔

6 ...... | اِذَا حَاصَ عَيْنَيْهِ كَرَى النَّوْمِ لم يَزَلْ | لَهُ كَالِئٌ مِنْ قَلْبِ شَيْحَانَ فَاتِكِ |

ترجمه:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فورا بیدار

ہو جاتا ہے۔اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

حَـاصَ : الثوبَ(ن) حَوْصًا: سلائی کرنا،دور دور ٹانکے لگانا۔ کَریٰ: نیند،اونگھ۔ج:اکراء. یزل: زال(ن) زوالاً: جاتا رہنا،پھر جانا،الگ ہونا،ہلاک ہونا، سست پڑنا،ناپید ہونا،ختم ہونا۔فـی الـقـرآن الـمجید:﴿ أَوَلَمْ تَكُونُوٓاْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ﴾ (۴۴/۱۴) کالیء:فا، کلأ اللهُ فلانا(ف) کَلأً : حفاظت کرنا۔ ﴿قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ﴾ (۴۲/۲۱) الشِّیحان: لمبا،غیرت مند،ہوشیار، شاح علی حـاجتـه (ض)، شَیْحًـا: چوکنا رہنا،چوکس ہونا،کوشش کرنا،ڈرنا۔فَـاتِکٌ: دلیر، بہادر،بے دھڑک،مہلک. ج: فُتّاکٌ.

7 ...... | وَيَـجْـعَـلُ عَيْـنَيْـهِ رَبِيْـئَةَ قَلْبِـهٖ | اِلٰى سَلَّةٍ مِنْ حَدِّ اَخْلَقَ صَائِكِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف ۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کو تشبیہ دی ہے مقدمة الجیش سے،جس طرح مقدمۃالجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کو خطرے سے آگاہ کر دیتی ہیں اور خون آلود تلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔اس شعر میں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رَبِیْئَۃٌ: فوج کا دیدبان،ہراول دستہ۔ج:رَبـایَـا. سَلَّۃٌ:اسم مرہ،ایک بار تلوار سونتنا،ایک جنبش،تلوار کی برآمدگی، حرکت،چوری،گھوڑے کی ایک دوڑ،ٹوکری،کنڈی۔ج:سِلالٌ. حَدٌّ:سرحد،کسی چیز کی حدود،چار دیواری،انتہاء،آخری حصہ،کنارہ،دھار،تیزی،جوش،غضبی کیفیت،غصہ،تعریف،مجرم کیلئے شرعًا واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ج: حُـدُوْدٌ دو چیزوں کے درمیان کی نوک،چیز کی انتہا۔فـی الـقـرآن المجید ﴿وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ (۱/۶۵) الحد من السیف: تلوار کی دھار۔اخلق:خَلِقَ الشیءُ (س) خَلَقًا: چکنا و ملائم ہونا،نرم ہونا۔ الثوبُ: پرانا ہونا۔یہاں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، ہموار رہنا۔صَـائِکٌ:صـاک بـهٖ الـمسکُ ونحوُهٗ (ن)صَوْکًا: مشک کا چپکنا،لگنا۔صئِکَ الدمُ (ض)صَأْکًا:خون کا خشک ہونا،بہٖ: چپکنا۔

8...... | اذا هزه فی عَظْمِ قِرْنٍ تهللت | نواجذ افواه المنايا الضواحک |
|---|---|

ترجمہ:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلوار کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کاری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے قہقہے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سر اڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعثِ خوف وخطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ﴾ (۳۶/۷۸) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قَــــرْنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا چھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (جس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں) صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سو سال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فی الحدیث: ((خیر القرون قرنی)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُوْنٌ. تَهَلَّلَتْ: (تفعل)، تهلل الوجهُ: چہرے کا چمکنا۔ نواجذ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عضوا عليه بالنواجذ". المنايا: مف: اَلْمَنِيَّةُ: موت. "المنية لا اَلدَّنِيَّةُ": یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ اَلضَّوَاحِکُ: مف: ضَاحِكَةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اگلے دانت کے قریب والی داڑھ۔ ﴿ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ﴾. (۸/۳۹)

9...... | يَرَى الْوَحْشَةَ الْاُنْسَ الْاَنِيْسَ وَيَهْتَدِیْ | بِحَيْثُ اهْتَدَتْ اُمُّ النُّجُوْمِ الشَّوَابِکِ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

اَلْـوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبیعت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قساوت قلبی۔ اَلْاُنْسُ: اُنسیت۔ انس به و اليه(س) اُنْسًا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔ يهتدى: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ ام: ماں۔ في القرآن المجيد. ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَأْسِيْ﴾ (۲۰/۹۴) دادی، جڑ، اصل۔ ج: اُمَّاتٌ و اُمَّهَاتٌ. ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ﴾ (۴/۲۳) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔ الشوابك: مف: شَابِك: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقا ل قطری بن الفجاء ة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/ ۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سرداران خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔ قطری: اس میں ''ی'' نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام ''فجاءۃ'' اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آ گئے تو لوگوں نے کہا'' فُجاءَ ة ''(اچانک) تو ان کا نام ہی'' فُجاءَ ة '' پڑ گیا۔

❶...... اَقُوْلُ لها وقد طَارَتْ شَعَاعًا	مِنَ الْاَبْطَالِ وَيْحَكِ لا تُرَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائرُ و نحوُهُ (ض) طَيْرًا: اپنے پروں کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔ طارت نفسُهُ شعاعاً: بے چین و پریشان ہونا۔ شَعَاعًا: شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔ کہتے ہیں: دمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهُ او قَلْبُهُ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔ الابطال: مف: اَلْبَطَلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میر افسانہ، شہ سوار، ممتاز کھلاڑی۔ وَيْحٌ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویل کے معنی بھی دیتا ہے۔

وَيُحکَ: تجھ پر ہلاکت ہو۔وَیُحٌ لہٗ وویُحًا لہٗ:اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے،وہ بہت خوب ہے،اس کا ناس ہو،اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُرَاعِی : راع منہ(ن) رَوُعًا:کسی سے ڈرنا۔راعۃُ الامرُ: ڈرانا۔گھبرا دینا،تعجب میں ڈال دینا۔

❷...... فَاِنَّکِ لو سَالْتِ بَقَاءَ یَوُمٍ	علَی الْاَ جلِ الَّذِیْ لَکِ لم تُطَاعِی

ترجمہ:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبحِ دوامِ زندگی

حل لغات:

بَقَاءٌ: وجود،بقاء۔اَلْاَجلُ: مدت،وقت،موت۔فی القرآن المجید:﴿ وَلَن یُؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفساً إِذَا جاءَ أَجَلُهَا﴾ (۶۳/۱۱) ج:آجالٌ. تُطَاعِی:طاع فلانٌ(ن) طَوُعًا : تابعدار ہونا،فرماں بردار ہونا،اشارے پر چلنا۔

❸...... فَصَبُرًا فی مَجَالِ الْمَوُتِ صَبُرًا	فَمَا نَیُلُ الْخُلُوُدِ بِمُسْتَطَاعِ

ترجمہ:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔

کلبہءِ افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں،شہر میں،گلشن میں،ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبُرٌ:قوت برداشت،تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری،تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت،محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی،قید،کہتے ہیں:''قَتَلَہٗ صَبُرًا'': اسے قید کرکے مار دیا،یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مر گیا۔شَھُرُ الصَّبِرِ: ماہ رمضان۔یَمِیُنُ الصَّبُرِ: لازمی یا جبری قسم۔مذکورہ معانی بفتح ا لصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات وسکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ،میدانِ کار، گنجائش،دائرہ عمل،سرگرمی کا مرکز،موقعہ۔ج:مَجَالات.نَیُلٌ:حاصل ہونے والی چیز،حصول۔''اَصابَ من عدوِّہٖ نیلًا'':اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔نال الشیءَ (س) نَیُلاً : پانا،حاصل کرنا۔﴿لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّی

تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (۳/۹۲) مِنْ عَدُوِّهِ وِتْرَهٗ: دشمن سے انتقام لینا۔﴿وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۹/۱۲۰) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔﴿لَن يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا﴾ (۲۲/۳۷) اَلْخُلُوْدُ: دوام، ہمیشگی۔﴿ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (۵۰/۳۴) مُسْتَطَاعٌ. مفع، (استفعال)، استطاع الامرَ: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

4 ...... وَلَا ثَوْبُ الْبَقَاءِ بِثَوْبِ عِزٍّ | فَيُطْوٰی عَنْ اَخِی الْخَنَعِ الْيَرَاعِ

ترجمہ:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب :

گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہِ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبٌ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔ عِزٌّ: عزت وآبرو، طاقت وغلبہ، شدت، سخت بارش۔ الْخَنَعُ: ذلت۔ الْيَرَاعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنیٰ مراد ہوسکتے ہیں۔ جھاڑی، شترمرغ، نرسل کا قلم۔

5 ...... سَبِيلُ الْمَوْتِ غَايَةُ كُلِّ حَيٍّ | فَدَاعِيهِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ دَاعِ

ترجمہ:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہٰذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔

ملے خاک میں اہلِ شان کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حل لغات:

غَايَةٌ: انتہا، مدت، جھنڈا، مقصود وفائدہ، نتیجہ۔ ج: غَايَات.

❻...... وَمَنْ لَّا يُعْتَبَطْ يَسْأَمْ وَ يَهْرَمْ	وَتُسْلِمْهُ الْمَنُوْنُ اِلَى انْقِطَاعِ

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جواہر شجاعت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مر جائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل ورسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُعْتَبَطْ: (افتعال)، اِعْتَبَطَ الموتُ: بحالت صحت وجوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمْ: سَئِمَ الشيءَ و منه (س) سَأَمًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمْ: هرم الرجلُ (س) هَرَماً: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، کمزور وبوڑھا ہونا۔ تُسْلِم: (افعال)، اسلم الشيءَ اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فلانًا: بے یار ومددگار چھوڑنا۔ في الحديث: ((المُسلم اخو المسلم لا يُسْلِمُه ولا يَظْلِمه)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار ومددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ المَنُونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ في القرآن المجيد: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۵۲/۳۰) موت۔ (یہ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی ہوتا ہے) قسمت۔ اِنْقِطَاعٌ: (انفعال)، انقطع الشيءُ: کٹنا، وقت گذر جانا، ختم ہو جانا۔ قطع الشيءَ (ف)، قَطْعًا: کاٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ﴾ (۲/۲۷)

❼...... وَمَا لِلْمَرْءِ خَيْرٌ فِى حَيَاةٍ	اذا ما عُدَّ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ ناکارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہ ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال ودولت، بہت اورعمدہ مال۔في القرآن المجيد: ﴿إِن تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِيْنَ﴾ (۲/۱۸۰) صاحبِ خیر، فیض رساں، باعث برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِيَارٌ و أَخْيَارٌ وخُيُوْرٌ. اَلْاَخْيارُ وخَيارُ الناسِ: نیک اورمنتخب لوگ۔حَيَاةٌ: زندگی، نشوونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات ونباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات اورنشو ونما کی خصوصیات، جیسے: تَغْذِیَہ، نشوونمااور تَنَاسُلْ وغیرہ جوانسان اورحیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں نہیں۔﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِب﴾ (۲۹/۶۴) عُدَّ: عَدَّالدَّراهِمَ (ن) عَدًّا: گننا، شمار کرنا، شمار میں لانا، فلاناًصادِقًا: کسی کوسچا سمجھنا۔سَقَطٌ: ہرگری ہوئی چیز، ردی اورخراب چیز۔اَلْمَتاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر قابل استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی چیزیں، کل پرزے، لہوولعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: اَمْتِعَةٌ.

وقال بعض بني قيس بن ثعلبة (البسيط)

شاعر کانام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامۃ بن جزء نہشلی کے ہیں۔(شرح مرزوقی، ج۱، ص۷۵)اور بیروت کے نسخے (ص۲۰) اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامۃ بن حزن نہشلی ہے۔

❶ ...... إِنَّا مُحَيُّوكِ يا سَلْمٰى فَحَيِّيْنَا	وَإِنْ سَقَيْتِ كِرامَ الناسِ فَا سْقِيْنَا

ترجمہ:

اے سلمی! ہم تجھے سلام کررہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کراوراگرتو معززلوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔

اے ساقی اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے
دو گھونٹ ہمیں بھی پلا دے جینے کیلئے

حل لغات:

مُحَيُّوْ: فاء(تفعیل)، "حَيَّاكَ اللّٰہ": یعنی اللہ تعالی تمہاری عمر دراز کرے۔سلام کرنا۔في القرآن المجيد: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۴/۸۶) سَقَيْتِ: سقى فلانًا (ض)، سَقْيًا: پانی پلانا۔الحيوانَ: پانی سے سیراب کرنا۔﴿قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاء﴾ (۲۸/۲۳)

❷ ...... وإِنْ دَعَوْتِ إِلٰى جُلّٰى ومَكْرُمَةٍ	يَوْ مًا سَراةَ كِرامِ الناسِ فَادْعِيْنَا

ترجمہ:

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جودوسخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔

مانا کہ غم کے بعد مسرت ضرور ہے
لیکن جیئے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلّٰی: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امر عظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلَلٌ.
مَکْرُمَةٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندی ءِ کردار۔ ج: مَکَارِمُ فی الحدیث ((بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)). سَراۃٌ: ہر شے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ سَرَوَاتُ القومِ. سرداران قوم، معززین قوم، شرفاء قوم۔

3 ...... إِنَّا بَنِي نَهْشَلٍ لَا نَدَّعِي لِأَبٍ | عَنْهُ وَلَا هُوَ بِالْأَبْنَاءِ يَشْرِينَا

ترجمہ:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا خاندان گھٹیا نہیں بلکہ اعلی وعمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق وفائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَشْرِي: شَرَى الشيءَ: بیچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً ﴾ (۲/۴۱) خریدنا۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ ﴾ (۹/۱۱۱)

4...... ان تُبْتَدَرُ غَايَةٌ يَوْ مًا لِمَكْرُمَةٍ | تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّيْنَا

ترجمہ:

اگر کسی دن مقام ومرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جودوسخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تُبْتَدَرُ:ابتدر القوم امرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔تلق:لقِیَ فلاناً(س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنْشُوراً﴾ (۱۳/۱۷) کسی کو کچھ اتفاقاً مل جانا، واسطہ پڑنا۔عربی مقولہ ہے: "مايَلْقى الشّجيُّ منَ الخليِّ"، غمگین بےغم سے کیا پائے گا، جس نے غم نہ اٹھایا ہو وہ غمگین کی تکلیف کیا سمجھے گا۔اَلسَّوابِقُ: مف:اَلسَّابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُون﴾ (۱۰/۵۶) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔اَلْمُصَلِّيْنَ: مف : اَلْمُصَلِّیْ: گھڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، اَلْمُسَلِّي. اَلتَّالِي. اَلْمُرْتَاحُ. اَلْعَاطِفُ. اَلْمُؤَمِّلُ. اَلْحَظِي. اَللَّطِيْمُ. اَلسُّكَيْتُ.

5...... وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ ابَدًا | اِلَّا افْتَلَيْنَا غُلامًا سَيِّدًا فِيْنَا

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرجائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَیِّدٌ: مالک، بادشاہ۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۲۵/۱۲) آقا جس کے

پاس غلام اورنوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم ومتولی۔ ﴿وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِّنَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (۳/۳۹) ہرواجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہرفرد۔ ہر چیز کا اعلی وارفع، جیسے کہا جائے:"القرآن سید الکلام" . ج:سَادَةٌ،سَيَائِدُ.

اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا،الصبیُ: دودھ چھڑانا، غلاما:نو جوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً﴾ (۱۲/۱۹) مرد (مجازا) خادم،نوکر۔ج: غِلْمَانٌ وغِلْمَةٌ.

6 ...... | اِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرَّوْعِ اَنْفُسَنَا | وَلَوْ نُسَامُ بِهَا فِي الْاَمْنِ اُغْلِيْنَا |

ترجمہ:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کردیتے ہیں اوراگرامن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تومہنگی کردی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ:(افعال)، اَرْخَصَ السِّعرَ: قیمت کم کرنا،سستا کرنا۔الشيءَ: سستا پانا،سستا لگنا،سستا خریدنا۔الروع:خوف،ڈر،لڑائی۔نُسَامُ:سَامَ السِّلْعَةَ (ن) سَوْماً: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اوراس کی قیمت بتانا۔اَلْاَمْنُ: مص، امن (س) اَمْنًا: مطمئن ہونا،بےخوف ہونا۔في القرآن المجيد:﴿أُوْلَئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ (۶/۸۲) البلدَ: ملک میں امن وامان ہونا۔فلانًا على كذا: کسی پر اعتماد وبھروسہ کرنا،امانت میں دینا۔﴿قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلاَّ كَمَا أَمِنتُكُمْ﴾ (۱۲/۶۴) "مَنْ اَمِنَ الزّمانَ خَانَهُ". جو شخص بھی زمانہ سے مأمون ہوا زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادثاتِ زمانہ سے بےخوف نہیں ہونا چاہیے۔

اُغْلِيْنَا:(افعال)، اَغْلَى الشَّيْءَ : مہنگا پانا،مہنگا خریدنا۔السِّعْرَ: بھاؤ کو گراں کرنا، قیمت بڑھانا۔

7 ...... | بِيْضٌ مَفَارِقُنَا تَغْلِي مَرَاجِلُنَا | نَاْسُوْا بِاَمْوَالِنَا آثَارَ اَيْدِيْنَا |

ترجمہ:

ہمارے سر کی مانگیں سفید ہیں،ہماری ہانڈیاں ابل رہی ہیں،ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم سخی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلتے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمد ورفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بِیۡضٌ: مف: اَلْاَبْیَضُ: سفید، گوراچٹا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا﴾ (۳۵/۲۷) چاندی، تلوار۔ وَجْهٌ اَبْیَضُ: بےداغ صاف چہرہ۔ هُوَ رَجُلٌ اَبْیَضُ: باعزت آدمی۔ مَفَارِقُ: مف: اَلْمَفْرَقُ: جدائی کا مقام، نقطۂ انفصال، مرکزِ انفصال۔ اَلْمَفْرَقُ من الشَّعْرِ: بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کرکے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ تغلی: غلتِ القِدْرُ (ض) غَلْیًا: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ غلَی الرجلُ: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴾ (۴۴/۴۶) مراجل: مف: مِرجَل: مٹی کی پختہ ہانڈی، بائلر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دیگچی، کنگھی۔ نأسوا: اَسَا الْجُرْحَ (ن) اَسْوًا: زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ الرجلَ: کسی کو تسلی اور دلاسہ دینا۔ بینهم: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ اموال: مف: مال: مال ودولت۔ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۶۴/۱۵) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین وجائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ رَجُلٌ مَالٌ: مالدار آدمی۔ اَلْمَالُ الْاِحْتِیَاطِیُّ. محفوظ سرمایہ۔ مَالُ الاَطْیَان: مال گذاری، زمین ٹیکس۔ آثار: مف: الاَثَر: نشان، اثر۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ (۴۸/۲۹) تلوار کی چمک، بقیہ، خبر منقول، سنتِ باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ دار الآثار: میوزیم، عجائب گھر۔ ایدینا: مف: الید: ہاتھ، اس کا اطلاق مونڈھے سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، مؤنث ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان وانعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت وقدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر ورسوخ، اہلیت، مدد، فریادرسی، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

8...... | اِنِّیْ لَمِنْ مَعْشَرٍ اَفْنٰی اَوَائِلَھُمْ | قَوْلُ الْكُمَاةِ اَلا اَیْنَ الْمُحَامُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فنا کر دیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء واجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلا دیا اور خود بھی دار البقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطُّلّاب، مَعْشَرُ التُّجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالإِنسِ أَلَمْ یَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ یَقُصُّونَ عَلَیْكُمْ﴾ (۱۳۰/۶) اہل وعیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرُ. اَفْنٰی: (افعال) اَفْنٰی الشیءَ: فنا کرنا، ختم کرنا، گنوا دینا۔ عربی مقولہ ہے: ''یُفْنٰی ما فِی القُدُورِ ویَبْقٰی ما فِی الصُّدُور''. یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ اَلْكُمَاةُ: مف: الكَمِیُّ: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، راز دان۔ اَلْمُحَامُوْنَ: فا. مف: مُحَامِیُ (مفاعلة)، حامٰی عنه: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

9...... | لَوْ كَانَ فِی الْاَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا | مَنْ فَارِسٌ خَالَھُمْ اِیَّاهُ یَعْنُوْانَا |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: ''کون ہے شہسوار''؟ تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آلاف، اُلُوف. فی القرآن المجید: ﴿ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۴۷/۲۲) واحد: اللہ کی صفت، ﴿وَإِلَـٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾ (۱۶۳/۲) اپنی ذات وصفات میں تنہا، لاثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلا واسطہ اور بلا کوشش ایجاد وتدبیر عام میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی مؤثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے:

فَلَمَّا الْتَقَیْنَا وَاحِدَیْنِ عَلَوْتُهُ بِذِی الْكَفِّ انی لِلْكُماةِ ضُرُوبُ

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کمیت نے کہا: "فقد رَجَعُوا کحَيٍّ واحِدِینا". علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ج: وُحْدَانٌ، اُحْدَانٌ. خَالَ: الشيءَ (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔ "من یَسمَعُ یَخل". جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال و جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یَعْنُوْنَ: عَنٰی بالقولِ کذا (ض) عَنْيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد و ارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⓾...... | إِذَا الْكُمَاةُ تَنَحَّوْا اَنْ يُّصِيْبَهُمْ | حَدَّ الظُّبَاةِ وَصَلْنَاهَا بِاَيْدِيْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَنَحَّوْا: (تفعل)، تَنَحّي: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہو جانا، ایک طرف ہو جانا۔ عن مکانِهٖ: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اَلظُّبَاةُ: مف: اَلظُّبَةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَا: وَصَلَ الشيءَ بالشيءِ (ض) وَصْلاً: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ فی القرآن لمجید: ﴿وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَن یُوصَلَ﴾ (۲۱/۱۳) جمع کرنا، فلانًا: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وُصُولًا الی المکان: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَن یَصِلُوْا إِلَیْکَ﴾ (۸۱/۱۱) الی بنی فلان: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ إِلَی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُم مِّیْثَاقٌ﴾ (۹۰/۴)

⓫...... | وَلَا تَرَاهُمْ وَاِنْ جَلَّتْ مُصِيْبَتُهُمْ | مَعَ الْبُكَاةِ عَلٰى مَنْ مَاتَ يَبْكُوْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنو نہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگر چہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَلَّتْ: جَلَّ (ض) جَلالاً: بلند رتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ﴾ (۷۸/۵۵) اَلْبُكَاةُ: مف: بَاكٍ. بکی (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَلْیَبْکُوْا کَثِیْراً جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ﴾ (۸۲/۹)

⑫......	وَنَرْكَبُ الْكُرْهَ اَحْيَانًا فَيَفْرِجُهُ	عَنَّا الْحِفَاظُ وَاَسْيَافٌ تُوَاتِيْنَا

ترجمہ:

اور ہم بسااوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہو کر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

یَفْرِجُ: فرج الشيءَ (ض) فَرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاء فُرِجَت﴾ (۷۷/۹) اَلْحِفَاظُ: حفاظت، دفاع، وفاءِ عہد۔ اَلْحِفَاظ: مص (مفاعلة)، حَافظ علی الشيءِ: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (۲/۲۳۸) تُوَاتِي: (مفاعلة) آتٰی فلانا علی الامرِ: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوْاَلُ بْنُ عَادِيَا (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سَمَوْأَل بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

❶......	اِذَاالْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضَهُ	فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيْهِ جَمِيْلُ

ترجمہ:

جب آدمی کنجوسی سے اپنی عزت کو میلا نہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔

لالچی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب

مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

یَدْنَسُ: دَنِسَ عِرْضُه (س) دَنَسًا: عزت و اخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثوبُه: کپڑے کا میلا ہونا۔ اَللُّؤْمُ: لؤُمَ فلانٌ (ک) لُؤْمًا: کم ذات ہونا، خسیس و بخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: ”رُبَّ لائِم مُلِیم“. بہت سے ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔ ”ربَّ مَلُوْمٍ لا ذَنْبَ له“. بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یَرْتَدِیْ: (افتعال)، اِرْتَدَی الرِداءَ وبہٖ: چادر اوڑھنا۔ جَمِیْلٌ: صفت. جمُلَ (ک) جمالاً: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جُمَلاءُ. ”مَن اَجمَلَ قِیلاً سَمِع جَمِیلاً“: جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

❷...... | وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا | فَلَيْسَ اِلٰى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ |

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو وہ قابل تعریف نہیں ہوسکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضَیْمٌ: ظلم وزیادتی۔ ج: ضُیُوْمٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

❸...... | تُعَيِّرُنَا اَنَّا قَلِيْلٌ عَدِيْدُنَا | فَقُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلُ |

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تُـعَيِّرُ:عَيَّرهُ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔طعنہ دینا،عیب لگانا۔عَدِيْدٌ: مقابل،مثل،ہم پلہ،جوڑی دار،غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ج:اَعْـدَادٌ وعَـدَائِـدُ. بڑی تعداد۔"مـا اکثـرَعَـدِيـدَهـم".ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔چند،متعدد،بہت،گنتی،شمار۔فی القرآن المجید:﴿وَقَـالُـواْ لَـن تَـمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّاماً مَّعْدُودَةً﴾ (۲/۸۰)

4 ...... | وَمَا قَلَّ مَنْ كَـانَـتْ بَـقَـايَاهُ مِثْلَنَا | شَبَـابٌ تَسَـامٰـى لِـلْـعُلٰى وَكُهُوْلٗ |

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَـقَـايَا:مف:اَلْبَقْيٰ، اَلْبُقْيٰ، اَلْبَقِيَّةُ. باقی رہا ہوا،باقی ماندہ۔یہاں مراد اولاد ہے۔مِثْلٌ: مانند،مثل،نظیر۔فی القرآن المجید:﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشوری:۱۱] شَبَابٌ:مف: شَابٌّ: جوان،جوان لڑکا(جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو)۔"شَـبَّ عـلـی خُلُقٍ شـابَ عليـه".جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔تَسَـامٰـى: الـقـومُ(تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر و مباہات کرنا،بلندی اور حسب و نسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔اَلْعُلٰى: عزت و سربلندی۔عربی مقولہ ہے: "مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هَمُّهُ": جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔كُهُوْلٌ: مف:اَلْكَهْلُ: ادھیڑ عمر کا،تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

5 ...... | وَمَـا ضَـرَّنَـا اِنَّـا قَلِيْلٌ وَجَارُنَا | عَـزِيْـزٌ وَجَـارُ الْاَكْثَرِيْنَ ذَلِيْلٗ |

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَـرَّ:هُ وبِهٖ (ن)ضَرًّا: تکلیف پہنچانا،نقصان دینا۔ فی القـران الـمجید: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۴۸/۱۱) عربی مقولہ ہے:"لا يَـضُـرُّ الـسـحـابَ نَبْحُ الـكـلابِ". کتوں کا بھونکنا بادلوں کو نقصان نہیں

پہنچاتا۔ جارٌ: پڑوسی۔فی الحدیث :((اِلْتَمِسُو ا الْجارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِیْقَ قبلَ الطَّرِیْقِ)).گھر خرید نے سے پہلے پڑوسی تلاش کرواورسفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔شریک کار، جائداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِیْرَۃ و جِیْرا ن وأَ جْوَا ر. عزیز: اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک، غالب وطاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔﴿اِنَّکَ أَنتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (۲/۱۲۹) کمیاب، سخت۔﴿عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۹/۱۲۸) معزز، محبوب وپیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔﴿قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِیْزِ الآنَ حَصْحَصَ الحَقُّ﴾. (۱۲/۵۱) عزیزُ النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔عزیز ُالجانب: طاقتور، بارسوخ وبااقتدار آدمی۔عزیزُ المنال: ناقابل گرفت، ناقابل حصول۔الاکثرین: مف: الاکثر: نصف سے زیادہ۔ وَکَانَ الْاِنسَانُ أَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً. (۱۸/۵۴) علی الاکثر. زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل وحقیر۔اَذَلُّ الناس مُعْتَذِرُ الی لَئِیمٍ. سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

6	
لَنَا جَبَلٌ یَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِیْرُهُ	مُنِیْفٌ یَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ کَلِیْلُ

ترجمہ:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ ج: جِبالٌ واَجْبُلٌ واَجبا لٌ.﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ (۸۸.۱۹) الجبل. سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ یَحْتَلُّ: (افتعال) احتلَّ المکانَ وبالمکان: کسی جگہ اترنا۔نُجِیْرُ: (افعال) اَجارَهٗ: پناہ دینا، مدد کرنا۔فی القران المجید:﴿فَمَن یُجِیْرُ الْکَافِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ أَلِیْمٍ﴾ (۶۷/۲۸) مُنِیْفٌ: فا (افعال) اَنافَ الشیءُ: بلند ہونا۔المُنِیف: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پرشکوہ، بلند۔یَرُدُّ: رَدَّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔﴿لَوْ یَرُدُّونَکُم مِّن بَعْدِ إِیْمَانِکُمْ کُفَّاراً﴾ (۲/۱۰۹) الطَّرْف: آنکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔﴿قَبْلَ أَن یَرْتَدَّ إِلَیْکَ طَرْفُکَ﴾ (۲۷/۴۰) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرفٍ اَفْصَحُ مِنْ لِّسا نٍ". بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کلیل: کمزور، تھکاماندہ۔

7	
رَسَا اَصْلُهٗ تَحتَ الثَّرٰی وَسَمَا بِهٖ	اِلَی النَّجْمِ فَرْعٌ لَا یُنَالُ طَوِیْلُ

ترجمہ:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند وبالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

پر چڑھا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند ومضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا : الشیءُ (ن) رَسْوًا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبلُ: پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ اَصْلٌ: جڑ، بنیاد۔ فی القران المجید: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۱۴/۲۴) نسب، عالی نسبی، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْاَصِيْلُ يَعْمَلُ بِاَصْلِهٖ". شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ "اَلْاَصِيْلُ يُجُوْدُ". شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتُ: نیچے کی جانب، مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تُحُوْتٌ. الثَّرٰی : خیر، زمین، تری، ترمٹی۔ ج: اَثْرَاءُ. ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى﴾ (۲۰/۶) سَمَا: (ن) سُمُوًّا : اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلند رتبہ ہونا، بہ : بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النَّجْمُ : ستارہ، ستارۂ ثریا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۵۳/۱) فَرْعٌ: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۱۴/۲۴) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوع. طویل، لمبا۔

وَاِنَّا لَقَوْمٌ مَانَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً	اِذَا مَا رَاَتْهُ عَامِرٌ وَسَلُوْلُ

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر وسلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّةٌ: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القران المجید: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ﴾ (۶/۱۰۸)

يُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَالَنَا لَنَا	وَتَكْرَهُهُ آجَالُهُمْ وَتَطُوْلُ

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہوجاتے ہیں۔

مطلب:

''آجالٌ'' کی طرف کراہت کی نسبت اسنادِ مجازی ہے، مراد خود صاحبِ ''آجال'' ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

یُقَرِّبُ: (تفعیل) قَرَّبَهٗ: کسی کو قریب کرنا۔ فی القران المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (۳/۳۹) حُبٌّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ)). جس نے اللہ تعالی کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالی کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالی کیلئے دیا اور اللہ تعالی ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنادیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوٰۃ المصابیح) بڑا مٹکا۔ ج: حِبَابٌ. ﴿وانه لحب الخير لشديد﴾ (۱۰۰/۸) ''احَبُّ شيءٍ الى الانسانِ مامُنِعَ''. انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩......	وَمَا مَاتَ مِنَّا سَيِّدٌ حَتْفَ اَنْفِهٖ	وَلَا طُلَّ مِنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيْلُ

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہوجائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتْفٌ: موت۔ ج: حُتُوفٌ. اَنْفٌ: ناک۔ فی القران المجید: ﴿وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ﴾ (۴۵/۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: اُنُوفٌ و آنافٌ و اَنُفٌ. حتف انفسه: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ ''اَنْفٌ فی الماءِ واَسْتٌ فی السماءِ''. ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوتڑ آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلَّ: طَلَّ دمُ القَتِيلِ (ض) طَلًّا: مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ اَلطَّلُّ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ (۲۶۵/۲)، نمی

⑪...... تَسِيلُ عَلٰى حَدِّ الظُّبَاتِ نُفُوْسُنَا | وَلَيْسَتْ عَلٰى غَيْرِ الظُّبَاتِ تَسِيْلُ

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيْلُ: سال (ض) سَيْلاً: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔ فی القران المجید: ﴿ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَداً رَّابِيًا﴾ (۱۳/۱۷) "سِيلَ به وهو لا يدرِی". اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

⑫...... صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْدَرْ وَاَخْلَصَ سِرَّنَا | اِنَاثٌ اَطَابَتْ حَمْلَنَا وَفُحُوْلُ

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْ: صَفَا (ن) صَفْوًا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْدَر: كدر الماءُ (س) كَدَرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ اَخْلَصَ: (افعال) الشیءَ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہر شی کی حقیقت اس کا مغز، ہر شیء کا اعلی وافضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: اَسْرَارٌ وسِرارٌ. السريرة: ج: سرائر. ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۸۶/۹) "سِرُّكَ مِنْ دَمِكَ". تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشاءِ راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ اِنَاثٌ: مف: اَلانثٰی. مادہ۔ فی القران المجید: ﴿وَالْاُنْثَى بِالْاُنْثَى﴾ (۲/۱۷۸) اطابت: اَطَابَ: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشیءَ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانْكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاثَ وَرُبَاعَ﴾ (۴/۳) فحول: مف: اَلْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سانڈ۔

⑬...... عَلَوْنَا اِلٰى خَيْرِ الظُّهُوْرِ وَحَطَّنَا | لِوَقْتٍ اِلٰى خَيْرِ الْبُطُوْنِ نُزُوْلُ

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

حَطَّ: (ن) حَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشیءَ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَقْتٌ: کسی امر کے لئے زمانے کی

ایک مفروضہ مقدار۔فی القران المجید:﴿ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴾ (۱۵/ ۳۸) زمانہ، لمحہ، گھڑی، موسم۔ج: اَوْقَاتٌ. اَلْبُطُوْنُ: مف: اَلبَطْنُ: پیٹ۔ ﴿فَمَالِؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ﴾ (۵۶/۵۳) ہر چیز کا اندرونی حصہ، ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔"اَلْبِطْنَةُ تَأْفِنُ الفِطْنَةَ". زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے، یعنی مال و دولت نے عقل خراب کر دی ہے۔

14...... | فَنَحْنُ كَمَاءِ الْمُزْنِ مافِيْ نِصَابِنَا | كَهَامٌ ولا فِيْنَا يُعَدُّ بَخِيْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

اس لیئے ہم بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے، یعنی ہمارے آباء واجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

اَلْمُزْنُ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔فی القران المجید:﴿أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ﴾ (۵۶/ ۶۹) نِصَابٌ: اصل، مرجع، اصلی حالت، چھری یا چاقو کا دستہ، کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوۃ واجب ہو۔ج: نُصُبٌ. كَهَامٌ: کند (تلوار)، بند یا کلام سے عاجز، بزدل و کم ہمت، عمر رسیدہ، مفلس۔بَخِيْلٌ: کنجوس ہونا۔ج: بُخَلاءُ.

15...... | ونُنْكِرُ اِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ | ولايُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کر سکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشيءَ: کسی چیز کو نہ پہچاننا، ناواقف ہونا۔فی القران المجید:﴿وَهُمْ لَهُ

مُنکِرُونَ﴾ (۱۲/۵۸) شِئْنَا: شاءَ ہُ (ف) شَیْئًا : ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامرِ : کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

16...... | اِذَا سَیِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَیِّدٌ | قَؤُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْکِرَامُ فَعُوْلُ |

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار اس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول وفعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَلا: المکانُ (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا، الشيءُ: گزر جانا۔"خَلاءُ کَ اَقْنٰی لِحَیَائِکَ". تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بے شرمی کا سوال ہے۔

17...... | وما اُخْمِدَتْ نَارٌ لَّنَا دُوْنَ طَارِقٍ | ولا ذَمَّنَا فِی النَّازِلِیْنَ نَزِیْلُ |

ترجمہ:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو سخی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تاکہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کرکے خوشی کی دولت اور سکون قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات:

اُخْمِدَتْ: (افعال) اَخْمَدَ الرجلُ: خاموش و پرسکون ہونا، ٹھنڈا ہونا، کسی بات پر جم جانا، النارَ: آگ کی آنچ کم کرنا، ٹھنڈا کرنا، بجھانا۔ فی القران المجید: ﴿إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ﴾ (۳۶/۲۹) طَارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنکریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا حادثہ۔ ج: ذوی العقول کے لئے طُرَّاقٌ، غیر ذوی العقول کے لئے طَوَارِقُ. ذَمَّ: فلانًا (ن) ذَمًّا : برائی کرنا، عیب لگانا۔ نَزِیْلٌ: مہمان، وطنی بھائی، مکان میں ساتھ رہنے والا۔ ج: نُزَلاءُ.

18...... | وایَّامُنَا مَشْهُوْرَةٌ فِیْ عَدُوِّنَا | لَهَا غُرَرٌ مَعْلُوْمَةٌ وحُجُوْلُ |

ترجمہ:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُوْرَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُـرَرٌ: مف : اَلْـغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر شی کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُوْلٌ: مف :
اَلْحَجْلُ. عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

⑲......	وَاَسْيَافُنَا فِيْ كُلِّ غَرْبٍ وَّمَشْرِقٍ	بِهَا مِنْ قِرَاعِ الدَّارِعِيْنَ فُلُوْلُ

ترجمہ:

ہماری تلواریں مشرق ومغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَـــرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ ،نوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہاک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے: ''فِی لِسَانِہ غَرْبٌ وَاَخَافُ عَلَيْهِ غَرْبَ الشَّبَابِ''. مجھے اس کی پرزور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرَسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، بیل کی کھال سے بنایا ہو بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشۂ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا ورم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوْبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرۂ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشَارِقُ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلة)، قَارَعَ الْقَوْمُ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الابطالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ اَلدَّارِعِيْنَ: مف: اَلدَّارِعُ: زرہ پوش۔ فُلُوْلٌ: مف: الفَلُّ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہو جانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، شکست خوردہ (واحد و جمع کیلئے)، خالی۔

⑳......	مُعَوَّدَةً اَلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا	فَتُغْمَدَ حَتّٰى يُسْتَبَاحَ قَبِيْلُ

ترجمہ:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کر دیں۔

حل لغات:

مُعَوَّدَةٌ:مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشيءَ: عادی بنانا۔ نِصَالٌ:مف : نَصْلٌ: نیزہ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔ تُغْمَد:غَمْدًا. (ض) تلوار میان میں رکھنا۔قَبِیْلٌ:نسل، جماعت، پیروکار۔فی القران المجید:﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ (۷/۲۷)

21 سَلِیْ اِنْ جَهِلْتِ النَّاسَ عَنَّا وعَنْهُم	ولَيْسَ سَوَاءً عَالِمٌ وجَهُوْلُ

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔

22 فَاِنَّ بَنِی الدَّيَّانِ قُطْبٌ لِقَوْمِهِم	تَدُوْرُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وتَجُوْلُ

ترجمہ:

کیونکہ بنو دیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے اردگرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنو دیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطْبٌ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبیہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربرآوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ج:قُطُوبٌ واَقْطَابٌ وقِطَبَةٌ . زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک) تَجُوْلُ:جال فی الارضِ(ن) جَولاً : گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَمَيْذَرُ اَلْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمَیْذَر حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی اپنے چچازاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

❶...... بَنِیْ عَمِّنَا لَا تَذْكُرُوْا الشِّعْرَ بَعْدَ مَا	دَفَنْتُمْ بِصَحْرَاءِ الْغُمَيْرِ الْقَوَافِيَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراءِ غمیر میں دفن کر دینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو شکست کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْكُرُوْا: ذكر الشيءَ (ن) ذِكْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللّٰہَ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا یا زبان پر آنا، الناسَ: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمةَ: نعمت پر شکر کرنا، فلانةً: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔ فی الحدیث: ((اِنَّ عَلِیًّا یَذْكُرُ فَاطِمَةَ)). الشئ: عیب نکالنا۔ ﴿اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: "اُذْكُرْ مع كُلِّ نعمةٍ زوالَها". ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشیءَ (ض) دَفْناً: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

❷...... فَلَسْنَا كَمَنْ كُنْتُمْ تُصِيْبُوْنَ سَلَّةً	فَنَقْبَلَ ضَيْمًا اَوْ نُحَكِّمُ قَاضِيَا

ترجمہ:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کرلیں یا قاضی کو حکم بنالیں۔

حل لغات:

سلّةً: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔ عربی مقولہ ہے: "اَلْخَلَّةُ تَدْعُو اِلَى السَّلَّةِ". غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ نَقْبَلُ: الشیَٔ (س) قُبُولاً: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا﴾ . (۴/۲۴) الكلامَ. کلام کی تصدیق کرنا۔ نحكّم: (تفعیل)، حَكَّمَهُ: حاکم بنانا، حکم وثالث بنانا۔ ﴿حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ﴾ . (۶۵/۴) قاضی: فاء ج:

قُضَاةٌ. قضى (ض) قَضَاءً: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

❸ ...... وَلٰکِنَّ حُکْمَ السَّیْفِ فِیْکُمْ مُسَلَّطٌ	فَـنَـرْضٰی اِذَا مَااَصْبَحَ السَّیْفُ رَاضِیًا

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہو گی۔

حل لغات:

مُسَـلَّـطٌ: مـفع، (تفعیل)، سلَّطه: اختیار واقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

❹ ...... وَقَدْ سَاءَ نِیْ مَاجَرَّتِ الْحَرْبُ بَیْنَنَا	بَـنِـیْ عَـمِّـنَـا لَـوْکَـانَ اَمْرًا مُدَانِیَـا

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے چچازاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَـاءَ: الشیءَ (ن) سُوْءً: برا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿یَسُـوْمُـوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ﴾ (۲/۴۹)، بہ: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: " سُـوْءُ الظن من شدة الضِّنّ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ " انـمـا یـنـشـیء الـظـن السوء". جَرَّ: بہ (ن) جَرًّا: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بننا۔ " کُـلٌّ یَـجُـرُّ النَّا رَ الی قُـرصِـہٖ". ہر شخص اپنی ٹکیہ کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ اَلْـحَـرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتـــال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) " اَلْـــحَـــرْبُ خُـدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُـدَانِی: فاء، (مفاعلة) داناهُ. کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بین الشیئین. دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی﴾ (۵۳/۸)

❺ ...... فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّـا ظَـلَـمْـنَـا فَلَمْ نَکُنْ	ظَـلَـمْـنَـا ولٰـکِـنَّـا اَسَـأْنَـا التَّقَاضِیَـا

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے برا تقاضا کیا۔

حل لغات:

اَسَأْنَا: (افعال)، اَسَاءَ عَلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ التَّقَاضِي: مص، (تفاعل) تقاضاہ الدَّيْنَ: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وَدَّاكُ بْنُ ثُمَيْلٍ اَلْمازِنِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

وداک بن ثمیل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں شمیل ''ش'' سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں ''ث'' سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابو علی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''نُمَيْل'' ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنو شیبان ''سفوان'' نامی کنویں سے بنو مازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنو مازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

❶...... رُوَيْدَ بَنِيْ شَيْبَانَ بَعْضَ وَعِيْدِكُمْ	تُلاقُوْا غَدًا خَيْلِيْ عَلٰى سَفَوَانِ

ترجمہ:

اے بنو شیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملو گے۔

حل لغات:

رُوَيْد: آہستہ۔ رُوَيْدَ خَالِدٍ، ورُوَيْدًا خالدًا، ورويدكَ خالدًا. خالد کو مہلت دو۔ في القرآن المجيد: ﴿فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (۸۶/ ۱۷) رُويدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرُّوَيْد: اِرْوَاد کی تصغیر (بر بناء ترخیم) تُلاقُوْا: (مفاعلة) لاقاہ: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

❷...... تُلاقُوْا جِيَادًا لا تَحِيْدُ عَنِ الْوَغٰى	اذا مَا غَدَتْ فِي الْمَأْزِقِ الْمُتَدَانِي

ترجمہ:

تم ایسے عمدہ گھوڑوں سے ملاقات کرو گے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

حل لغات:

جِيَادٌ: مف: اَلْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: ''اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَعْثُرُ''. اصیل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لاتَحِيْدُ: حَيْدًا(ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ فی القرآن المجید: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيْدُ. (۵۰/۱۹)

اَلْوَغٰى: شور، لڑائی۔ اَلْمَأزِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مآزق. اَلْمُتَدَانِيُ: فا (تفاعل) تدانی القومُ: باہم قریب ہونا۔

❸ ...... | عَلَيْهَا الْكُمَاةُ الْغُرُّ مِنْ آلِ مَازِنٍ | لُيُوْثُ طِعَانٍ عِنْدَ كُلِّ طِعَانٍ |

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

❹ ...... | تُلَاقُوْهُمْ فَتَعْرِفُوْا كَيْفَ صَبْرُهُمْ | عَلٰى مَا جَنَتْ فِيْهِمْ يَدُ الْحَدَثَانِ |

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیسا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوْا: عرف الشیءَ (ض) عِرْفَانًا: کسی حاسہ کے ذریعہ جاننا، پہچاننا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ فی القرآن المجید: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْن. (۲۷/۹۳) بِذَنْبِهٖ: قرار کرنا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَه فقدعرف رَبَّهٗ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَتْ: جنی (ض) جِنایَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ اَلْحَدَثَانُ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدهرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

❺ ...... | مَقَادِيْمُ وَصَّالُوْنَ فِي الرَّوْعِ خَطْوَهُمْ | بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ يَمَانٍ |

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر باریک دو دھاری یمنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِيْمُ: مف: المِقْدَامُ: بہادر۔ لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَّالُوْن: مف: وَصَّالٌ: مبالغہ: وصل الی المکانِ (ض) وُصُولاً: کہیں پہنچنا۔ خَطْوٌ: مف: اَلْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھ

قدم۔فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ . (۲/۲۰۸) ج: خُطُوَاتٌ و خُطَوَاتٌ و خُطًى. رَقِيْقٌ: باریک، نازک ولطیف، غلام (واحد جمع سب کے لئے) ج: اَرِقَّاءُ۔ اَلشَّفْرَتَين: تثنیہ ہے اَلشَّفْرَةُ کا: دھار، بلیڈ (یک رخا یا دو رخا استرا یا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی رانپی (چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چپٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسانی۔ ج: شِفَارٌ و شَفْرٌ۔

نوٹ:

وَصَالُوْنَ خَطْوَهُمْ بِكُلِّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ" اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے "كُلّ رَقِيْقِ الشَّفْرَتَيْنِ بِخَطْوِهِمْ "(شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۹۷، بیروت)

6 ...... إِذَا اسْتُنْجِدُوْا لَمْ يَسْأَلُوْا مَنْ دَعَاهُمْ	لِاَيَّةِ حَـرْبٍ اَمْ بِـاَيِّ مَـكَـانٍ

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اُسْتُنْجِدُوْا: (استفعال) اِسْتَنْجَدَ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہوجانا، بہادر ہوجانا، باہمت ہوجانا، علی فلانٍ: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانًا و بہٖ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُبْنُ الْمُضَرَّبِ السَّعْدِی (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... فَلَوْ سَأَلْتُ سَرَاةَ الْحَيِّ سَلْمٰى	عَـلٰـى اَنْ قَـدْتَـلَـوَّنَ بِـىْ زَمَـانِـىْ

ترجمہ:

اگر سلمٰی قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کر دی

حل لغات:

تَلَوَّنَ: (تفعل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلانٌ: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔ زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ج: اَزْمِنَة، اَزْمُنٌ۔عربی مقولہ ہے: لَکُلِّ زَمانٍ رِجالٌ ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں ۔

2 ...... | لَخَبَّرَهَا ذَوُوْا حَسَابِ قَوْمِیُ | واَعْدَائِیُ فَکُلٌّ قد بَلانِیُ |
|---|---|

ترجمہ:

توضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔

باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم
سوبار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حل لغات:

خَبَّرَ: (تفعیل) خَبَّرَہٗ بکذا: خبر دینا، علم میں لانا۔عربی مقولہ ہے: لَیْسَ الْخَبْرُ کَالْمُعَایَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔اَحْسَابٌ: مف: اَلْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔حَسْبُکَ مِنْ غنیً شَبْعٌ ورِیٌّ۔شکم سیری اور سیرابی تیرے لیئے کافی مالداری ہے۔یہ امرأ القیس کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کرلو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کرلو۔بلا: ہٗ(ن) بَلْوًا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔فی القرآن المجید: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْن. (۶۸/۱۷) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔اِنّ البلاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔سچ ہے: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

3 ...... | بِذَبِّی الذَّمَّ عَنْ حَسَبِیُ بِمَالِیُ | وزَبُّوْنَاتِ اَشْوَسَ تَیِّحَان |
|---|---|

ترجمہ:

(اسے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کر کے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ وجدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِّیُ: مصدر مضاف بیاءِ متکلم، ذَبَّ عنہُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ اَشْوَسُ: صفت. ج: شُوْسٌ، اَشَاوِسُ. شَوِسَ (س) شَوَسًا: دلیر وجری ہونا، لمبا ہونا، مغرور ومتکبر ہونا۔شاس فلان

شَـوُسَـا: ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اور غصہ کے باعث کن انکھیوں سے دیکھنا، آنکھ کو چھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔
تَيِّحَانٌ: (بکسر الیاء و فتحھا) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

4 ...... وَاِنِّــيْ لا اَزَالُ اَخَـا حُـرُوْبٍ	اذالـم اَجْـنِ كُـنْـتُ مِـجَـنَّ جَـانٍ

ترجمہ:

اور (اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْنِ: جنى (ض) جِنايَةً: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ مِجَنٌّ: ڈھال، کمان، ج: مَجَانٌّ۔ جَانٍ: فا۔

وقَالَ بَعْضُ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الكامل)

یہ اشعار علقمہ بن شیبان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام ''اوارہ'' میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو ''منذر'' سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔ شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

1 ...... ولـقد شَهِدْتُّ الْخَيْلَ يَوْمَ طِرَادِهَا	وَطَـعَـنْـتُ تَـحْـتَ كِـنَـا نَةِ الْمُتَمَطِّرِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طِرَادٌ: مص (مفاعلة) طَارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ كِنَا نَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ كَنَائِنُ. سرزمین مصر (مجازا)

2 ...... نُـطَـاعِـنُ الْاَبْـطَـالَ عَـنْ اَبْنَـا ئِنَـا	وعَـلٰـى بَـصَـائِـرِنَـا وانْ لَّمْ نُبْصِـرِ

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش وہواس قائم

ہوتے ہیں اگرچہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَصَائِرُ: مف: اَلْبَصِيرَةُ: ذکاوت، فہم وفراست، علم، نورقلب، دلیل، محافظ، عبرت، پردہ، ڈھال، تھوڑا ساخون۔

3 ...... ولَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شُلَّنَ عَلَيْكُمْ	شَوْلَ الْمَخَاضِ اَبَتْ عَلَى الْمُتَغَبِّرِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دوہنے والے پر انکار کردیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدانِ جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

شُلَّنَ: شال الشیءُ(ن) شَوْلاً: اوپر اٹھنا، کنایہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے۔المخاض: دردزہ۔فی القرآن المجید فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ. (۲۳/۱۹) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔اَبَتْ: (ف) اِباءً: نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔الشیءَ: ناپسند کرنا، نہ ماننا، حقارت سے رد کرنا۔ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (۳۲/۹) اَلْمُتَغَبِّرُ: فا، (تفعل) گردآلود ہونا، الناقَةَ: اونٹنی کا بچاہوا دودھ نکالنا۔

وقَالَ قَطَرِىُّ بْنُ الْفُجَاءَةِ (الكامل)

شاعر کا نام:

قطری بن فُجاءۃ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سردارانِ خوارج سے ہیں اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھے۔قطری: اس میں ''ی'' نسبت کی ہے، شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔شاعر کے والد کا نام ''فُجاءۃ'' اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آگئے تو لوگوں نے کہا'' فُجاءَۃ ''(اچانک) تو ان کا نام ہی'' فُجاءَۃ ''پڑ گیا۔

1 ...... لايَرْكَنَنْ اَحَدٌ اِلَى الْإِحْجَامِ	يَوْمَ الْوَغَى مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ

ترجمه:

جنگ کے دن موت کے خوف سے کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی اور نہ ہی سوچنے سے موت مؤخر ہوسکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

یَرْکَنَنْ: رکن الیه (ف) رَکْنًا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سہارا لینا۔فی القرآن المجید: وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ. (۱۱/۱۱۳) اَلْاِحْجَامُ: مص (افعال) اَحْجَمَ فلان عن الشیء: باز رہنا، ڈر کر پیچھے ہٹنا، رکنا۔ مُتَخَوِّفٌ: فا (تفعل) خوف زدہ۔ اَلْحِمَامُ: فیصلہءِ موت، قسمت، موت۔ اَلْحَمَامُ: مف. حَمَامَةٌ: کبوتر، کہا گیا ہے کہ "حَمَامَةٌ" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "تا" تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ "حَمامٌ" کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حَمَائِم. الحُمَامُ: تمام جانوروں کا بخار خصوصًا گھوڑوں کا۔

❷...... فَلَقَدْ اَرَانِیْ لِلرِّمَاحِ دَرِیَّةً ۔۔۔ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ مَرَّةً وَاَمَامِیْ

ترجمه:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کر رہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہوسکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہ سوار کے شایانِ شان نہیں۔

حل لغات:

اَلرِّمَاحُ: مف: الرُّمْحُ: نیزہ۔فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيْكُمْ ورِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَن يَخافُهُ بِالْغَيْبِ .(۵/۹۴) دَرِيَّةٌ: وہ دائرہ جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے۔ اَمَامٌ: سامنے اور موجودگی میں۔ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَه . (۵/۷۵)

❸...... | حَتّٰی خَضَبْتُ بِمَا تَحَدَّرَ مِنْ دَمِیْ | اَکْنَافَ سَرْجِیْ اَوْعِنَانَ لِجَامِیْ |

ترجمہ:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَضَبْتُ: خضب الشیءَ (ض) خَضْبًا: رنگنا، خضاب کرنا۔ تَحَدَّرَ: (تفعل) بھر جانا، موٹا ہو جانا، ڈھلکنا، نیچے اترنا، آنسو ڈھلکنا۔ دَمٌ: خون۔ ج: دِمَاءٌ، دُمِیٌّ. سَرْجٌ: زین۔ ج: سُرُوْجٌ. عِنَانٌ: لگام کی ڈوری جسکے ذریعے جانور کو پکڑا جاتا ہے اور دو برابر کے طاق ہوتے ہیں۔ اَعِنَّةٌ. لِجَامٌ: لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) ج: اَلْجِمَةٌ، لُجُوْمٌ، لُجُمٌ.

❹...... | ثُمَّ انْصَرَفْتُ وقد اَصَبْتُ ولم اُصَبْ | جَذَعَ الْبَصِيْرَةِ قَارِحَ الْإِقْدَامِ |

ترجمہ:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَذَعٌ: من الخيل: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جِذَاعٌ و جِذْعَانٌ. قَارِحٌ: سم والا جانور جس کے رباعیہ سے متصل دانت کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جگہ کچلی نکل آئی ہو۔ ج: قَوَارِحُ وقُرَّحٌ . ہر سم والے جانور کے اوپر نیچے کے اگلے آٹھ دانتوں سے متصل چار کچلیوں میں سے ایک، پورے قد کا اونٹ، حاملہ اونٹنی، تجربہ کار۔

وقال الحُرَيْشُ بنُ هَلال القُرَيْعِيُّ (الوافر)

شاعر کاتعارف :

شاعر کانام: نام حریش بن ہلال قریعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین وفتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کررہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چندمیل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتحِ مکہ مکرمۃ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ ھ جنوری ۶۳۰ء کورسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کالشکر ساتھ لے کرمکّہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

❶...... شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٍ	حُنَيْنًا وَهْيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِي

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشان زدہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالی علیہ و آلہٖ وصحبہٖ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب :

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مُسَوَّمَاتٌ: مفع، سوَّم الشیءَ: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیئے جاتے تھے فی القرآن المجید: وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۳/۱۴) اَلنَّبِيُّ: اللہ تعالی کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالی کا وہ مخصوص ومعصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ .(۹/۶۶) ہمزہ کو یا سے بدل کرادغام کے ساتھ " نَبِيٌّ "، بھی کہا جاتا ہے ج: اَنْبِيَاءُ و اَنْبَاءٌ و نُبَاءٌ. اونچی اور محدب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔ دَامِيَةٌ: خون آلود،

خون چکاں۔مَعْرِکَۃٌ دَامِیَۃٌ: خونی لڑائی، زبردست خون خرابہ۔اَلْحَوَامِیُ:مف:الحامِیَۃ: محافظ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حمی مِنَ الناسِ (ض) حِمَایَۃً: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا. حمی النارُ(س) حَمْیًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔نَارٌ حَامِیَۃٌ.(۱۰۱/۱۱)

❷...... ووَقْعَۃَ خَالِدٍ شَہِدَتْ وَحَکَّتْ	سَنَابِکُہا عَلَی الْبَلَدِ الْحَرَام

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور انکے سموں نے مکہ مکرمہ(کی زمین) کو روندھا

مطلب :

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی،اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا،کوہ خندمۃ پر حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہوا،ان سے جہاد کرا نہیں بھگا دیا۔شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب وآلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقْعَۃٌ : قیامت،آفت زمانہ،تصادم،پے در پے حملہ،لگا تار لڑائی،رجُلٌ واقِعَۃٌ: بہادر آدمی، ہر رونما ہونے والی چیز ،حادثہ،واقعہ۔حَکَّتْ:حکَّ الشیءَ بالشیءِ و علی الشیءِ(ن) حَکّاً: رگڑنا،گھسنا،کھرچنا۔عربی مقولہ ہے:ماحکَّ جلدَکَ مِثْلُ ظُفُرِکَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کرسکتے ہو۔سَنَابِکُ:مف:اَلسُّنْبُکُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ،کھر،ہر شی کا اول حصہ آخری حصہ۔

❸...... نُعَرِّضُ لِلسُّیُوفِ اِذَاالْتَقَیْنَا	وُجُوْھًا لَا تُعَرَّضُ لِلّطَام

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نُعَرِّضُ : (تفعیل)عَرَّضَ : پیش کرنا۔عربی مقولہ ہے:عَرِّضْ للکَرِیمِ ولا تُبَاحِثْ: شریف سے اشارہ،کنایہ

سے کہو صاف مت کہو۔ ''اِذَا الْتَقَیْنَا وُجُوْهًا لَا''ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں ''بِکُلِّ ثَغْرٍ خُدُوْدًا مَا'' ہے۔

اَللِّطَامُ: مص: ایک دوسرے کوتھپڑ مارنا۔

4 ...... | وَلَسْتُ بِخَالِعٍ عَنِّیْ ثِیَابِیْ | اِذَا هَرَّ الْکُمَاةُ وَلَا اُرَامِیْ |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیراندازی کرتا ہوں۔

مطلب:

جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبراجاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہوکر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیراندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کر رہا ہے۔

حل لغات:

خَالِعٌ: فا، خلع الشیءَ (ف) خَلْعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔ فی القرآن المجید: اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (۲۰/۱۲) هَرَّ: (ن) هَرًّا: ناپسند کرنا۔

5 ...... | وَلٰکِنِّیْ یَجُوْلُ الْمُهْرُ تَحْتِیْ | اِلَی الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحُسَامِ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن میری سواری کا نوعمر گھوڑا جنگوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:

یَجُوْلُ: جال (ن) جَوْلًا: ابھرنا، بلند ہونا۔ فی الارض: گھومنا، پھرنا۔ من جَالَ نَالَ: جو گھومتا ہے حاصل کرلیتا ہے۔ عربی مقولہ ہے: جَوْلَةُ الْبَاطِلِ ساعَةٌ وجولةُ الحقِّ اِلٰی قِیامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، اَلْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو خچر وغیرہ کا بچہ ج: اَمْهَارٌ، مَهَارٌ، مِهَارَةٌ. اَلْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔ اَلْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حُسَامُ السَّیْفِ: تلوار کی دھار۔ حَسَمَهُ (ض) حَسْمًا: جڑ سے کاٹنا۔ خلیل نے کہا ''تلوار'' کو ''حسام'' اس لیئے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

وقالَ ابنُ زَيَّابَةَ التَّيْمِيُّ (السريع)

❶ نُبِّئْتُ عَمْرًوا غَارِزًا رَأْسَهُ | فِيْ سِنَةٍ يُوعِدُ اَخْوَالَهُ

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمرو اونگھ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہوکر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہوکر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت ہی عمدہ تشبیہ اور ابلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں آدمی بالکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہوجاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: لاَ تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْم. (۲/۲۵۵) عمرو اگرچہ سمجھدار ہے لیکن دور اندیش نہیں ہے۔

حل لغات:

نُبِّئْتُ: نَبَّأَهُ الْخَبَرَ بِا لْخبرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبردار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی بہ سہ مفاعیل ہوتے ہیں۔ غَارِزٌ: فا، غرز الشيءَ في الشيءِ (ض) غَرْزًا: داخل کرنا، گاڑھنا، چبھونا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ اَخْوَالٌ: مف: اَلْخالُ: ماموں۔

❷ وتِلْكَ مِنْهُ غَيْرُ مَاْمُوْنَةٍ | اَنْ يَّفْعَلَ الشَّيْءَ اِذَا قَالَهُ

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

مطلب:

شاعر اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

❸ اَلرُّمْحُ لاَ اَمْلَأُ كَفِّيْ بِهٖ | وَاللِّبْدُ لاَ اَتْبَعُ تَزْوَالَهُ

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی ہتھیلی نہیں بھرتا اور نمدے کے گرنے سے نہیں گرتا۔

مطلب:

ناتجربہ کار شخص نیزے کو لاٹھی کی طرح پکڑتا ہے، شاعر ناتجربہ کار نہیں اسے نیزہ پکڑنے اور اس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہے اور نمدہ کے گرنے سے ناتجربہ کار سوار گر پڑتا ہے۔

حل لغات:

اَمْلأ: ملأالشیءَ(ف) مَلْأً: بھرنا، پر کرنا۔ فی القرآن المجید: فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَباً وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُوْلَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ .(۹۱/۳) كَفٌّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ کف عن الامر(ن) کفًّا: رکنا، باز آنا۔ فلانًا عن الامر: روکنا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم .(۲۴/۴۸) اَللِّبْدُ. نمدہ، بنی ہوئی اون یا بال، وہ اونی کپڑا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے، بچھانے کا ایک فرش۔ ج: اَلْبَادٌو لُبُوْدٌ. لااتبع: تبع(س) تَبَعًا: پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا۔ تزواله: مص: لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہِ علم کو زوال نہیں۔

❹ ...... وَالدِّرْعُ لاابْغِي بِهَا ثَرْوَةً	كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتا ہر شخص اپنا مال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنا اسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کر کے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا قیمتی سرمایہ ہے اور سب لوگ اپنا سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

اَلدِّرْعُ: زرہ، مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج: دُرُوعٌ. اَبْغِيْ: بغی الشیءَ(ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔ الرجلُ: حق سے ہٹ جانا، علیه: ظلم وتعدی کرنا، ناقص واوی بغی الشیءَ(ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، علیه: ظلم وزیادتی کرنا۔ ثَرْوَةٌ: مال کی زیادتی یا قوم کی کثرت۔ مُسْتَوْدِعٌ: کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

❺ ...... اِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرْكَ النَّدٰى	كَالْعَبْدِ اِذْ قَيَّدَ اَجْمَالَهُ

ترجمہ:

اے عمر بے شک تو سخاوت چھوڑ کر غلام کی طرح ہو گیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

مطلب:

صاحبِ ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

اَلنَّدٰی: بارش، گھاس، شبنم، تر مٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل و بھلائی، چربی۔ ج: اَنْدَاء و اَنْدِيَةٌ. اَلْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فی القرآن المجید: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ. (۵۳/۳۹) ج: عُبُدٌ وعِبَادٌ و عُبُدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَ سُوِّمَ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قَيَّدَهُ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْمَالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ. (۷/۴۰)

6 ...... | اَلَيْتُ لَا اَدْفِنُ قَتْلَاكُمْ | فَدَخِّنُوا الْمَرْءَ وَسِرْبَالَهُ |

ترجمہ:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کردو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تا کہ فضا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

اَلَيْتُ: (افعال) اِيلاءً: قسم کھانا۔ فی القرآن المجید: لِّلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (۲/۲۲۶) قَتْلا: مف: قَتِيْلٌ: مقتول۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى. (۲/۱۷۸) عربی مقولہ ہے: مَقْتَلُ رَجُلٍ بَيْنَ فَكَّيْهِ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔ دَخِّنُوا: (تفعیل) دخَّنَ الشيءَ: دھونی دینا۔ اَلْمَرْءُ: اَلْمِرْءُ اَلْمُرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رِجَالٌ (غیر لفظ سے) كُلُّ امْرِءٍ فِي مَايُرْمٰى بِهِ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات ہے جس کی اس پر تہمت لگائی جاسکے۔

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هُمَام (السريع)

شاعر کانام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیابہ کا والد ہے یعنی زیابہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ ...... | اَیَـــاابُـــنَ زَیَّـــابَةَ اِنْ تَـلْـقَـنِـیْ | لا تَـلْـقَـنِـیْ فِی الْـنَعَـمِ الْعَـازِبِ |

ترجمہ:

اے ابن زیابہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیابہ پر طنز کررہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہ سوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

اَلــنَّـعَـمُ : جانوروں پر مشتمل مال ودولت، چوپایہ، بطورخاص اونٹ، یہ مذکرومؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہوتو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے نر مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة ،لمرزوقی،دار الکتب العلمية بیروت) ج: اَنْعَامٌ،اَنَاعِیم. فی القرآنالمجید: وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ. (١٤٢/٦) اَلْعَازِبُ:فا.عزب(ن،ض) الشیءُ عُزُوْبا: دور ہونا، پوشیدہ ہونا۔

❷ ...... | وتَـلْـقَـنِـیْ یَشْتَـدُّبِـیْ اَجْـرَدٌ | مُسْتَـقْـدِمُ الْبِـرْکَةِ کَـالـرَّاکِـبِ |

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جارہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑسواری میری فطرت ثانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

یَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا. فی السَّیْرِ: تیز دوڑنا۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَدَائِدِ تُعرَفُ الاِخوانُ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: عندَ الشَدَائِدِ تَذهَبُ الاَحْقادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ اَجْرَدُ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا. ج: اَجَارِدُ وجُرْدٌ. اَجْرَدُ مِنْ صَخْرَةٍ. چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فا، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القومَ: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم اَلَیَّ: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رجحان رکھتا ہے، البِرْکَةُ: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض. ج: بِرَکٌ. البَرْکُ: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البِرْکَةِ: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاَجَابَهُ ابْنُ زَیَّابَةَ عَلٰی وَزْنِهَا (السریع)

❶	یَا لَهْفَ زَیَّابَةَ لِلْحَارِثِ	اَلصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْاٰئِبِ

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیابہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زیابہ: سے مراد ابن زیابہ ہے۔ اَلصَّابِحُ: فا: صبحه(ف) صَبْحا: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا. اَلْغَانِمُ: فا: مالِ غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الآئب: فا: آب الیه(ن) اَوْبًا: لوٹنا، آب الی اللّٰه. توبہ کرنا۔

❷	وَاللّٰهِ لَوْ لَاقَیْتُهُ خَالِیًا	لَاٰبَ سَیْفَانَا مَعَ الْغَالِبِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتیں۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ''سیفین'' کا ذکر ان کی عظمت و رفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

حل لغات:

خَــالَ: فــا: خــلابــه ومعــه واليــه(ن) خَـلْـوَـةً: کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا، اکٹھا ہونا۔ خـلا المکانُ(ن) خُلُوًّا: خالی ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لا یَخْلُو المرءُ مِن وَدُوْد یَمْدَحُ وعَدُوّ یَقْدَحُ. کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔ اَلْغَـالِبُ: فـا: غلبهٗ وعليه (ض) غَلْبًا: غالب ہونا، زیر کرنا، فتح پانا، کسی پر اقتدار حاصل کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اِذا لم تـغْلِبْ فَاخْلِبْ ۔ غالب نہ آسکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔ مَن غالَبَ الایّام غُلِبَ: جو زمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

❶...... اَنَــا ابْـنُ زَيَّــابَةَ اِنْ تَـدْعُـنِـيْ	آتِکَ وَالـظَّــنُ عَـلَـى الْـكَــاذِبِ

ترجمہ:

میں ابن زیابہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیابہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیابہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت وشجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلاتردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الْاَشتَرُ النَّخَعِیُّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضایع ہوگئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کررہے ہیں۔

فائدہ:

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر انکے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ھ ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کرلئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابوموسی اشعری

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراح کے مقام پر اکٹھے ہوکر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کولیکر کوفہ چلے گئے۔(تاریخ الخلفاء ۲۵۳ ناشر ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی)

❶ بَقَّیْتُ وَفْرِیْ وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلٰی	وَلَقِیْتُ اَضْیَافِیْ بِوَجْهٍ عَبُوْسٖ

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلوتہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعران اشعار میں خودکو بددعادے رہاہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکور عمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پید اہوں۔ یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقَّیْتُ: (تفعیل) التبقیة: ثابت کرنا، باقی رکھنا. وَفْرٌ: مص (ض): لہ المال: زیادہ کرنا، پورا کرنا۔ عِرضَ فلان: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا. اِنْحَرَفْتُ: (انفعال) اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہوجانا، اصل سے ہٹ جانا، منحرف ہونا۔ مزاجه: طبیعت کا اعتدال سے ہٹنا، طبیعت خراب ہوجانا، الی فلان: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فلان: الگ اور بے تعلق ہونا۔ اَلْعُلٰی: بلندی، شرافت۔ اَضْیَافٌ: وضُیُوْفٌ و ضِیَافٌ وضَیْفَان واَضائِفُ. مف: اَلضَّیْفُ: مہمان (واحد وجمع) فی القرآن المجید: هَلْ أَتَاکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ إِبْرَاهِیْمَ الْمُکْرَمِیْن .(۲۴/۵۱) عُبُوس: مص: کسی کے تیور چڑھنا، پیشانی پر بل پڑنا، شکن آلود ہونا، ترش رو ہونا، منہ بگاڑنا. ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَر .(۲۲/۷۴)

❷ اِنْ لَّمْ اَشُنَّ عَلَی ابْنِ حَرْبٍ غارَةً	لَمْ تَخْلُ یَوْمًا مِنْ نِهَابِ نُفُوْسٖ

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارت گری والا حملہ نہ کروں جوکسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالی عنہ کے لشکر سے لڑرہے تھے۔ یہ شعر شرط ہے۔

حل لغات:

اَشُنُّ: (ن) شَنّاً الغارةَ عليهم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔ نهاب: مف: نَهْب (ف،ن،س) الغنيمة: مالِ غنیمت لوٹنا۔ کہا جاتا ہے. هذا زمانُ النَهْبِ. یہ لوٹ کا وقت ہے. غَنِيمت. ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

تَـعْـدُوْ بِبِيْـضٍ فِـى الْـكَـرِيْهَةِ شُوْسٍ	**3**...... خَيْلًا كَـاَمْثَـالِ السَّـعَـالِيْ شُزَّبًا

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جو جنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

اَلسَّـعَـالِيْ: وسِعْلِيَات. مف: اَلسِّعْلاءُ و السِّعْلاةُ و سِعْلیٰ: بھوتنی یا بھوت۔ شُزَّبٌ: مف: اَلشَّازِبُ: دبلا، سوکھا، کھردرا۔ شزب الحيوانُ (ن) شُزَّبًا: دبلا ہونا، سوکھا ہوا ہونا۔ تعدو: (ن) عَدْواً: دوڑنا۔

وَمَـضَـانُ بَـرْقٍ اَوْ شُعَـاعُ شُـمُـوْسٍ	**4**...... حَـمِـيَ الْـحَـدِيْـدُ عَـلَيْـهِمْ فَكَـاَنَّـهٗ

ترجمہ:

لوہا ان پر گرم ہوا تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یا سورج کی کرن۔

مطلب:

میدانِ جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خود گرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہو کر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَـمِـيَ: (س) حمياً النارُ: آگ کا بہت تیز گرم ہو جانا۔ عليه: کسی پر سخت ناراض ہونا۔ الحديد: لوہا، لوہے کی سلاخ۔ وَاَنْـزَلْـنَـا الْـحَـدِيْـدَ فِيْـهِ بَـاْسٌ شَدِيْدٌ وَ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۲۵/۵۷) ج: حدائد. تیز۔ ومضان: مص ومض (ض). بَرْقٌ: بجلی کا ہلکے سے چمکنا۔ برق: مص (ن) بَرْقاًو بَرِيْقاً: بجلی کا چمکنا، آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلملانا۔ يَـكَـادُ الْبَـرْقُ يَـخْـطَفُ اَبْـصَـارَهُـمْ (۲۰/۲) شُـعَـاعٌ: سورج کی کرن۔ ج: اَشِـعَّةٌ وشَـعُـعٌ وشِعَاعٌ. شُمُوْسٌ: مص. شمس اليومُ ونحوُه (ن) شُمُوساً: دن کا دھوپ والا ہونا یا تیز دھوپ والا ہونا، روشن ہونا۔

وقال مَعْدَانُ بْنُ جوّاسٍ اَلْكِنْدِیُ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جوّاس کندی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولتِ اسلام سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کئے کہ لفظاً ومعنیً ''سختی اور شدت'' پر مشتمل ہیں۔

❶ | إِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتَ عَنِّيْ فَلَامَنِيْ | صَدِيْقِيْ وشَلَّتْ مِنْ يَدَيَّ الْاَنَامِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانًا الشیء: کسی کو خبر پہنچانا۔فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ. (۵/۶۷) لَامَ: لامہ علی کذا (ن) لومًا: کسی کوملامت کرنا۔وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ. (۵/۵۴) آڑے ہاتھوں لینا۔شَلّتْ: شَلَّ الْعضوُ (ف) شللاً:عضو کا شل ہوجانا،سوکھ کر بے حرکت ہوجانا،مفلوج ہوجانا۔ اَلْاَنامِلُ: مف: اَلاُنْمُلَۃُ: انگلی کی گرہ،انگلی کا جوڑ،انگلی کا پور،انگلی کی ہڈیاں،ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔انگلی۔وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ. (۳/۱۱۹)

❷ | وكَفَّنْتُ وَحْدِیْ مُنْذِرًا فِيْ رِدَائِهٖ | وصَادَفَ حُوطًا مِنْ اَعَادِيَّ قَاتِلُ |
|---|---|

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے بیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

كَفَّنْتُ: (تفعیل) کفّن المیۃَ: کفن دینا۔رداء: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانیوالی چیز جیسے جبہ وغیرہ، نصفِ اعلی کو ڈھانپنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ج: اَردِیَۃٌ. صَادَفَ: ۂ: سامنے آجانا،اتفاقًا یا اچانک ملنا۔

وقال عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ (الطويل)

شاعر کانام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانۂ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

حَـلِيْـلُـكِ اِذْ لَاقٰى صُدَاءً وَخَثْعَمَا	❶......طُلِّقْتِ اِنْ لَّمْ تَسْأَلِيْ اَيُّ فَارِسٍ

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خثعم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طُلِّقْتِ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءَ ةَ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَه. (۲/۲۳۰) حلیل: حلیل الرجلِ : بیوی۔ حلیل المرء ةِ: خاوند۔

اِذَامَا اشْتَكٰى وَقْعَ الرِّمَاحِ تَحَمْحَمَا	❶......اَكُـرُّ عَـلَيْـهِـمْ دَعْـلَـجًـا وَلَـبَـانَـهٗ

ترجمہ:

میں ان پر دعلج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کررہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہناتا۔

حل لغات:

اَكُرُّ: كَرَّ(ن) فلانٌ كُرُوْرًا: لوٹنا۔ لَوْ أَنَّ لِيْ كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِيْن. (۵۸/۳۹) الشيءَ: لوٹانا، على العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنه: پلٹنا۔ دَعْلَجُ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہوگیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعتِ شان کا اظہار ہے جس طرح قرانِ عظیم میں ہے: مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْن. (۲/۹۸) اَللِّبَانُ: رضاعت۔ اِشْتَكٰى: شکایت کرنا، شاکی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ إِلَى اللّٰهِ. (۵۸/۱) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، الیه: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے درد وغم کی شکایت کرنا جو اسے دور کرسکے۔ تَحَمْحَمَ: الفرسُ: ہنہنانا، الشيءُ: سیاہ ہونا۔

وقال زُفَرُبْنُ الْحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۵ھ/ ۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگِ صفّین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج راہط کے مقام پر بنوقلب اور بنوقیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنوقلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مروان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنوقیس کے سردار تھے قتل ہوگئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہو گئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

1 ...... وكُنَّا حَسِبْنَا كُلَّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً	لَيَالِيَ لَاقَيْنَا جُذَامَ وحِمْيَرَا

ترجمه:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آرہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةٌ: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْأُذُنِ: کان کی لو۔ "لَاقَيْنَا" مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

2 ...... فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ بَعْضَهُ	بِبَعْضٍ اَبَتْ عِيْدَانُهُ اَنْ تَكَسَّرَا

ترجمه:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کر دیا۔

مطلب:

نبع ان تمام درختوں میں سب سے اعلی درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

غَرَب ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلی نسب کو نبع اور گھٹیا نسب کو غَرَب سے تشبیہ دیتے ہیں۔شاعر نے اصل کو نبع سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی ہم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرْعًا الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَّ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔الرجلَ: مارنا، الشيءَ: پسند کرنا، فلانا بالرمحِ: نیزہ مارنا، اَلنَّبعُ: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔عِيْدَانٌ: و اَعْوَادٌ. مف: العُوْدُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تکسرا: ریزہ ریزہ ہو جانا، ٹکڑے ہو جانا، شکن پڑ جانا۔

3...... وَلَمَّا لَقِيْنَا عُصْبَةً تَغْلِبِيَّةً | يَقُوْدُوْنَ جُرْدًا لِلْمَنِيَّةِ ضُمَّرَا

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنو تغلبیہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جا رہی تھی۔

حل لغات:

يَقُوْدُوْنَ: قاد الدابةَ (ن) قَوْدًا: جانور کی نکیل یا لگام یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ضُمَّرٌ: مف: الضَّامِرُ: دبلا پتلا، چھریرے بدن کا۔في القرآن المجيد. يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ. (۲۲/۲۷)

4...... سَقَيْنَا هُمْ كَأْسًا سَقَوْنَا بِمِثْلِهَا | وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْمَوْتِ اَصْبَرَا

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کرکے میدان میں ٹھہرنا) بول کر مسبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. (۲/۱۷۵) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

حل لغات:

كَأْسٌ: پیالہ، گلاس، جام جوشراب سے بھرا ہوا ہو(مؤنث)،شراب۔ ج:اَکْؤُسٌ.

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ الزُّبَيْدِيّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صل اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہوگئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پسِ منظر:

بنو جرم بن زبان بنو حارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنو جرم نے بنو حارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا کو قتل کر دیا قاتل فرار ہوکر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنو جرم سے تھی، جب بنو حارث اور بنو نہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنو جرم جنگ کے لئے تیار ہوگئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہوگئے اور بنو زبیر نے شکست کھائی اور اکیلے عمرو لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

❶ وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُوْرًا كَأَنَّهَا	جَدَاوِلُ زَرْعٍ أُرْسِلَتْ فَاسْبَطَرَّتِ

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہوکر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر اُدھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

حل لغات:

زُوْرٌ: مف: اَزْوَرُ: زَوِرَ (س) زَوَرًا: کج ہونا، ٹیڑھے سینے والا ہونا۔ جَدَاوِلُ: مف: جَدْوَلٌ: گول، آب پاشی کی چھوٹی نہر، نقشہ، خانوں دار چارٹ، فہرست، اخبار کالم، جَـــدْوَل ُالاَعْــــمَـــــالِ: ایجنڈا، بحث طلب امور کی فہرست۔ زَرْعٌ: زَرَعَ الـحـبَّ (ف) زَرْعًـا: بیج بونا، الارضَ: زمین کاشت کرنا۔ کَـزَرْعٍ أَخْـرَجَ شَـطْـأَهُ. (۴۸/۲۹) اسبطرَّت: (اقشعرار) پھیل جانا، لمبا ہونا۔ بـطـر (ن، ض) بَطْرًا: چیرنا، پھاڑنا۔ بَـطَرا (س) بہک جانا، اترانا۔ کَالَّذِیْنَ خَرَجُواْ مِن دِیَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ. (۸/۴۷)

❷...... | فَـجَـاشَـتْ اِلَـیَّ الـنَّـفْـسُ اَوَّلَ مَرَّةٍ | فَـرُدَّتْ عَـلٰـی مَـکْـرُوْهِـهَا فَاسْتَقَـرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرایا اسے ناپسند چیز پر لوٹا دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرار ہوگئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہوگئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ: (ض) جَیشًا نفسُهُ: قے ہونا، خوف یا غم کی وجہ سے۔ فِی الـحـدیـث: وکَانَّ نفسِی جاشَتْ. اِسْتَقَرَّتْ: اِسْتَقَرَّ بالمکانِ: قرار پانا، قیام پذیر ہونا، کسی جگہ سکون سے رہنا۔ کُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِر. (۵۴/۳)

❸...... | عَـلامَ تَـقُـوْلُ الـرُّمْـحُ یُثْقِلُ عَـاتِقِیْ | اِذَااَنَــا لَــمْ اَطْـعَـنْ اِذَا الْـخَیْـلُ کَـرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا، یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے، اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تُو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

یُثْقِلُ: (افعال) اَثقَلَ النومُ فلانا: نیند کا آنکھوں کو بوجھل کر دینا، نیند کا غالب آنا۔ اثـقـلـتِ الحامِلُ: حمل

ظاہر ہونا۔فی القرآن المجید. فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا .(۱۸۹/۷) عَاتِقٌ: آزاد، مونڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ، کندھا، بوڑھا آدمی۔ جوان لڑکی، پرانی شراب۔ ج: عَوَاتِقُ و عُتَّقٌ.

4 ...... | لَحَا اللهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ | وُجُوهَ كِلَابٍ هَارَشَتْ فَازْبَأَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب بھی سورج طلوع ہو اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فورا تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بدنما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللهُ فلاناً: اللہ تعالی فلاں پر لعنت کرے۔ذَرَّ: ذرَّتِ الشَّمسُ: (ن)ذُرُورًا: سورج طلوع ہونا،سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔اَلذَّرُّ: نسل، چھوٹی چیونٹیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔شَارِقٌ: فا:سورج، مشرقی گوشہ ج: شُرُقٌ . شرقتِ الشمسُ(ف)شَرُقاً:سورج طلوع ہونا۔کِلَابٌ: مف: کَلْبٌ: کتا۔فی القرآن المجید: سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ .(۲۲/۱۸) کاٹنے والا درندہ، ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔هَارَشَتْ: (مفاعلة)هَارَشَ الكلبُ الكلبَ ونحوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔اِزْبَأَرَّتْ: (اقشعرار)لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

5 ...... | فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا اِذْتَلَاقَتَا | وَلٰكِنَّ جَرْمًا فِي اللِّقَاءِ ابْذَعَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نهد: یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔اِبْذَعَرَّتْ: (اقشعرار)منتشر ہونا۔

1 ...... | ظَلِلْتُ كَأَنِّي لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةٌ | أُقَاتِلُ عَنْ أَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنو جرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

دَرِیَّۃٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے ، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔فَرَّتُ: (س) فَرًّا: بھاگنا۔فی القرآن لمجید: فَرَّتْ مِن قَسْوَرَۃ .(۷۴/۵۱) یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِیْهِ وَأُمِّهِ وَأَبِیْهِ. (۸۰/۳۴،۳۵) الیہ: پناہ لینا۔فَفِرُّوا إِلَی اللَّهِ إِنِّیْ لَکُم مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ.(۵۱/۵۰)

7 ...... | فَلَوْاَنَّ قَوْمِیْ اَنْطَقَتْنِیْ رِمَاحُهُمْ | نَطَقْتُ ولٰکِنَّ الرِّمَاحَ أَجَرَّتِ |

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخریہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخریہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

اَنْطَقَتْ: (افعال) اَنْطَقَهٗ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔فی القرآن لمجید: قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِیْ أَنطَقَ کُلَّ شَیْءٍ. (۴۱/۲۱) اَجَرَّتْ : اَجَرَّ لِسانَهٗ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سَیَّارُ بْنُ قَصِیْرٍ اَلطَّائِیُّ (الطویل)

1 ...... | فَلَوْ شَهِدَتْ اُمُّ الْقُدَیْدِ طِعَانَنَا | بِمَرْعَشَ خَیْلَ الْاَرْمَنِیِّ اَرَنَّتِ |

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

اُمُّ الْقُدَیْدِ : شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ارمنی : ارمن کا رہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔اَرَنَّت: (افعال) اَرَنَّتِ الْمَرْءَۃُ فی نوحِها: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔رَنَّ (ض) رَنِیْنًا: آواز

نکالنا، آواز گونجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

2 عَشِيَّةَ اَرْمِي جَمْعَهُمْ بِلَبَانِهِ	وَنَفْسِي وقد وَطَّنْتُها فَاطْمَأَنَّتِ

ترجمہ:

جس شام میں دور کررہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقت عشاء۔فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۔(۷۹/۴۶) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، جماعت، لشکر۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً . (۱۸/۹۹) وہ کھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں، لاکھ جسے پگھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع، تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. وطنت: وطَّنَ با لبَلَدِ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نفسهُ علی الامر وله: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأَنَّتْ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

3 وَلَاحِقَةِ الْاٰطَالِ اَسْنَدْتُّ صَفَّهَا	اِلٰى صَفٍّ اُخْرٰى مِنْ عِدًى فَاقْشَعَرَّتِ

ترجمہ:

اور کتنے ہی باریک کمر والے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

فائدہ:

"عِدًى" نکرہ لا کر یہ تنبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۲۲ بیروت)

حل لغات:

لَاحِقَةٌ: لَحِقَ الفَرَسُ وبَطْنُهُ (ف) لُحُوقًا: دبلا اور چھریرا ہونا۔ اَلْاٰطَالُ: مف: الاِطِلُ: کوکھ۔ اسندت: اَسْنَدَ اِلیه: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صفُ القومُ (ک) صفّاً: لائن میں لگنا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعَرَّ

ثُ (اقشعرار) رونگٹے کھڑے ہونا۔فی القرآن المجید: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۳۹/۲۳)

وقال بَعْضُ بَنِىْ بَوْلَانَ مِنْ طَيِّ (المنسرح)

❶ نَحْنُ حَبَسْنَا بَنِىْ جَدِيْلَةَ فِىْ | نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةِ الضَّرَمِ

ترجمہ:

ہم نے بنوجدیلہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

اَلجُحْمَةُو الجَحْمَةُ : بھڑکتی ہوئی آگ۔اَلضَّرَمُ:مف: اَلضَّرَمَةُ: انگارہ،آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پر آگ جلتی ہو۔

❷ نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيْضِ وَنَصْطَا | دُ نُفُوْسًا بُنَتْ عَلَى الْكَرَمِ

ترجمہ:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جودوسخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ:(استفعال)استوقدتِ النارُ: آگ جلنا.النارَ: آگ بھڑکانا۔فی القرآن المجید: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِىْ اسْتَوْقَدَ نَاراً. (۲/۱۷)اَلنَّبْلُ: تیر۔ نِبَالٌ، اَنْبَالٌ.اَلْحَضِيْضُ : پست زمین۔ پہاڑ کی زیریں زمین۔بُنَتْ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں "بُنِيَتْ" تھا۔

وقال رُوَيْشِدُ بْنُ كَثِيْرٍ الطَّائِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

رویشد بن کثیر طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ يَااَيُّهَاالرَّاكِبُ الْمُزْجِى مَطِيَّتَهُ | سَائِلْ بَنِىْ اَسَدٍ مَاهٰذِهِ الصَّوْتُ

ترجمہ:

اے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنو اسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنو اسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ و پکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کر رہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکا رہا ہے نہ کہ بنو اسد۔

حل لغات:

اَلْمُزْجِیُ: فا: (افعال) اَزْجَی الشیءَ: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ اَلْمُزْجِی: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فی القرآن المجید: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ . (۱۲/۸۸) مَطِيَّةٌ: (مذکر و مؤنث) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا و مَطِيٌّ ۔ اَلصَّوْتُ: آواز۔ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ. (۳۱/۱۹) نغمہ، گیت۔ غَنَّى صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مؤنث بھی کہا ہے، اچھی شہرت، ووٹ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کر دی جائے) ج: اَصْوَاتٌ۔

❷ ...... | وَقُلْ لَهُمْ بَادِرُوْا بِالْعُذْرِ وَالْتَمِسُوْا | قَوْلًا يُبَرِّئُكُمْ اِنِّیْ اَنَا الْمَوْتُ |

ترجمہ:

اور ان سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرو اور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کر دے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

اَلْعُذْرُ: دلیل اعتذار، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، حجت، غلبہ، بکارت۔ اِلْتَمِسُوْا: التمس الشیءَ: چاہنا، تلاش کرنا۔ فی القرآن المجید: قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً . (۵۷/۱۳)

❸ ...... | اِنْ تُذْنِبُوْا ثُمَّ تَاْتِيْنِیْ بَقِيَّتُكُمْ | فَمَا عَلَیَّ بِذَنْبٍ عِنْدَكُمْ فَوْتٌ |

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کوتاہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آ جاؤ ورنہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آ کر معذرت

کریں تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ "بـقـیتـکـم" کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی " بَقِيَّتُكُم "مرزوقی کے نسخہ میں "يقينكم " ہے۔

حل لغات:

تُـذْنِبُـوْا: (افعال) اَذْنَبَ: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقية : باقی ماندہ ج: بَقَايَا۔ کہا جاتا ہے: فـلانُ بَقِيَّةُ قَوْمِه. فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فـاتَ الامرُ(ن) فَوْتًا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال اُنَيْفُ بْنُ زَبَّانَ النَّبْهَانِيُ (الطويل)

شاعر کانام:

انیف بن زبان نبہانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنو اسد بن خزیمہ کو مخاطب ہوکر یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ جَـمَـعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيَّىْ عَوْفٍ وَمَالِكٍ	كَتَـائِـبَ يُـرْدِى الْـمُقْـرِفِيْنَ نَكَـالُهَا

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کئے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کردے گی۔

حل لغات:

حَـــیَّ: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تثنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہی ۔ كَتَائِبُ: مف: اَلْكَتِيْبَةُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔ يُرْدِئُ: (افعال) اَرْدَى فلانًا: گرانا، ہلاک کرنا۔ اَلْـمُقْرِفِيْنَ: اَلْمُقْرِفُ: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بدذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ اَلنَّكَال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (٦٦/٢)

❷ لَهُـمْ عَـجُزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنِ فَاللِّوٰى	وقـدجَـاوَزَتْ حَيَّـىْ جَـدِيْـسٍ رِعَـالُهَا

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

حل لغات:

عَجُزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر ومؤنث) شعر کا دوسرا مصرعہ۔ ج: اَعْجَاز۔ اَعْجَازُ النخل: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فی القرآن المجید: كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. (۶۹/۷) رِعَالٌ: مف: اَلرَّعِيلُ: تھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

❸ ...... | وتَحتَ نُحُورِالْخَيْلِ حَرْشَفُ رَجْلَةٍ | تُتَـاحُ لِـغِـرَّاتِ الْـقُـلُـوبِ نِبَـالُهَـا |
|---|---|

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیانِ دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُورٌ: مف: اَلنَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ اَلْحَرْشَفُ: مچھلی کے کھپڑے (جسم پر گول گول پپڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِنَ الجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تُتَاحُ: تَاحَ لَهُ الشيءُ (ض) تَيْحًا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ اَلغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرَرٌ. الغِرَّةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، ناتجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غِرَرٌ.

❹ ...... | اَبٰى لَهُـمْ اَنْ يَّـعْـرِفُـوا الضَّيْمَ اَنَّهُمْ | بَـنُـوْ نَـاتِـقٍ كَـا نَـتْ كَثِيْـرًا عِيَـالُهَـا |
|---|---|

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

نَـاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَـالٌ: اولاد۔ عَيَّلَ عِيَـالَهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

❺ ...... | فَـلَـمَّـا اَتَيْـنَـا السَّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ | بِـحَيْـثُ تَـلاقٰى طَـلْـحُـهَـا وسَيَـالُهَـا |
|---|---|

ترجمہ:

جب ہم وادئ حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنو اسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور بنو اسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلْح: ببول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ .(۵۶/۲۹) شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

6 ...... دَعَوْا لِنِزَارٍ وانْتَمَيْنَا لِطَيِّءٍ	كَأُسْدِ الشَّرٰى اِقْدامُها ونِزَالُها

ترجمہ:

انہوں نے بنو نزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنو طی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

اِنْتَمٰی الی کذا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشری: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: ھم اُسُدُ الشَّرٰی: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: اَشْرَاءٌ.

7 ...... فَلَمَّا الْتَقَيْنَا بَيَّنَ السَّيْفُ بَيْنَنَا	لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سُؤَالُها

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرا دی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيَّنَ: (تفعیل) الشیءُ: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٌّ: مکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۷/۱۸۷) لطیف وشفیق۔ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا .(۱۹/۴۷) سوال میں مبالغہ کرنے

والا۔ ج: خُفَوَاءُ. بیروت کے نسخہ میں ”خَفِيٍّ“ ہے۔

8 ...... | ولما تَدَانَوا بِالرِّماحِ تَضَلَّعَتْ | صُدُوْرُ الْقَنا مِنْهُمْ وعَلَّتْ نِهالُها |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہوکر ان کا خون پیا اور پہلی بار پینے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تَضَلَّعَ مِنَ الْعُلُومِ: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَّتْ: عَلَّ (ض) عَلّاً: دوسری دفعہ یا لگاتار پینا۔ نِهالٌ: مف: اَلنَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

9 ...... | ولما عَصَيْنا بِالسُّيُوفِ تَقَطَّعَتْ | وَسَائِلُ كانَتْ قَبْلُ سَلْمًا حِبالُها |
|---|---|

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیر زنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیر زنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہو گئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

”عَصَيْنَا بِالسُّيُوفِ“ کا معنی ہے ”ضربنا بالسیف“ (شرح مرزوقی اور نسخۂ بیروت)

حل لغات:

عَصَيْنا: عَصَاهُ (ن) عَصْوًا: کسی کو لاٹھی یا ڈنڈا مارنا، لاٹھی سے پیٹنا۔ فی القرآن لمجید: قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا. (۲۰/۱۸) فلانًا: لاٹھی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَاب. (۲/۱۶۶) سَلْمٌ: اسلام: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً. (۲/۲۰۸) صلح۔ امن خلاف الحرب۔ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ. (۸/۶۱) صلح جو، امن پسند۔ ج: اَسْلُمٌ و سِلَامٌ. حِبَال: مف: اَلْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا. (۳/۱۰۳)

فَوَلَّوْا واَطْرافُ الرِّماحِ عَلَيْهِمُ	قَوادِرُ مَرْبُوعاتُها وطِوالُها

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات. المَرْبُوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طِوَالٌ: مف: اَلطَّوِیْل: لمبا۔

وقال عَمْرُو بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۲۱ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہوگئے لیکن پھر دولتِ اسلام سے سرفراز ہوکر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگِ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور اَرجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

لَیْسَ الْجَمَالُ بِمِیْزَرٍ	فَاعْلَمْ وإنْ رُدِّیْتَ بُرْدَا

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن وجمال لباس میں نہیں اگر چہ تجھے منقش چادر پہنا دی جائے۔

حل لغات:

اَلْجَمَالُ: مص: خوبصورتی۔ مِیْزَرٌ: الازار: تہبند، لنگی (مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: اُزُرٌ و آزِرَةٌ. بُرْدٌ: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرُوْدٌ وابْرَادٌ و ابْرُدٌ. "فَاعْلَمْ" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. (۵۶/۷۵،۷۶،۷۷)

اِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ	ومَنَاقِبٌ اَوْرَثْنَ مَجْدَا

ترجمہ:

بیشک حسن وجمال تو اعلی حسب ونسب اور عاداتِ کریمہ ہیں جو عظمت وشرافت پیدا کرتے ہیں

حل لغات:

مَعَادِن: مف: اَلْمَعْدَ نُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: فلانٌ معدنُ الخیرِ: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ یعنی الاُصولُ الکریمۃُ. مَنَاقِبٌ: مف: اَلْمَنْقَبَۃُ. پہاڑی راستہ، دومکانوں کے درمیان تنگ راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ مناقب الانسان. عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب وخاندان مراد ہے۔ اورثن: اَوْرَثَ فلاناً: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا. فلاناًشیئاً: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے اورثہٗ المرضُ ضَعْفًا: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کردی۔ مَجْدٌ: شرافت، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت ونا موری، بلند جگہ۔ ج: اَمْجَادٌ.

3 ...... | اَعْدَدْتُ لِلْحَدَثَانِ سَابِغَةً | وَعَدَّاءً عَلَنْدَا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے حوادث زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

الحَدَثَانُ: رات دن . حَدَثَانُ الدھرِ: حوادثاتِ زمانہ۔ سابِغَۃٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغُ۔ السابِغ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَّاء: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ علندا: العَلَنْدیٰ من کل شیءٍ: سخت وموٹا۔ ج: عَلَانِد و عُلَادیٰ۔

4 ...... | نَهْدًا وذَا شُطَبٍ يَقُدُّ | الْبِيْضَ والْاَبْدَانَ قَدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش ونگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهْدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نُهُودٌ۔ نشان دار مکھن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شطب: مف: شُطْبَۃ: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ یقد: قَدَّالقلمَ اوالثوبَ و نحوهما(ن) قَدًّا: لمبائی میں پھاڑنا. فی القرآن المجید: وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ . (۱۲/ ۲۵) اَلْاَبْدَانُ: مف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً . (۱۰/۹۲) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

بیان گیا ہے)۔شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، کمر اور پیٹ پر ڈالا جانے والا کپڑا۔

❺ وَعَلِمْتُ اَنِّیْ یَوْمَ ذَاک	مُنَازِلٌ کَعْبًا وَنَهْدَا

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنو کعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔

یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے
یہاں شوق عزاداری بہت ہے

❻ قَوْمٌ اِذَا لَبِسُوا الْحَدِیْدَ	تَنَمَّرُوْا حَلَقًا وَقِدًّا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے کی زرہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔

نہ جانے کب لٹے گا شہر مقتل
سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوْا: (تفعل) تَنَمَّرَ: رنگ یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا. حَلَقًا: الحَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلسِ علم، زرہ، رسی۔

❼ کُلُّ امْرِءٍ یَجْرِیْ اِلٰی یَوْمِ	الْهِیَاجِ بِمَا اسْتَعَدَّا

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

اَلْهِیَاجُ: جنگ، لڑائی۔ اِسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

❽ لَمَّا رَأَیْتُ نِسَاءَنَا	یَفْحَصْنَ بِالْمَعْزَاءِ شَدًّا

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

یَفْحَصْنَ: فحص عنه(ف)فَحْصًا: تفتیش کرنا، کھودکرید کرنا، شعر میں تیز دوڑنے سے کنایہ ہے۔ بیروت کے نسخے میں ''یَغْمَصْنَ'' ہے۔ المعزاء: اَلْاَمْعَزُ: سخت پتھریلی زمین یا جگہ۔ مؤنث مَعْزَاءُ. ج: ومُعْزَواتٌ واَماعِزُ.

9 ...... | وبَدَتْ لَمِيْسُ كَأَنَّهَا | بَدْرُالسَّمَاءِ إِذَا تَبَدّٰى |
|---|---|

ترجمہ:

اورلمیس (محبوبہ یابیوی) ظاہرہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہرہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اورلمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ ظاہر کردیا، یا تواس نے خودلونڈی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تاکہ اسے امان ملے یادشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَدَتْ: بدا (ن) بُدُوًّا: ظاہرہونا۔ فی القرآن لمجید: بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُواْ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ. (۲۸/۶) لَمِيْسُ: شاعرکی محبوبہ یابیوی کا نام ہے۔ بَدْرٌ: چودھویں رات کا چاند،مکمل لڑکا۔ ج: بُدُوْرٌ واَبْدَارٌ. السماء: فلک،زمین کے بالمقابل فضاء، ہر چیز کی بلندی، بلندحصہ، سرسے اوپرکی ہر چیز۔ ج: سَمَاوَاتٌ. بادل، بارش۔ يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَارًا. (۵۲/۱۱) تَبَدّٰى: ظاہرہونا۔

10 ...... | وبَدَتْ مَحَاسِنُهَا الَّتِيْ | تَخْفٰى كَانَ الْاَمْرُ جِدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

اوراس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہرہوئیں تو معاملہ سخت ہوگیا۔

حل لغات:

تَخْفٰى: خفی: (س) خَفَاءً: پوشیدہ ہونا۔ فی القرآن المجید: إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاء خَفِيًّا. (۳/۱۹)
خفی: (ض) خَفْيًا الشيءَ: ظاہرکرنا۔

⓫...... | نَــــازَلْـــتُ كَبْشَهُـمْ ولَـمْ | اَرَ مِـــنْ نِـــزَالِ الْـكَبْـــشِ بُـدًّا |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

حل لغات:

نَازَلْتُ: (مفاعلة) نازلهٗ فی الحربِ: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الكَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: كِبَاشٌ و اَكْبَاشٌ. اَلكَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں ''سپہ سالار'' مراد ہے۔

⓬...... | هُــمْ يَـنْــذِرُوْنَ دَمِــيْ وانْــذِ | رُاِنْ لَــقِيْـــتُ بِــــاَنْ اَشُـــدَّا |
|---|---|

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَنْذِرُوْنَ: نذر الشيءَ: (ن،ض) نَذْرًا: کوئی چیز اپنے اوپر لازم کرلینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ فی القرآن المجید: إِنِّيْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ. (۳/۳۵) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہوگیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) ماله لله: اللہ کے لئے اپنا مال وقف کرنا، اللہ کے نام پر نذر ماننا۔ اَشُدُّ: شَدَّ الشیءُ: (ض) شِدَّةً: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، علیه فی الحَربِ: زوردار حملہ کرنا۔

⓭...... | كَــمْ مِـــنْ اَخٍ لِـــیْ صَــالِـحٍ | بَـــوَّاْتُـــــهٗ بِيَــدَیَّ لَــحْـــدًا |
|---|---|

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صالِحٌ: درست، ٹھیک، نیک۔ حقوق و ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا۔ فی القرآن المجید: وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحا. (۱۸/۸۲) هو صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بَوَّأْتُ: (تفعیل) تَبْوِئَةً: بَوَّأَالرجُلُ: شادی کرنا۔ فلانا منزلاً: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، المنزلَ لهٗ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔وَالَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً. (۲۹/ ۵۸) لَحْدٌ:قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی قبر کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج:اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ.

14...... | مَــاإِنْ جَــزِعْــتُ ولا هَـلِعْـت | ولايَــرُدُّ بُــكَــائِــیَ زَنْــدَا

ترجمہ:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ وبکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزِعْتُ: جَزِعَ منه(س)جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔فی القرآن المجید: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً. (۷۰/۲۰) علیهم : ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت ومہربانی کرنا۔هَلِعْتُ:هَلِعَ(ف) هَلَعًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعا(۷۰/۱۹) زَنْدٌ: ہاتھ کا گٹھا، چقماق کی اوپر کی لکڑی۔شارحین نے یہاں اس کا معنی ''الشیء القلیل'' سے کیا ہے۔

15...... | اَلْبَسْتُــــــهُ اَثْــــوَابَـــــهُ | وخُـلِـقْـتُ يَـوْمَ خُـلِـقْـتُ جَلْدَا

ترجمہ:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

16...... | اُغْــنِــیْ غَــنَــاءَ الــذَّاهِـبِـیْـنَ | اُعَـــــدُّ لِلْاَعْــــدَاءِ عَــــدَّا

ترجمہ:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَغْنَی:الشیءُ: کوئی چیز کافی ہونا، الرجلُ عن فلانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا(حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

17...... | ذَهَــبَ الَّــذِیْــنَ اُحِبُّهُــمْ | وَبَــقِـیْــتُ مِثْــلَ السَّیْفِ فَــرْدَا

ترجمہ:

جن سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرْدٌ: ایک،تنہا،اکیلا۔فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْداً و أَنتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ.(۸۹/۲۱) طاق(مقابل جفت) شخص،فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ج: اَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرٌو أَیْضًا (الرمل)

8...... وَلَقَدْ اَجْمَعُ رِجْلَیَّ بِهَا	حَذَرَ الْمَوْتِ وَاِنِّیْ لَفَرُوْرٌ

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدانِ جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہو تو عقلندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہوں۔

حل لغات:

اَجْمَعُ : جَمَعَ: (ف)جَمْعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔الْقومُ: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔فی القرآن المجید: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَاناً .(۱۷۳/۳) عربی مقولہ ہے : لَایُجْمَعُ سَیْفَانِ فِیْ غَمْدٍ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہوسکتیں۔حَذَرٌ: حذر: (س)حَذَرًا: چکنا و چوکس ہونا. الشیءَ و منه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔الحَذَرُ اشدُّ من الوَقیعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

2...... وَلَقَدْ اَعْطِفُهَا کَارِهَةً	حِیْنَ لِلنَّفْسِ مِنَ الْمَوْتِ هَرِیْرٌ

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدتِ جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں اگر چہ

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) عَطْفًا: مائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هرير: مص: هر الشيءَ (ن، ض) هريرًا: کسی شیء کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

وبِكُلٍّ اَنَا فِی الرَّوْعِ جَدِيْر	❸...... كُلُّ مَاذالِكَ مِنِّیْ خُلُقٌ

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر وجری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: والخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ج: اَخْلاق. فی القرآن المجید: وَإِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ. (۴/۶۸) الرَّوْعُ: جنگ، لڑائی، ڈر، خوف، حسن و جمال، شان و شوکت، آب و تاب۔ جَدِيْرٌ: صفت۔ جَدُرَ بِكذا (ک) جَدَارَةً: لائق و اہل ہونا۔

مَالَهُ فِی النَّاسِ مَاعِشْتُ مُجِيْرُ	❹...... وَابْنُ صُبْحٍ سَادِرًا يُوْعِدُنِی

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور وضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد الزنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارت گری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: فاء، سَدر (ف) سَدَرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

ہوجانا، بھٹکنا۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ الفحلُ: سانڈھ کا حملہ کرنے کے لئے گرجنا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ عِشْتُ: عاش (ض) عِیْشًا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ مُجِیْرٌ: صفت۔ اجارۃ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلانٍ: نجات دلانا۔ فی القرآن المجید: وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ. (۲۳/۸۸)

وقال قَيْسُ بْنُ الْخَطِيْمِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ ق ھ/۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلّی اللّٰه تعالی علیه و آله وسلّم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مر کر واصلِ جہنم ہوا۔

اشعار کا پسِ منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہوجائے گا؛ لہذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنوظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کردوں گا تو اس کی ماں نے بتا دیا، اس نے خداش بن زھیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خداش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خداش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خداش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تُو اسے قتل کردینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خداش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خداش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خداش روپوش ہوگیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آرہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہوکر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خداش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خداش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں رو پوش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

1 ...... طَعَنْتُ ابْنَ عَبْدِالْقَيْسِ طَعْنَةَ ثَائِرٍ	لَهَا نَفَذٌ لَوْلَا الشُّعَاعُ اَضَاءَهَا

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

حل لغات:

ثَائِرٌ: فا، ثَأَرَالقَتِيلَ وبِهِ (ف) ثَارًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، القَاتِلَ: قاتل کو مار ڈالنا، الشُّعَاع: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَفَذٌ: جاری کرنا، پھٹن، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ ۔ج: اَنْفَاذ. طَعْنَةٌ لها نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اضاءَ (افعال) اِضَاءَةً: البيتُ: روشن ہونا، البيتَ: روشن کرنا۔

2 ...... مَلَكْتُ بِهَا كَفِّيْ فَاَنْهَرْتُ فَتْقَهَا	يَرٰى قَائِمٌ مِنْ دُوْنِهَا مَاوَرَاءَهَا

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

حل لغات:

مَلَكْتُ: ملک الشيءَ(ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ اَنْهَرْتُ: اَنْهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ اَلْفَتْقُ: شگاف کو چوڑا کرنا۔ اَلْفَتْقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فُتُوقٌ. اَلْوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے اوجھل آگے ہو یا پیچھے۔ فی القرآن المجید: مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ. (۱۶/۱۴)

3 ...... يَهُوْنُ عَلَىَّ اَنْ تَرُدَّ جِرَاحُهَا	عُيُوْنَ الْاَوَاسِىْ اِذْ حَمِدْتُ بَلَاءَهَا

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹا دیں کیونکہ

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قائمقام تھا اور اتنا کشادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو با آسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

یَھُوْنُ: ھانَ فلانٌ(ن) ھُونًا: حقیر وذلیل ہونا۔ الشیءُ علیہ ھَونًا: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: یَمْشُونَ عَلَی الْأَرْضِ ھَوْناً. (۲۵/۶۳) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّناً وَھُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيْمٌ. (۲۴/۱۵) ج: اَھْوِناءُ۔ جِراحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سرجری، جسم کو کاٹ تراش کر علاج کرنے کا پیشہ۔ سرجری آپریشن۔ ج: جَرائِحُ. اَلْاَوَاسِیُ: مف: آسِیَةٌ. اَسٰی بینھما(ن) اَسْوًا: صلح کرانا۔ الجَرحَ والشیءَ: درست کرنا۔ المرضَ والمَرِیضَ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حمدہ (ف) حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا۔ فلانا: بدلہ دینا، شکریہ ادا کرنا۔ بلاء: آزمائش، مصیبت۔ رنج وغم۔ زبردست کوشش۔

4 ......

وساعَدَنِیُ فیھا ابْنُ عَمْرِوبْن عامِرٍ	خِداشٌ فَاَدّٰی نِعْمَةً واَفاءَ ھا

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خداش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

ساعد: ساعدہ علی الامرِ مُساعَدَةً: مدد کرنا۔ ادَّی: الشیءَ تأدِيَةً: انجام دینا۔ ادا کرنا۔ افاء الامرَ: لوٹانا۔ فی القرآن المجید: وَمَا أَفَاء اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. (۵۹/۶) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابو عبیدہ کا قول ہے: اَفَاءَ ھا ''فیء'' بمعنی ''غنیمة'' سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''فیء'' بمعنی ''رجوع'' بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماسۃ ج۱ ص۱۳۸ بیروت)

5 ......

وکُنتُ امْرَءً لا اَسْمَعُ الدَّھْرَ سُبَّةً	اُسَبُّ بِھا اِلَّا کَشَفْتُ غِطاءَ ھا

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نوجوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ اَلْغِطَاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپا دیا جائے۔ ڈھکنا، غلاف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: اَغْطِيَةٌ.

بِاِقْدامِ نَفْسٍ مااُرِيْدُ بَقَاءَ ها	6 ...... فَاِنِّيْ فِي الْحَرْبِ الضَّرُوْسِ مُوَكَّلٌ

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر ہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوْسُ: کٹ کھنا جانور (جو قریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوْسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَكَّلٌ: مفع (تفعیل) وَكَّلَهُ: اعتماد کی بناء پر کسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

واَتْبَعْتُ دَلْوِيْ فِي السَّماحِ رِشاءَ ها	7 ...... اِذا ما اصْطَبَحْتُ اَرْبَعًاخَطَّ مِيْزَرِيْ

ترجمہ:

جب صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ڈول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اصْطَبَحْتُ: اِصْطَبَحَ فلانٌ: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اصْطَبَحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربتُ" ہے۔ اَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ یومُ الْاَرْبِعاءِ. بدھ۔ خَطَّ (ن) الشيءَ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، لائن ڈالنا۔ دلوی: دَلْو: ڈول۔ بالٹی (مذکر ومؤنث) ج: دَلاءٌ ودُلِيٌّ واَدْلٍ. ایک آسمانی برج کا نام۔ اَلسَّماحُ: مص: سمح (ف) سَماحًا بكذا: بخشش کرنا۔ لهُ بالشيءِ: دینا۔ السماحُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ڈول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حنظل (تنبہ) اور یقطین (کدو) کا ایک دھاگا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: اَرْشِيَةٌ.

8 ...... مَتٰی یَاْتِ ھٰذَاالْمَوْتُ لا تُلْفَ حاجَةٌ | لِنَفْسِیْ اِلّا قد قَضَیْتُ قَضَاءَ ھا

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تُلْف: (افعال) اَلْفاہُ: پانا۔ فی القرآن المجید: وَأَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَی الْبَابِ. (۱۲/۲۵) اچانک ملاقات کرنا۔ الحَاجَۃُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَات و حَاجٌّ. حَا جاتُ المَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قضٰی (ض) قَضَاءً الشیءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حاجَتَہٗ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

9 ...... ثَاَرْتُ عَدِیًّا والْخَطِیْمَ فَلَمْ اُضِعْ | وِلَایَةَ اَشْیاخٍ جُعِلْتُ اِزاءَ ھا

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وِلایَۃٌ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وِلَایَات. اَشیاخٌ: وشُیُوخٌ: مف: اَلشَّیْخُ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد "ھَرِمٌ" کا درجہ ہے) امیر جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ اِزاءٌ: مقابل، سامنے

وقَالَ الَحارِثُ بْنُ ھِشامِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُوْمٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸ھ/۶۳۹ء) اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہوکر ابدی سعادتیں حاصل کیں اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جامِ شہادت نوش کیا۔

❶ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَرَکْتُ قِتَالَهُمْ	حَتّٰی عَلَوْا فَرَسِیْ بَاَشْقَرَ مُزْبِدِ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَال: مص. (مفاعلة) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ اَشْقَرَ: صفت. ج: شُقْر. شَقِرَ (س، ک) شَقْرًا: سرخ زردرنگ کا ہونا۔ مُزْبِدْ: فا. اَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

❷ وشَمَمْتُ رِیْحَ الْمَوتِ مِنْ تِلْقَاءِ هِمْ	فِیْ مَأْزِقٍ وَالْخَیْلُ لَمْ تَتَبَدَّد

ترجمہ:

میں نے تنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بو سونگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَّهٗ (ن) شَمًّا: سونگھنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاء: مص: لَقِیَ (س) لِقَاءً و تِلْقَاءً: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

❸ وعَلِمْتُ اَنِّیْ اِنْ اُقَاتِلْ وَاحِدًا	اُقْتَلْ ولا یَضُرُّ عَدُوِّیَ مَشْهَدِیْ

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر رہنا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْهَد: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا مِن

مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ. (۳۷/۱۹) ج: مَشَاهِد۔قبر۔

4 ...... فَصَدَدْتُّ عَنْهُمْ وَالْاَحِبَّةُ فِيْهِمْ	طَمَعًا لَّهُمْ بِعِقَابِ يومٍ مُرْصَدِ

ترجمہ:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابوجہل اور دیگر عزیز واقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّ عنه (ن) صَدًّا: منہ پھیرنا۔رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔منه (ض) صَدًّا: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔في القرآن المجيد: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۵۷/۴۳) اَلْاَحِبَّةُ: مف: اَلْحبیب: عاشق۔معشوق۔طمع: مص. طمع فيه وبه (س) طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمعا۔(۵۶/۷) حریص ہونا۔عِقَاب: مص (مفاعلة) عاقبه بذنبه وعلى ذنبه: مواخذہ کرنا، کئے پر سزا دینا۔ مُرْصَدٌ: (افعال) اَرْصَدَ الشيءَ لَهُ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔جیسے: ارصد الجيشَ للقتالِ والفرسَ للطرادِ: فوج کولڑنے کیلئے اور گھوڑے کومسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الْفَرَّارُ السُّلَمِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حیّان بن حکم (فرار) سُلَمی ہے یہ مخضرمی شاعر ہیں، فتح مكة المكرّمة کے دن سرورِ دوعالم شاہِ بنی آدم (فِدَاهُ رُوْحِيْ وَجَسَدِيْ) صلى الله تعالى عليه وآله وسلم کے ساتھ تھے۔

1 ...... وَكَتِيْبَةٍ لَبَّسْتُهَا بِكتيبةٍ	حَتّٰى اِذَا الْتَبَسَتْ نَفَضْتُ لَهَا يَدِيْ

ترجمہ:

اور کتنے ہی ایسے لشکر ہیں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ گتھم گتھا ہوگئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

حل لغات:

لَبَّسْتُ: (تفعیل) لبَّسَ علیه الامرُ: خلط ملط کرنا۔ کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔ الشیءَ: عیب چھپانا۔ اِلْتَبَسْتُ: (افتعال) التبس الظلامُ: تاریکی مخلوط ہونا۔ علیہ الامرُ: مشکل اور پیچیدہ ہونا۔ نَفَضْتُ: نَفَضَ (ن) نَفْضًا الثَّوبَ: کپڑا جھاڑنا۔ الشیءَ: ہٹانا، زائل کرنا، گرانا۔

❷...... فَتَرَكْتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُوْرَهُمْ	مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وآخرَ مُسْنَدِ

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیّاد کی زد میں
میری غمّاز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی

حل لغات:

تَقِصُ: وَقَصْتُ عُنُقَهُ: (ض) وَقْصًا: گردن ٹوٹنا۔ الشیءَ: توڑنا۔ العُنُقَ: گردن توڑنا۔ مُنْعَفِرٌ: فا (انفعال) اِنْعَفَرَ الشیءُ: خاک آلود ہونا۔ مُسْنَدٌ: مفع (افعال) اسندَ الیہ بہارا الینا، بھروسہ کرنا۔

❸...... مَا كَانَ يَنْفَعُنِيْ مقالُ نِسائِهِمْ	وقُتِلْتُ دُوْنَ رِجَالِهَا لا تَبْعَدِ

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ''جیتے رہو'' مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالٌ: قول، بات۔ لاتَبْعَدْ: جیتے رہو۔ یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ومعنی لاتَبْعَدْ: لاتَهْلِكْ. (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۲ بیروت)

وقال بعضُ بَنِيْ اَسَدٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حسحاس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

1 ...... يَدَيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحَاسِ بْنِ وَهْبٍ	بِـأَسْـفَـلَ ذِى الْـجِـذَاةِ يَـدَالْـكَـرِيْـمِ

ترجمہ:

میں نے حسحاس بن وھب کے بیٹے پر مقام ذوالجذاۃ کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاسفل: نچلا، نیچا، پست، ج: اَسَافِل. فی القرآن المجید: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْن . (۹۵/۵)
ذُو الْجِذَاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الْجِذَاةُ: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جِذَاءٌ۔ بیروت کے نسخے میں ''ذُو الْجِدَاةِ'' ہے۔

2 ...... قَصَرْتُ لَهُ مِنَ الْحَمَّاءِ لَمَّا	شَهِدْتُّ وغَابَ عَنْ دارِالْحَمِيْمِ

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قصرت: قصرت عن الامر (ن) قُصُوْرًا: عاجز آنا۔ رکنا۔ القیدَ: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔ اَلْحَمّاء: یہ مؤنث ہے اَلاحَمُّ کی۔ ج: حُمٌّ. حَمَّ الشیءُ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غاب (ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غابَ فلانٌ: دور ہونا۔ عن بلادہٖ: مسافر ہونا۔ حَمِيْمٌ: قریبی عزیز و رشتہ دار۔ دوست۔ ج: اَحِمَّاءُ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فی القرآن المجید: إِلَّا حَمِيْماً وَغَسَّاقا .(۷۸/۲۵) ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھونی دی جائے۔ ج: حَمَائِمُ. گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

3 ...... أُنَبِّئُهُ بِأَنَّ الْجُرْحَ يُشْوِىْ	وَأَنَّكَ فَوْقَ عِجْلِزَةٍ جَمُوْمٍ

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

يُشْوِیْ: (افعال) اَشْوٰی القومَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھلانا۔ الرجلَ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السهمُ: تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عِجْلِزَةٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُوْمٌ: بڑی مقدار والی شی۔ فرسٌ جَمُو مُ العَدْوِ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

4 ...... | وَلَوْ اَنِّیْ اَشَاءُ لَكُنْتُ مِنْهُ | مَكَانَ الْفَرْقَدَيْنِ مِنَ النُّجُوْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقدین ستاروں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

"مَكَانَ الْفَرْقَدَيْنِ" اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: "هو مِنِّیْ مَنَاطَ الثُّرَيَّا" وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الفرقدين: یہ اَلْفَرْقَدُ کا تثنیہ ہے۔ اَلْفَرْقَدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں "فرقدان" کہلاتے ہیں۔ اَلْفَرْقَدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَاقِد۔ "مِنَ النُّجُوْم" یہ فرقدین کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ. (۲۲/۳۰) من الاوثان" بیان ہے "الرجس" کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ، کوکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَت. (۷۷/۸) ستارہ ثریہ۔ کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قسط۔ بے ساق نباتات۔

5 ...... | ذَكَرْتُ تَعِلَّةَ الْفِتْيَانِ يَوْمًا | وَاِلْحَاقَ الْمَلَامَةِ بِالْمُلِيْمِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کمینے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تو رہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

کہیں گے تو میری ہجو کریں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت ورسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذَکَرْتُ: اس کا مصدر ''اَلذُّکْرُ'' بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور ''اَلذِّکْرُ'' بکسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت) تَعِلَّةٌ: جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ اِلْحاقٌ: مص (افعال) اَلْحَقَ: پالینا۔ آملنا۔ ہٗ بفلان: ملا دینا۔ لاحق کر دینا۔ اَلْمَلامَۃُ: مص: لامہٗ فی کذا وعلی کذا (ن) مَلامَۃً: ملامت کرنا۔ اَلْمَلامَۃُ: ملامت، خوف۔ ج: اَلْمَلاوِمُ. مُلِیْمٌ: فا: اَلامَ فلانٌ: ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ فی القرآن المجید: فَالْتَقَمَہُ الْحُوتُ وَھُوَ مُلِیْمٌ. (۱۴۲/۳۷) فلانًا: اَلْمُلِیْمُ: ملامت کرنا۔

وقال الشَّداخُ بْنُ یَعْمَرَ الْکِنانِیُّ (المنسرح)

شاعر کا نام:

شداخ بن یعمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو کنانہ اور بنو خزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنو اسد کے درمیان جنگ ہوگئی اور بنو اسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بنا پر بنو کنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنو اسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنو کنانہ کو بنو خزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت)

❶ قَاتِلِی الْقَوْمَ یَاخُزَاعُ ولا	یَدْخُلْکُمْ مِنْ قِتَالِھِمْ فَشَلُ

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنو اسد سے لڑو بزدلی کا مظاہر نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۱۴۴ بیروت)

برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَشَلٌ: مص: فَشِلَ (س) فَشَلًا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا. (۸/۴۶) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کر کے پیچھے ہٹ جانا۔

2 ...... | اَلْقَوْمُ اَمْثَالُكُم لَهُمْ شَعَرٌ | فِي الرَّاْسِ لا يُنْشَرُوْنَ اِنْ قُتِلُوْا |
|---|---|

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کیے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزاعہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج۱ ص۱۴۵ بیروت)

حل لغات:

اَلشَّعْرُ: بال۔ نبات، پودا۔ ج: اَشْعَارٌ وشُعُوْرٌ. يُنْشَرُوْنَ: نَشَرَتِ الارضُ (ن) نُشُوْرًا: زمین کا موسم بہار کے بعد سرسبز ہونا۔ الشیءَ نَشْرًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ اللہُ الموتی نَشْرًا و نُشُوْرًا: مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا ۔كُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُور. (۶۷/۱۵) نَشِرَ الشیءُ: (س) نَشَرًا: پھیلنا۔ شائع ہونا۔

3 ...... | اَكُلَّمَا حَارَبَتْ خُزَاعَةُ تَحْدُ | وْنِي كَاَنِّيْ لِاُمِّهِمْ جَمَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خزاعہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کر لے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حارَبَتْ: (مفاعلة) حَارَبَهُ حِرَابًا ومُحَارَبَةً: لڑائی کرنا۔ اللهَ: نافرمانی کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۔(۵/۳۳) تحدو: حدا الابلَ وبها (ن) حُدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور حُدی (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فلانا علی کذا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشیءَ حَدْوًا: پیچھے لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الْحُصَيْنُ بْنُ الْحُمامِ الْمُرِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں "جاہلی شاعر" لکھا گیا ہے (متوفی ۱۰ق،ھ/۶۱۲ء)۔

1	
تَـاَخَّـرْتُ اَسْتَبْـقِـي الْـحَيـاةَ فَلَمْ اَجِدْ	لِـنَـفْسِـيْ حَيــاةً مِثْلَ اَنْ اَتَـقَـدَّمَـا

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جو نشہ اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکرِ خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۵،۱۴۶ بیروت)

حل لغات:

تَـاَخَّـرْتُ: تـأَخَّـرَ واستأخر: پیچھے رہنا۔ اَسْتَبْـقِـي: اِسْتَبْقاءٌ: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ اَتقدم: تقدَّمَ: آگے بڑھنا۔ فـی القرآن المجید: يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُولِه. (۱/۴۹) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ القومَ: قوم سے سابق ہونا۔ اليـه بِكَذا: حکم دینا۔

2	
فَـلَسْـنَـا عَـلَى الْاَعْقَابِ تَدْمٰى كُلُوْمُنَا	وَلٰـكِـنْ عَـلٰـى اَقْـدَامِـنَــا تَـقْطُـرُ الدَّمَـا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایڑیوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

حل لغات:

اَلْاَعْقَابُ:مف:اَلْعَقِبُ: ایڑی۔فی القرآن المجید: أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُم ۔ (۳/۱۴۴) ہر چیز کا آخر۔ بیٹا، اولاد۔ پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: دَمِيَ الجرحُ (س) دَمًى : زخم سے خون نکلنا اور نہ بہنا۔ كُلُومٌ :وكِلامٌ. مف: اَلكَلْمُ: زخم، زخم کاری۔ یقطر: قَطَرَ الماءُ و الدَّمْعُ وغيرُهما(ن)قَطْرًا: قطرے ٹپکنا۔

❸...... | نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِّجَالٍ اَعِزَّةٍ | عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوْااَعَقَّ وَاَظْلَمَا |
|---|---|

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبوراً جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم وزیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا ہے۔حضور اکرم نورِ مجسم رسولِ مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ و سلم نے غزوہ بدر میں بطورِ تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نفلق:فَلَّقَ الشيءَ: خوب پھاڑنا،ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔فَلَقَ الشيءَ (ض) فَلْقًا: پھاڑنا۔دوٹکڑے کرنا۔فی القرآن المجید:إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى. (۶/۹۵) هامٌ: مف:اَلْهَامَّةُ:سر۔سر کا بالائی یا درمیانی حصہ،کھوپڑی۔لوگوں کی جماعت۔ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔اُلو۔زمانہ جاہلیت میں عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر ''اسقونی اسقونی'' کہتا ہے حتی کہ مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اسے الصدیٰ بھی کہتے ہیں۔اَعِزَّةٌ:مف:عَزِيْزٌ:اللہ تعالی کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک۔غالب وطاقت ور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔طاقتور۔کمیاب۔سخت۔معزّ ز۔محبوب وپیارا۔مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فلانٌ(ض)عِزًّا : طاقتور ہونا۔صاحبِ عزت ہونا۔فلانٌ على فلان: کسی سے برتر ہونا۔الشيءُ: کمیاب ہونا۔الامرُعلیہ:شاق ومشکل ہونا،گراں گزرنا۔عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ . (۹/۱۲۸) محبوب وپسندیدہ ہونا۔هو عزيز. اَعَقُّ :اسم تفضیل۔اور جمع کا وزن بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔مف:عَقٌّ وعَاقٌّ. عَقَّ (ن)عَقًّا الثوبَ: کپڑا پھاڑنا۔ عُقُوقًا الولدُ والدَهٗ: والد کی نافرمانی کرنا،شفقت نہ کرنا،استخفاف کرنا۔

وقال رَجُلٌ مِنُ بَنِیُ عَقِیُلٍ (الوافر)

1

بِـكُـرُهِ سَـرَاتِـنَـا يَـا آلَ عَـمُـرٍو	نُـغَـادِيُـكـم بِـمُـرُهَـفَةٍ صِـقَـالِ

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ''سراۃ'' سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کردیا۔

حل لغات:

کره :الکُرُهُ: جسمانی یا خارجی مشقت،سختی،تکلیف۔فی القرآن المجید: وَوَصَّیُنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَیُهِ إِحُسَاناً حَمَلَتُهُ أُمُّهُ کُرُهاً وَوَضَعَتُهُ کُرُهاً. (۱۵/۴۶) کُرُهًا: جبرا،مجبورا،بادل نخواستہ۔ سراۃ: سراۃُ کل شيءٍ: ہر چیز کا اعلیٰ اور بالائی حصہ۔درمیانی حصہ۔بڑا حصہ۔یہاں مراد سردار ہے۔نغادی: غادَ ی مُغاداۃً الرجلَ : کسی پاس صبح سویرے آنا۔مرھفۃ: مفع: اَرُهَفَ السَیفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔سَیفٌ مُرُهَفٌ : تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

2

نُـعَـدِّ يُهِـنَّ يـومَ الـرَّوُعِ عَـنُـكم	وإِنْ كَـانَـتُ مُثَـلَّـمَةَ الـنِّـصَـالِ

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندانے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثَلَّمَةٌ: مفع: المُثَلَّمُ: رخنا پڑا ہوا،عیب دار،شکستہ،کند کیا ہوا۔النصال: مف: النَّصُلُ: نیزے،تیر،تیز چھری کا لوہے کا پھلکا،چرخے سے کاتا ہوا سوت۔سراور گردن کے درمیان کا جوڑ۔جو دونوں جبڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

3

لَهَـا لَـوُنٌ مِـنَ الْهَـامَـاتِ كَـابٍ	وإِنْ كَـانَـتُ تُـحَـادَثُ بِـالصِّـقَـالِ

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْنٌ : رنگ۔نوع،قسم۔ج:اَلْوَان.فی القرآن المجید:قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا (۲/۶۹) کاب: کبا الحَیْوَانُ(ن) کبُوًا: منہ کے بل گرنا۔الرجلُ:ٹھوکر کھانا۔لونُ الصبح وَالشمسِ : روشنی کم ہونا۔رنگ پھیکا ہونا۔الکابِ:سطح زمین پر نہ ٹھرنے والی مٹی۔بجھا ہوا کوئلہ۔لونٌ کابٍ: ہلکا رنگ۔(مفاعلہ) تحادث:حادثَهُ: بات چیت کرنا،مکالمہ کرنا،السَّیفَ ونحوهُ: نیا کرنا۔صاف کرنا۔

4 ...... | وَنَبْکِی حِینَ نَقْتُلُکُمْ عَلَیْکُم | وَنَقْتُلُکُمْ کَأَنَّا لَا نُبَالِی |

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کر لیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کر دیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نُبَالِیُ:(مفاعلة)بالی فلانٌ : توجہ دینا۔

وقال القَتَّالُ الْکِلابِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضرحی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی ''زیاد'' کی عدم موجودگی میں باتیں کر رہا تھا جب ''زیاد'' نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کر دوں گا،زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا،قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جارہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ نَشَدْتُّ زِيَادًا وَالْمَقَامَةُ بَيْنَنَا	وَذَكَّرْتُهُ أَرْحَامَ سِعْرٍ وَهَيْثَمِ

ترجمہ:

میں نے اہلِ محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سعر و ہیثم کی رشتہ داریاں یاد دلائیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں ،اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت: نَشَدَ فلانٌ(ن) نَشْدًا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ فلاناً: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا، سوال کرنا۔ فلاناً بِکذا: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔ فلاناً اللہ وبِہ: کسی کو خدا کی قسم دینا۔ اللہ کا واسطہ دینا۔ المُقامَةُ: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ ذکرت: ذَکَّرَہٗ بِہٖ: یاد دلانا۔ فی القرآن المجید: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰه . (۵/۱۴) القوم: وعظ و نصیحت کرنا۔ اَرْحام: مف: الرَحِم والرِّحْمُ (مؤنث) بچہ دانی۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ . (۳/۶) رشتہ داری۔ ذوالرحم۔ قرابت والا، رشتہ دار۔

❷ فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ	أَمَلْتُ لَهُ كَفِّيْ بِلَدْنٍ مُقَوَّمِ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

مُنْتَهٍ: فا. اِنْتَهى الشيءُ: مکمل ہونا، ختم ہونا۔ الشيءُ اليه: کسی کے پاس پہنچنا۔ عن الشيءِ: رکنا، باز آنا۔ نافرمانی چھوڑنا۔ فی القرآن المجید: قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ. (۸/۳۸) لدن: لَدُنَ الشيءُ(ن) لَدَانَةً: نرم ہونا۔ لچکدار ہونا۔ هو لَدْنٌ. ج: لُدْنٌ ولِدَانٌ. مُقوَّم: مفع. قَوَّمَ الشيءَ: سیدھا کرنا۔

3...... | وَلَـمَّـا رَأَيْـتُ اَنَّـنِـيْ قَـد قَـتَـلْـتُـهٗ | نَـدِمْــتُ عَــلَـيْــهِ اَیَّ ســاعَـةِ مَـنْـدَم |
|---|---|

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

نـدمتُ: نَدِمَ(س) نَدَماً: ونَدَامَةً کئے پر نادم وپشیمان ہونا۔فی القرآن المجید: وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَاب. (۱۰/۵۴) مندم: مصدر میمی۔ ندامت، پشیمانی۔

وقال قَيْسُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ جَذِيْمَةَ الْعَبْسِیُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

قیس بن زہیر یہ بنوعبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غبراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور بیس اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہوگیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدف کے قریب بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غبراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غبراء گھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو عمیر بن نضلة نے اسے تھپڑ مارالہذا وہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے غبراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل وغارت گری تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت ویاس کا اظہار کر رہا ہے۔

1...... | شَـفَـيْـتُ الـنَّـفْـسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ | وَسَـيْـفِـيْ مِـنْ حُـذَيْـفَةَ قـد شَـفَـانِـیْ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے اپنی جان کو حمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے حذیفہ سے شفاء دی۔

حل لغات:

شَـفَـيْـتُ: شفی اللہ العلیلَ(ض) شِفَاءً: بیماری سے اچھا کرنا۔شفا دینا۔فی القرآن المجید: وَشِفَاء

لِّمَا فِيْ الصُّدُوْرِ .(۱۰/ ۵۷)

فَـانْ اَکُ قـد بَـرَدْتُّ بِهِـمْ غَـلِيْلِي	فـلـم اَقْـطَـعْ بهـم اِلا بَـنـانِـيْ

2......

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کرکے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کرکے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَـرَدْتُّ:بـرد:(ن)بَرْدًا : ٹھنڈا ہونا۔فی القرآن المجید:لَايَـذُوقُونَ فِيهَـا بَـرْداً وَّلا شَرَاباً ۔ (۷۸/ ۲۴) سست پڑ جانا۔مر جانا۔کام کا آسان ہوجانا۔تلوار کا اچٹ جانا۔ٹھنڈا کرنا۔پانی سے تر کرنا،برف ملانا۔لوہے وغیرہ کوریتی سے گھسنا۔ٹھنڈا سرمہ لگانا۔غـلـيـل:مـص . غل ّ(ض)غَلِيلاَ صدرهٗ: کینہ والا ہونا۔وَنَـزَعْـنَـا مَا فِيْ صُـدُورِهِـم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْن۔(۱۵/ ۴۷) دھوکہ فریب والا ہونا۔الغَلِيل:سخت پیاسا،سخت پیاس۔کینہ۔سوزش،محبت یا سوزش غم۔البَنَان:انگلیوں کے پورے۔

وقال الْحارِثُ بْنُ وَعْلَةَ الذُّهَلِيُّ (الکامل)

شاعر کانا:

حارث بن وعلۃ ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

قَـوْمِـيْ هُـمْ قَتَـلُـوْا اُمَيْـمَ اَخِـيْ	فَـاِذَا رَمَيْـتُ يُـصِيْبُـنِـيْ سَهْـمِـيْ

1......

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم : یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

فَـلَـئِـنْ عَـفَـوْتُ لَا عْـفُـوَنْ جَـلَـلاً	وَلَـئِـنْ سَـطَـوْتُ لَاُوْهِـنَـنْ عَـظْـمِـي

2......

ترجمہ:

اگر معاف کردوں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

حل لغات:

جَلَلٌ: عظیم، بڑا۔معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔حدیث عباس میں ہے قال یوم بدرٍ القَتْلیٰ جَلَلٌ ماعَدَامُحمَدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلل بمعنی معمولی ہے۔سطوت: سَطَا(ن)سَطْوًا به وعليه: کسی پر حملہ کرنا۔مغلوب کرنا۔مضبوط پکڑنا۔لَاُوْهِنَنَّ: اوهَنَ: آدھی رات میں داخل ہونا۔فلانا: کمزور کرنا۔

❸	
لا تَأمَنَنْ قومًا ظَلَمْتَهُمْ	وبَدَأْتَهم بالشَّتْمِ والرَّغْمِ

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لاتَامَنَنَّ: اَمِنَ(س)اَمْنًا: مطمئن ہونا: في القرآن المجيد: وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ (۴/۸۳) اَلشَّتْمِ: مص. شَتَمَهُ (ض،ن) شَتْمًا: گالی دینا۔اَلرَّغْم: مص۔رَغَمَ(ف)رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر و ذلیل ہونا۔رَغِمَ اَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔في الحديث: وإنْ رَغَمَ اَنفُ اَبِي الدرداءِ۔ الرُّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

❹	
اَنْ يَّأبِرُوْا نَخْلًالِغَيْرِهِمْ	وَالشَّيْءُ تَحْقِرُهُ وقد يَنْمِي

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم و زیادتی کرکے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔کما تدین تدانُ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کمزور دیکھ کر لڑو مت موٹا دیکھ کر ڈرو مت۔

حل لغات:

يَابُرُوا: اَبَرَ النَّخلَ(ن،ض)اَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔الزرعَ: درست کرنا۔نَخلاً: کھجور کا درخت۔ وَالشَّيْءُ: بیروت کے نسخے میں "والامرُ" ہے۔تَحْقِرُ: حَقَرَالشيءَ(ض)حَقْرًا: ذلیل و حقیر سمجھنا۔ذلیل کرنا۔هومَحْقُورٌ: حَقُرَ(ک) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔هو حَقِيرٌ. يمنى: نَمَى الحَدِيثُ(ض) نَمَاءً: پھیلنا، عام ہونا۔نَمَى الشيءُ(ن)نَمَاءً: بڑھنا۔کثیر ہونا۔

5...... وزَعَمْتُمْ اَنْ لَّاحُلُوْمَ لَنَا | اِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْمِ

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاٹھی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اِنَّ الْعَصا قُرِعَتْ لِذِی الْحِلْم. یہ عربی کامشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہوگئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کررہا ہوں تو لاٹھی بجانا اس سے میں سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صدہا سال کے مشاہدات وتجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشیءَ(ف)قَرْعًا : چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ لہ العصَا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

6...... وَوَطِئْتَنَا وَطْأً عَلٰی حَنَقٍ | وَطْأَ الْمُقَيَّدِ نَابِتَ الْهَرِم

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روند ڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ تر گھاس کو روندتا ہے۔

حل لغات:

وَطِئْتَنَا: وَطِئَ الشیءَ(س)وَطْئًا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْءً ا وَّأَقْوَمُ قِيْلاً. (۳۰/۶) وَطِئْنا العَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کر دی۔ حَنَقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الحَنِق: غضب ناک۔ کینہ ور۔ اَلْمُقَيَّدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ مویشی باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مَقَايِيد. یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور ''اَلْمُقَيَّدُ'' کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نابت: نئی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتَ الزرعُ(ن) نَبَاتًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارضُ: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الھرم: مف: هَرْمَةٌ: نمکین وترش گھاس۔ الھَرَمُ: فرعون مصر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلند وبالا عمارت جس کی کرسی کشادہ و چہار گوشہ اور دیواریں مثلث

نما ہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: اَهْرَامٌ.

وَلَوْ كُنْتَ تَسْتَبْقِي مِنَ اللَّحْمِ	7 ...... وَتَرَكْتَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: اَلْوَضَمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دسترخوان یا کھانے کی میز۔ ج: اَوْضَامٌ و اَوْضِمَةٌ. تركهم لحمًا على وضمٍ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور کچل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وقال اَعْرَابِیٌّ

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

اِحْدٰى يَدَىَّ اَصَابَتْنِى ولم تُرِدِ	1 ...... اَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَاْسَاءً وتَعْزِيَةً

ترجمہ:

میں خود کو تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

اپنا غلام بنالے گا۔اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کو اپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَـأَسَّـاءً: مص (تفعیل) اَسَّی بینَهُما: صلح کرانا۔ فلانا بمُصیبَتِه: تسلی دینا، دلاسہ دینا۔ تَعزِیَةً (تفعیل) عَزَّاهُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔ التَّعْزِیَةُ: دلاسہ، تسلی۔ ج: تَعَازِی. خطابُ التَّعزِیَةِ: تعزیت نامہ۔

2 ...... كِلاهُـمـا خَـلَفٌ عَـنْ فَـقْدِ صاحِـبِـهٖ	هـذا اَخِــيْ حِيْـنَ اَدْعُـوْهُ وذا وَلَـدِىْ

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہوگیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔ انتقام جان لوٹتا ہے اور عفو ودرگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات:

خَـلَفَ: مص (ن) فلانا خَلَفاً وخِلافَةً: جانشین ہونا۔ قائم مقام ہونا۔ خلیفہ ہونا۔ فی القرآن المجید: فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. (۱۹/۵۹)
فَقْد: مص. فَقَدَ الشيءَ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہوجانا۔ قَالُواْ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ. (۱۲/۷۲) فَقَدَ الصدیقَ وفَقَدتِ المرءَةُ زوجَها: دوست یا خاوند سے محروم ہوجانا، ہاتھ دھو بیٹھنا۔

وقال اِياسُ بْنُ قَبِيْصَةُ الطَّائِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصۃ طائی (متوفی ۴ق ھ/ ۶۱۸ء) یہ بنوطی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... مــا وَلَــدَتْــنِــىْ حــاصِــنٌ رَبْـعِـيَّـةٌ	لَـئِـنْ اَنَـا مـالأْتُ الْهَـوىٰ لِاِ تِّبـاعِـها

ترجمہ:

قبیلہ ربعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہوا گر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

حَــاصِــنٌ:الــحَـــاصِـنُ والـحــاصِـنَةُ: پاک دامن عورت۔شادی شدہ عورت۔فــی الـقــرآن المجید: وَالْـمُـحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .(۲۴/۴) رَبْعِيَةٌ: ربیعہ بن نذار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔مَالَأْتُ:ما لَأَهُ علی الامرِ مُمَا لَأَةً: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا، تعاون کرنا۔

2 ...... | اَلَـمْ تَـرَ اَنَّ الْاَرْضَ رَحْـبٌ فَسِيْـحَةٌ | فَهَـلْ تُـعْـجِـزَنِّـيْ بُـقْـعَةٌ مِـنْ بِـقَـاعِـهَـا |

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع وعریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کرسکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ:الرَّحْبُ: کشادہ۔مَـكَـانٌ رَحْبٌ: کشادہ جگہ۔رَحِـبَ الـمـكـانَ (س) رَحَبًا: جگہ کا کشادہ ہونا۔رَحُبَ(ک) رُحْبًا: کشادہ اور فراخ ہونا۔فــی الـقــرآن المجید: وَضَـاقَـتْ عَـلَيْـكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ .(۲۵/۹) فَسِيحَةٌ:فَسُحَ الـمـكـانُ (ک) فَسَاحَةً: کشادہ ہونا۔هو فَسِيحٌ. تُعْجِزُنّ:اَعجَزَ فلانٌ: آگے نکل کر ہاتھ نہ آنا، پکڑا نہ جانا۔الشيءُ فلانٌ: کسی چیز کا کسی کے بس میں نہ آنا۔عاجز کردینا۔بُقْعَةٌ: زمین کا ٹکڑا۔فی القرآن المجید:فِيْ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ.(۳۰/۲۸) دھبہ، داغ۔ج:بُقَعٌ وبِقَاعٌ.

3 ...... | وَمَبْثُـوْثَةٍ بَـثَّ الـدَّبْـى مُسْبَـطِـرَّةٍ | رَدَدْتُ عَـلٰـى بِـطَـاءٍ هَـامِنْ سِـرَاعِـهَـا |

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے سست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جاملا۔

حل لغات :

مبثوثة: مفع.بَثَّ شيءَ (ن)بَثاً : پھیلانا، منتشر کرنا۔فی القرآن المجید: وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ.(۱۶/۸۸) الـدبی: چھوٹی ٹڈی۔جوڑنے پر قادر نہ ہو۔شہد کی مکھی، جاءوک الـدَّبی: وہ بڑی تعداد میں آئے۔بِطَاءٌ : مف: بَـطِـيءٌ: سست، سست رفتار، کام میں دیر کرنے والا۔بَـطُـوَ(ک) بُـطْـأً: سستی کرنا۔سِـرَاعٌ: مف:

سَرِيعٌ: السريعُ: تیزرو، تیز رفتار۔یَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً .(۵۰/۴۴) مسواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

4 ...... وَاَقْدَمْتُ وَالْخَطِّيُّ يَخْطُرُ بَيْنَنَا | لِاَعْلَمَ مَنْ جَبَانُهَا مِنْ شُجَاعِهَا

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کر رہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کر رہے تھے تا کہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات :

جَبَان: صفت۔ بزدل۔ھو جبانُ الوَجه: شرمیلا۔ ج: جُبَنَاءُ. شُجاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجْعَانٌ:

وقال رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ (الوافر)

شاعر کانام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکاب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

1 ...... اَبَيْتَ اللَّعْنَ اِنَّ سَكَابَ عِلْقٌ | نَفِيْسٌ لَاتُعَارُ وَلَاتُبَاعُ

ترجمہ:

لعنت تجھ سے دور ہو بے شک سکاب گھوڑی ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز ہے جو عاریتاً دی جاسکتی ہے نہ بیچی جاسکتی ہے۔

حل لغات :

اللَّعْنَ: وَاللَّعْنَةُ: لعنت۔عذاب۔في القرآن المجيد: رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيْرًا .(۶۸/۳۳) ج: لَعَنَاتٌ ولِعَانٌ. اَبَيْتَ اللعنَ: زمانۂ جاہلیت میں باشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔سَکَابِ: مبنی برکسر،گھوڑی کا نام ہے۔ اَلعِلْقُ: ہردل پسند نفیس چیز۔ ج: اَعْلاقٌ وعُلوقٌ. تھیلا۔العَلَق: چمڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا،نفیس اور قیمتی چیز۔تھیلا۔ج:اَعْلاقٌ۔

②...... | مُـفَــدَّاةٌ مُـكَــرَّمَةٌ عـلـيـنـا | يُـجـاعُ لَهـا الْـعِـيـالُ ولاتُـجـاعُ |

ترجمه:

(اس پر)ہماری جان قربان ہوہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جاسکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جاسکتا۔

حل لغات :

مُفَدَّاةٌ:مفع.فَدَّاهُ بنفسِه: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔مُکَرَّمَةٌ:مفع. قابل تعظیم۔

③...... | سَـلِيْـلَـةُ سـابِـقِيْـنِ تَـنـا جَلاهـا | اِذَا نُسِبَـا يَـضُـمُّـهـمَـا الْـكُـرَاعُ |

ترجمه:

دوسبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کراع نامی سانڈھ انہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات :

سَلِيْلَةٌ: مؤنث:السَّلِيلُ بمعنی المَسلول. نکالی ہوئی چیز۔نومولود بچہ۔خالص شراب۔وادی کا آبی راستہ۔ تَنَاجَلا:تَناجلَ القومُ: نسل کو فروغ دینا۔آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔نُسِبَا:نَسَبَ(ن،ض)نَسَبًا الرجُلَ: نسب بیان کرنا،نسب دریافت کرنا۔فی القرآن المجید:فَجَعَلَهُ نَسَباً وَّصِهْرا .(۲۵/۵۴) ۂ الی فلانٍ: منسوب کرنا۔اَلْکُراعُ: گھوڑے،خچر،گدھے،ہرچیز کا کنارہ۔یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

④...... | فَلَا تَـطْـمَـعْ اَبَيْـتَ الـلَّـعْنَ فِيْـهـا | ومَـنْـعُـكَـهـا بِشَـيْءٍ يُسْـتَـطـاعُ |

ترجمه:

تو لعنت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھ تجھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

وقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيٍّ (الطويل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جوبنوطی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کرلیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جوعبدالملک بن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1...... دَعَـادَعْـوَـةً يَـوْمَ الشَّرٰى يَاٰلَ مالِكٍ	وَمَـنْ لَّايُـجَـبْ عِـنْـدَ الْـحَـفِـيْـظَةِ يُكْلَم

ترجمہ:

شری کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کردیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہوگیا۔

حل لغات:

یـآل مـالک: لام میں دواحتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ''آل'' تھا پھر تخفیفا الف کو حذف کردیا گیا۔اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شری کے دن اس نے ال مالک کو پکارا۔

2...... فَيَـا ضَيْـعَةَ الْـفِتْيَـانِ اِذْ يَـعْتَـلُـوْ نَـهٗ	بِـبَـطْـنِ الشَّـرٰى مِثْـلَ الْـفَـنِـيْقِ الْمُسَدَّم

ترجمہ:

اے لوگو! نوجوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامنِ شرٰی میں طاقتور سانڈھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جارہے تھے۔

حل لغات:

يَعْتَلونَ: عَتَلَهٗ (ض)عَتْلاً: بہت زور سے کھینچنا،سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔فی القرآن المجید: خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْم . (۴۴/۴۷) الـفَنِيق:من الابل: نراونٹ،سانڈھ۔ ج:فُنُقٌ.المُسَدَّم:طاقتور سانڈھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چرپھر کر موٹا ہوجائے۔

❸ اَمَا فِیُ بَنِیُ حِصُنٍ مِنِ ابُنِ کَرِیُهَةٍ	مِنَ الْقَوُمِ طَلَّابِ التِّرَاتِ غَشَمُشَمِ

ترجمہ:

کیا قوم بنوحصن میں کوئی جنگجو نہیں! جو انتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات :

طَلّاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ التِّـرات: الوِتُـرُ: یکتا، اکیلا، اللہ تعالی کا ایک نام۔ فرد واحد۔ طاق عدد۔ عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔ شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ غَشَمُشَمُ: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

❹ فَیَقُتُلَ جَبُرًا بِامُرِءٍ لَم یَکُنُ لَّهٗ	بَوَاءً وَلٰکِنُ لاتَکَایُلَ بِالدَّمِ

ترجمہ:

جو جبراً قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔

''جَبُرًا''، مرزوقی نے لکھا ہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جو جبر کو قتل کرے۔

حل لغات :

''جَبُرًا''، بیروت کے نسخہ میں ''حُرًّا'' ہے۔ بَوَاءً: برابر، ہم پلہ۔ فُلانٌ بَوَاءُ فلان: قصاص میں برابر ہونا۔ تَکَایُلَ: تَکَایَلَ الرجلانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقالَ بَعُضُ بَنِیُ فَقُعَسٍ (الطویل)

شاعر کا نام:

مرہ بن عداء فقعسی ہے۔ (کذا قیل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو دشمنوں نے قید کر لیا تھا اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقعہ پر یہ اشعار کہے۔

❶ رَاَیُتُ مَوَالِیَ الْاُلٰی یَخُذُلُوُنَنِیُ	عَلٰی حَدَثَانِ الدَّهُرِ اِذُ یَتَقَلَّبُ

ترجمہ:

میں چچا کے بیٹوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادث زمانہ پر کوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

حل لغات :

مَوَالِی: مف: مَوْلٰی: پرورش کرنے والا۔ مالک۔ کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دہندہ۔ مخلص دوست۔ ساتھی۔ معاہدہ۔ مہمان۔ پڑوسی۔ شریک۔ داماد۔ باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔ یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔ احسان کرنے والا، انعام دینے والا۔ انعام یافتہ، احسان کیا ہوا۔ آزاد کیا ہوا۔ آزاد کرنے والا۔ غلام۔ تابع، فرمانبردار۔ یَخْذلون: خَذلَ (ن) خَذْلاً: جدا ہونا، بچھڑنا۔ فلانا وعنه: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، دستبردار ہونا، دست کش ہونا، بے یارومددگار چھوڑ دینا۔ فی القرآن المجید: وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِيْ يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهٖ. (۳/۱۶۰) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولا. (۲۵/۲۹) فی الحدیث: المؤمنُ اخو المؤمنِ لا يَخْذُلُهُ. بے نقاب کرنا، بھرم کھولنا، بھانڈا پھوڑنا۔ يَتَقَلَّبُ: تَقَلَّبَ الشيءُ: پلٹنا، متغیر ہونا۔

2 ...... | فَهَلَّا اَعَدُّوْنِیْ لِمِثْلِیْ تَفَاقَدُوْا | اِذَا الْخَصْمُ اَبْزٰی مَائِلُ الرَّأْسِ اَنْكَب |

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَفَاقَدوا: تَفَاقَدَ القومُ: ایک دوسرے کو کھونا۔ یہاں بددعا دے رہا ہے۔ الخَصْمُ: مقابل، مخالف، حریف، فریق، جھگڑالو (تثنیہ، جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔ فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ. (۳۸/۲۱) اَبْزی: صفت بَزِیَ (س) بَزَاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ ھوابْزَی۔ یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔ اَنْکَبُ: جھکے ہوئے کندھے والا۔ بے کمان آدمی۔ ج: نُكُبٌ.

3 ...... | وَهَلَّا اَعَدُّوْنِیْ لِمِثْلِیْ تَفَاقَدُوْا | وَفِی الْاَرْضِ مَبْثُوْثٌ شُجَاعٌ وَعَقْرَب |

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہو جائیں

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہوکر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: شُجْعَانٌ. عَقْرَب: بچھو۔ ج: عَقَارِب. عربی مقولہ ہے: اَلاَقَارِب كَالعَقَارِب. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

4 ...... | فَلا تَاْخُذُوْا عَقْلًا مِنَ الْقومِ اِنَّنِیْ | اَرَی الْعَارَيَبْقٰی وَالْمَعَاقِلُ تَذْهَبُ |

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہوجاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: اَعْيَارٌ. اَلْمَعَاقِل: مف: اَلْمَعْقُلَةُ: دیت، خون بہا۔ عقَلَ القَتِيلَ: مقتول کی دیت دینا۔ عن فلانٍ: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ لهٗ دَمَ فلانٍ: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

5 ...... | كَاَنَّكَ لم تَسْبَقْ مِنَ الدهرِ لَيْلَةٌ | اِذَااَنْتَ اَدْرَكْتَ الَّذِیْ كنت تطلُبُ |

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کرلے۔

وقال آخر (الطويل)

1 ...... | لٰكِنْ اَبٰی قومٌ اُصِيْبَ اخوهم | رِضَا العارِ فَاخْتَارُوْاعَلَی اللَّبَنِ الدَّمَا |

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کردیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر

پر ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رِضَا: خوشی، مرضی، رضامندی۔قناعت ۔خوش۔رضامند۔رِضًا: مص (س) مان لینا، قبول کرنا، پسند کرنا۔ فی القرآن المجید: وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلامَ دِينًا. (۳/۵) اختاروا: اختارهٗ . پسند کرنا، منتخب کرنا، چننا۔ الشيءَ علی غیره : ترجیح دینا۔ اَللَّبَن: دودھ (انسان وجانور کا) یہ اسم جنس جمع ہے، تھوڑے یا ایک نوع یا ایک وقت کے دودھ کو لَبَنَةٌ کہتے ہیں۔یہاں مراد اونٹ اور اونٹنیاں ہیں۔فی الحدیث: دَرَّتْ لَبَنَةُ القَاسِمِ. قاسم کے پینے کا دودھ بڑھ گیا۔ ج: اَلْبانٌ. اَللَّبِنُ: مٹی کی کچی اینٹیں۔

2 ...... فَلَو اَنَّ حَيًّا يَقْبَلُ المالَ فِدْيَةً	لَسُقْنَا لَهم سَيْلًا مِنَ المالِ مُفْعَمَا

ترجمہ:

اگر کوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہا دیتے۔

حل لغات :

مُفْعَمٌ: بھرا ہوا، لبریز۔

وقالتْ كَبْشَةُ اُخْتُ عَمرِو بنِ مَعْدِيْكَرِبَ (الطويل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کا نام: کبشۃ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمشیرہ ہیں اور شاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنو زبید کے سردار تھے ایک دن بنو مازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو مخزوم مازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنو زبید کی عورت کی تشبیب تھی، عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے طمانچہ رسید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنو مازن نے عبداللہ کو قتل کر دیا، پھر بنو مازن عمرو کے پاس آئے اور معذرت کرتے ہوئے کہا، نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کر دیا ہے ہم آپ سے رحم کی اپیل کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں، عمرو نے دیت قبول کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم ہوا تو عمرو کو قصاص پر برانگیختہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

اِلٰی قَوْمِہٖ لَا تَعْقِلُوا لَهُمْ دَمِی	❶ اَرْسَلَ عَبْدُاللّٰہِ اِذْ حَانَ یَوْمُهٗ

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات :

حان: حَانَ الْاَمْرُ (ض) حَیْنًا: کسی کا وقت آجانا۔

وَاُتْرَکَ فِی بَیْتٍ بِصَعْدَةَ مُظْلِمِ	❷ وَلَا تَاْخُذُوا مِنْهُمْ اِفَالًا وَاَبْکُرًا

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام صعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہوجاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہوجاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔(شرح مرزوقی ج۱ص۱۵۹بیروت)

حل لغات :

اِفَال: مف: اَلْاَفِیْل: اونٹ کا بچہ. اَبْکُر: مف: اَلْبَکْرُ: جوان اونٹ۔ بیت: سے یہاں قبر مراد ہے صعدۃ: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

وَهَلْ بَطْنُ عَمْرٍو غَیْرُ شِبْرٍ لِمَطْعَمِ	❸ وَدَعْ عَنْکَ عَمْرًا اِنَّ عَمْرًا مُسَالِمٌ

ترجمہ:

عمرو کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟۔

حل لغات :

مُسَالِمٌ: فا: سالمه: مصالحت کرنا۔ شِبْر: بالشت۔ ج: اَشْبَارٌ. مَطْعَم: طعام. اَلْمُطْعَمُ: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ اَلْمِطْعَمُ: بہت کھانے والا۔

فَمَشُّوا بِآذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ	❹ فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوا وَاتَّدَیْتُمْ

ترجمہ:

اگر تم نے انتقام نہ لیا اور دیت لے لی پھر تو کان کٹے شتر مرغ کے کان لے کر چلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کا انتقام نہ لو بلکہ مال لے کر کھا جاؤ تو ذلیل ورسوا ہو کر چلو۔

حل لغات :

اِتَّدَيْتُمْ: (افتعال) اِتَّدَى وَلِيُّ الْقَتِيْلِ: مقتول کے ولی کا خون بہا لیکر قاتل کو چھوڑ دینا۔ (حروف اصلیہ :و،د،ی) آذان: اَلاُذُنُ والاُذْنُ: کان۔ في القرآن المجيد: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُن. (۵/۴۵) اَلنَّعَام :مف: اَلنَّعَامَةُ: شتر مرغ (مذکر ومؤنث) جنگل راہ نما نشان۔ کنویں یا پہاڑ پر بنا ہوا سائبان ۔ دیوار کا بڑھا ہوا پتھر ۔دماغ کی جھلی۔ اَلمُصَلَّم: فا: صَلَّمَهُ: بالکل کاٹنا۔ بالکل جڑ سے کاٹنا۔

5 ...... وَلَاتَرِدُوْا اِلَّا فُضُوْلَ نِسَائِكُم | اِذَا ارْتَمَلَتْ اَعْقَابُهُنَّ مِنَ الدَّمِ

ترجمہ:

(الف) اور تم حوض پر عورتوں کے پانی استعمال کر لینے کے بعد ہی آنا جب انکی ایڑیاں خون سے لت پت ہوں۔

(ب) اور تم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آنا جب ان کی ایڑیاں خون آلود ہوں۔

مطلب:

(الف) عرب سفر میں جب کسی حوض یا چشمہ پر پہنچتے تو پہلے مرد حضرات اس کا پانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مرد فارغ ہو جاتے تو بعد میں عورتیں غسل کرتیں اور کپڑے دھوتیں اور عورت کا استعمال شدہ پانی مرد کے لئے انتہائی معیوب سمجھا جاتا، ایڑیوں کے خون سے لت پت ہونے کو غیرت دلانے کیلئے ذکر کیا ہے، شاعرہ کا مقصد یہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصر ہو تو پھر تمہیں عورت پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اور مطلب کیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۱۶۰)

(ب) عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کو بھی معیوب سمجھتے تھے اور جو شخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتا وہ ذلیل وحقیر شمار کیا جاتا، شاعرہ کہتی ہے اگر تم قصاص چھوڑ دو گے تو تم بھی ذلیل ورذیل شمار کئے جاؤ گے۔

حل لغات :

تردُوا: وَرَدَ(ض)وُرُوْدًا: آنا۔انفُهٗ: ناک کالمبا ہونا۔فلان علی المکانِ والمکانَ: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔الماءَ: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنْتَرَةُ بْنُ الْاَخْرَسِ الْمَعنی مِنْ طَيٍّ (الوافر)

شاعر کانام:

عنترۃ بن اخرس معنی ان کاتعلق بنوطی سے ہےاور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشہب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے،شاعرانہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ اَطِلْ حَمْلَ الشَّنَاءَةِ لِیْ وَبُغْضِیْ	وَعِشْ مَاشِئْتَ فَانْظُرْ مَنْ تَضِیْرُ

ترجمہ:

میرے بغض وحسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے .

حل لغات :

اَطِلْ: (افعال)اَطَالَ الشیءَ وفیه: لمبا کرنا۔علیه: مہربانی کرنا۔ اَلشَّنَاءَةُ :عداوت ودشمنی۔ تَضِیْرُ: ضارهٗ کذا (ض) ضَیْرًا: نقصان پہنچانا،تکلیف دینا۔

❷ فَمَا بِیَدَیْکَ نَفْعٌ اَرْتَجِیْهِ	وَغَیْرَ صُدُوْدِکَ الْخَطْبُ الْکَبِیْرُ

ترجمہ:

تیرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر طنز کر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

حل لغات :

نَفْعٌ : نفع،ذریعہ کامیابی۔ اَرْتَجِی :اِرْتَجَاهُ:امید رکھنا،توقع رکھنا،امید قائم رکھنا،ڈرنا۔ صُدُوْدٌ:مص. صَدَّ عنهُ (ن) صَدُوْدًا:اعراض کرنا،منہ پھیرنا۔

وَشِعْرُکَ حَوْلَ بَیْتِکَ مَایَسِیْرُ	❸...... اَلَمْ تَرَ اَنَّ شِعْرِیْ سَارَعَنِّیْ

ترجمہ:

کیا تونہیں دیکھتا کہ میرے شعرمشہور ہوگئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے اردگرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات :

بَیْتٌ: رہائش گاہ،گھر۔گھر کا فرش۔کعبہ۔قبر۔

کَاَنَّ الشَّمْسَ مِنْ قِبَلِیْ تَدُوْرُ	❹...... اِذَاابْصَرْتَنِیْ اَعْرَضْتَ عَنِّیْ

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہورہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت ودشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات :

قِبَلٌ: طاقت،دسترس۔فی القرآن المجید: بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا. (۲۷/۳۳) جہت،کونہ ،گوشہ۔نزد۔قریب۔

وَقال الْاَحْوَصُ بْنُ محمدِ بنِ عاصمٍ الانصارِیُّ (الکامل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام:عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عاصم ہے(متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء)''احوص''چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہوگئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبدالملک بن مروان کے پاس گئے،احوص ولید کے امردغلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا(کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبورتھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہوکر اسے ڈانٹنے لگا،احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوانہ کردے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہوچکا ہے۔تو

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیرالمؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید،شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوص کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوص کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابوبکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ اِنِّیْ عَلٰی مَاقد عَلِمْتَ مُحَسَّد	اَنْمِیْ عَلٰی الْبُغْضَاءِ وَالشَّنْآنِ

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض وحسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حل لغات :

مُحَسَّدٌ: مفع: (ن،ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنی ہے)

حسد کی تعریف:

اَلْحَسَدُ: تَمَنِّی زَوَالِ نِعمةِ الْمَحْسُودِ اِلَی الحاسِدِ: یعنی یہ تمنی کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھن کر مجھے مل جائے۔(التعریفات ص ۶۲ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَد .(۵/۱۱۳) فی الحدیث : ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباد الله اخوانا: ایک دوسرے سے حسد رکھو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اَلْبُغْضَاءُ: سخت دشمنی۔اَلشَّنْآنُ: دشمنی کرنے والا بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

❷ مَا تَعْتَرِیْنِیْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ	اِلَّا تُشَرِّفُنِیْ وتُعَظِّمُ شَانِیْ

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتیں ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حل لغات :

تعتری: اعتراہ الشیءُ: پیش آنا،طاری ہونا،لاحق ہونا۔تشرف: شَرَّفَ فلانًا: عزت بخشنا،حیثیث بلند کرنا،اعزاز عطا کرنا،باعزت بنانا۔تُعَظِّمُ: عَظَّمَهٗ: بڑا بنانا،شاندار بنانا،بڑا یا شاندار سمجھنا،بڑھانا،بڑا درجہ دینا،تعظیم

واحترام کرنا. ''تُعْظِمُ'' بیروت کے نسخہ میں '' ترفع'' ہے۔شَان: حالت وکیفیت۔فی القرآن المجید: وَمَا تَـكُونُ فِيْ شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُو مِنهُ مِن قُرْآنٍ . (۱۰/۶۱) حیثیت ومرتبہ،عزت۔اہم معاملہ۔لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيه . (۸۰/ ۳۷) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ . (۲۴/۶۲) تعلق۔اہمیت۔کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نبات اگے۔

تُـخْشٰـى بَـوَادِرُهٗ لَـدَى الْاَقْـرَانِ	3 ...... فَـاِذا تَـزُوْلُ تَـزُوْلُ عَنْ مُّتَخَـمِّطٍ

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہمسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّط: مفع تَخَمَّطَ الرجلُ: تکبر کرنا۔سخت غضب ناک ہونا، بھڑکنا۔غالب آنا۔بَوَادِر: مف: البَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات،غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یالغزشِ کلام۔ظاہر شی۔بدیہی چیز۔نوک۔علامت۔مونڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔بَوادِرُ الغَضَبِ:غصہ میں نکلی ہوئی ناسمجھی کی باتیں۔الاَقْرَانُ: مف: اَلْقِرْنُ لِلانسانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ،علم وہنر وغیرہ میں ہم رتبہ،ہمسر،اسی جیسا،عمر میں برابر، برابر کا، ٹکر کا،جوڑی دار،مماثل۔عورت کے لئے بھی قِرْنٌ ہی کہا جاتا ہے۔

كَـالشَّـمْـسِ لا تَـخْـفٰـى بِكُلِّ مَكَـانِ	4 ...... اِنِّـىْ اِذاخَـفِـىَ الـرِّجَـالُ وَجَدْ تَّنِـىْ

ترجمہ:

جب لوگ گمنام ہو جائیں تو مجھے تُو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت،مقام،مرتبہ۔هُوَرَفِيعُ المَكَانِ. جگہ،مقام۔ج: اَمْكِنَةٌ

وقالَ الْفَضْلُ بْنُ عباسٍ (البسيط)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عُتبہ بن اَبی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۱۴ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبد الملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنو امیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

1

مَهْلًا بَنِيْ عَمِّنَا مَهْلًا مَوَالِيْنَا	لَاتَنْبُشُوْا بَيْنَنَا مَا كَانَ مَدْفُوْنَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچازاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اسے نہ اچھالو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہوسکتا ہے۔

حل لغات:

لَاتَنْبُشُوْا: نَبَشَ الارضَ: زمین کھودنا تاکہ اس سے دفینہ نکالا جائے۔ الْمَسْتُوْرَ وعنہ: پوشیدہ چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الاَسْرَارَ وعَنِ الاَسْرَارِ: بھید ظاہر کرنا۔

2

لَاتَطْمَعُوْا اَنْ تُهِيْنُوْنَا وَنُكْرِمَكُمْ	وَاَنْ نَكُفَّ الْاَذٰى عَنْكُمْ وتُؤْذُوْنَا

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دیئے جاؤ۔

حل لغات:

تُهِيْنُوْ: اَهَانَ فلانٌ الامرَ او الشَّخصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی و حقیر سمجھنا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ اَهَانَ مَالَهٗ

اَكْرَمَ نَفْسَهٗ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

3...... | مَهْلًا بَنِیْ عَمِّنَا عَنْ نَّحتِ اَثْلَتِنا | سِیْرُوْا رُوَیْدًا کَمَا کُنتُمْ تَسِیْرُوْنا |
|---|---|

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھیلنے سے باز آجاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات :

نَـحْـت: سنگ تراشی۔تراش۔فطری ساخت و بناوٹ۔اصل۔فطرت۔طبعیت۔اَثْـلَةُ: جڑ۔گھر کا سامان۔ تیاری۔لوگوں کا راشن۔ج: اِثَالٌ. نحت اثلتهٗ: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

4...... | اَللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّا لَا نُحِبُّکُم | ولا نَلُومُکُم اَلَّا تُحِبُّوْنا |
|---|---|

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

5...... | کُلٌّ لَهٗ نِیَّةٌ فِیْ بُغْضِ صاحِبِهٖ | بِنِعْمَةِ اللهِ نَقْلِیْکُمْ وتَقْلُوْنا |
|---|---|

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات :

قَلِیَ(س) قِلًی: مبغوض رکھنا۔قَلٰی(ض) فلانا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا۔فی القرآن المجید: مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال الطِّرِمّاحُ بْنُ حَکِیْمٍ (الطویل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متوفی ۱۲۵ھ/۷۴۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | لَقَدْ زَادَنِیْ حُبًّا لِنَفْسِیْ اَنَّنِیْ | بَغِيْضٌ اِلٰی كُلِّ امْرِءٍ غَيْرِ طَائِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کردی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبغوض ہوں۔

حل لغات :

بغيض : نفرت وکراہت کرنے والا۔قابل نفرت۔طائل :فا . طَالَ (ن) عليه طَوْلاً : مہربانی کرنا۔انعام دینا۔

2 ...... | وَاِنِّیْ شَقِیٌّ بِاللِّئَامِ ولا تَرٰی | شَقِيًّا بِهِمْ اِلَّا كَرِيْمَ الشَّمَائِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اور بے شک میں کمینوں کے ہاں بد بخت ہوں اور تُو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بد بخت دیکھے گا۔

حل لغات :

الشمائل :مف :الشِّمال : بائیں جانب، بایاں۔فی القرآن المجید : وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَال. (٥٦/٤١) نحوست، بدفعلی۔اخلاق وعادات۔

3 ...... | اذا مَارَأٰنِیْ قَطَّعَ الطَّرْفَ بَيْنَهٗ | وبَيْنِیْ فِعْلَ العَارِفِ الْمُتَجَاهِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات :

اَلْمُتَجَاهِل : فا۔تجاھل : بناوٹی جاہل بننا۔

4 ...... | مَلأْتُ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَتّٰی كَانَّهَا | مِنَ الضِّيْقِ فِیْ عَيْنَيْهِ كِفَّةُ حَابِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تنگ کردی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات :

كِفَة ہر گول چیز۔گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔شکاری کا جال، پھندا۔پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ترازو کا پلڑا۔

ج: كِفَفٌ و كِفَافٌ. حابل : پھندا لگا کر شکار کرنے والا

مُعَادٍ لِاَهْلِ الْمَكْرُماتِ الْاَوَائِلِ	اَكُلُّ امْرِءٍ اَلْفٰی اَبَاهُ مُقَصِّرًا 5

ترجمه:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات :

مقصرا: فا. قَصَّرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

ولایَضْطَنِیْ مِنْ شَتْمِ اَهْلِ الْفَضائِلِ	اِذَاذُكِرَتْ مَسْعَاةُ وَالِدِهٖ اِضْطَنٰی 6

ترجمه:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات :

مسعاة: مص. کوشش۔ یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ یضطنی (افتعال) ضَنِیَ (س) ضَنًی: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

مِنَ النَّاسِ اِلَّابِالْقَنا وَالْقَنابِلِ	وماَمُنِعَتْ دارٌ ولاعَزّ اَهْلُها 7

ترجمه:

کوئی گھر محفوظ ہو سکتا ہے نہ اسکے رہنے والے معزز ہو سکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آ تجھ کو بتاؤں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سنان اوّل طاؤس رباب آخر

حل لغات :

اَلقَنابِل: مف: القَنْبَلَةُ: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعضُ بَنِیْ فَقْعَسٍ (الكامل)

شاعر کانام:

مرداس بن جشیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

❶ وَذَوِیْ ضِبَابٍ مُظْهِرِیْنَ عَداوَۃً	قَرْحِی الْقُلُوْبِ مُعَاوِدِی الْاِفْنَادِ

ترجمہ:

اور بہت سے کینہ وراور دشمنی کوظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات :

ضِبَابٌ: مف: اَلضَّبُّ: گوہ۔کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ وغضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے ورم آجاتا ہے۔قَرْحٰی: مف: القَرِیْحُ: زخمی.

❷ نَاسَیْتُھُمْ بَغْضَاءَ ھم وتَرَکْتُھم	وھم اِذا ذُکِرَ الصَّدِیْقُ اَعَادِ

ترجمہ:

میں نے ان کے بغض کونظر انداز کرتے ہوئے فراموش کردیا جب دوستوں کاذکر ہوتا ہے تووہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

❸ کَیْمَا اُعِدَّ ھُمْ لِاَبْعَدَ مِنْھُم	ولقد یُجَاءُ اِلٰی ذَوِی الْاَحْقَادِ

ترجمہ:

اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتًا کینہ وروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات :

اَلْاَحْقَاد: و حُقُوْدٌ: مف: اَلحِقْد: کینہ وبغض۔

کینہ کی تعریف :

اَلْحِقْدُ: ھُوَ طَلَبُ الانْتِقَامِ .وَتَحْقِیقُہٗ: اَنَّ الغَضَبَ اِذالَزِمَ کَظَمَہٗ لِعِجْزٍعَنِ التَّشَفِّی فِی الحَالِ رَجَعَ اِلَی الْبَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِیْہِ فَصَارَحِقْدًا.

کینہ :

دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی عجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اور غصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں گھر کرلیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینے کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی ،ص ۶۵،دار المنار)

وقال يَزِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ الْكِلابِىُّ (الطويل)

❶ دَفَعْنَاكم بِالْقَوْلِ حَتّٰى بَطِرْتُمْ | وَبِالرَّاحِ حَتّٰى كَانَ دَفْعُ الْاَصابِعِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کے معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچازاد بھائیوں کو خطاب کررہاہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات :

بَطِرْتُم: بَطِرَ(س) بَطَرًا: اترانا، اکڑنا، پھولا نہ سمانا، آپے سے باہر ہونا۔ بہ: بوجھل ہونا۔ گھبرانا۔ کفران نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔ اَلرّاح: مف: الراحةُ: ہتھیلی۔ خوشی، راحت، اطمینان۔ بیوی۔ صحن۔

❷ فلَمَّارَأَيْنَا جَهْلَكُمْ غَيْرَ مُنْتَهٍ | وماغَابَ مِنْ اَحلامِكُمْ غَيْرَ رَاجِعِ

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آسکتی ہیں۔

حل لغات :

اَحْلامٌ: مف: الحِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط وتحمل۔ عقل وخرد۔ فی القرآن المجید: أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلامُهُم بِهٰذَا. (۵۲/۳۲)

❸ مَسِسْنَا مِنَ الْآبَاءِ شَيْئًا وكُلُّنَا | اِلٰى حَسَبٍ فِىْ قَوْمِهٖ غَيْرِوَاضِعِ

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

حل لغات :

واضع:فا. گھٹیا،رذیل۔

4 ...... | فَلَمَّا بَلَغْنَا الْأُمَّهَاتِ وَجَدْتُّمْ | بَنِيْ عَمِّكُمْ كَانُوْا كِرَامَ الْمَضَاجِعِ |

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچازاد بھائیوں کومعزز ماؤں والا پایا۔

مطلب :

جب ہماری آپس میں نہ بنی اور روز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ واجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

اَلْمَضَاجِعُ:مف:اَلْمَضْجَعُ: بستر، پلنگ، چارپائی۔خواب گاہ،سونے کا کمرہ۔یہاں مراد''مائیں''ہیں۔

5 ...... | بَنِيْ عَمِّنَا لَا تَشْتِمُوْنَا وَدَافِعُوْا | عَلٰى حَسَبٍ مَافَاتَ قَيْدَ الْأَكَارِعِ |

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دو اور اس نسب پر صلح کرلو جو گھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

اَلأَكَارِعُ:مف:اَلْكُرَاعُ: آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔گائے اور بکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ(مذکر ومؤنث)

6 ...... | وَكُنَّا بَنِيْ عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا | فَكُلٌّ يُوَفِّيْ حَقَّهُ غَيْرَ وَادِعِ |

ترجمہ:

ہم چچازاد بھائی تھے(مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کو اس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ:فا.وَدَعَ(ف)وَدْعًا: آرام وسکون پانا۔سکون پذیر ہونا،قرار پانا۔ الشیءَ: چھوڑنا۔فی القرآن

المجید: مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی. (۳/۹۳)

وقال جابِرُ بْنُ رَالانَ السَّنْبُسِیُّ (الطویل)

شاعر کانام :

جابر بن رالان سنبسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ یہ شاعر بنوجدیلہ کے کسی شخص کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ لَعَمْرُکَ مَا اَخْزٰی اِذَا مَانَسَبْتَنِی	اِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلاً عَلَیَّ وَمَیْنَا

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! جب تو میرا نسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات :

نَسَبْتَ : نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلانَةٍ(ض)نَسِیبًا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنے اور عشق ومحبت کا اشارۃً بیان کرنا۔ الشیءَ(ن)نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔ اصل نسب بیان کرنا۔ فلانا: کسی سے نسب معلوم کرنا۔ الشیءَ الی فلانٍ: کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔ بُطْلاً: مص. بَطَلَ(ن)بُطْلًا: بےکار ہونا، ضائع ہوجانا۔ باطل ومنسوخ ہونا۔ دلیل کا لغو ہونا۔ استعمال ختم ہوجانا۔ مَیْنًا: مص. مانَ(ض)مَیْنًا: جھوٹ بولنا۔

❷ وَلٰکِنَّمَا یَخْزٰی امْرُءٌ تَکْلِمُ اِسْتَهُ	قَنَا قَوْمِهٖ اِذَا الرِّمَاحُ هُوَیْنَا

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہوجائے گا جس کی سرین کو اس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیا جب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات :

اِسْتٌ : سرین۔

❸ فَاِنْ تُبْغِضُوْنَا بِغْضَةً فِی صُدُوْرِکُمْ	فَاِنَّا جَدَعْنَا مِنْکُمْ وَشَرَیْنَا

ترجمہ:

اگر تمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اور تمہیں بیچا۔

حل لغات :

جَدَعَهُ(ف) جَدْعًا: ناک کاٹنا، بدن کا کوئی حصہ کاٹنا۔قید کرنا۔جیل میں ڈالنا۔شَراہُ(ض) شِرًا: بیچنا۔

4...... | وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وعِزِّهَا | ونحن وَرِثْنَا غَيْثًا وَّبُدَيْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

ہم پہاڑوں اوران کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اور ہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت وآبرو۔طاقت،غلبہ۔شدت۔سخت بارش۔عِزُّ الجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

5...... | وَأَيُّ ثَنَايَا الْمَجْدِ لَمْ نَطَّلِعْ لَهَا | وَاَنْتُمْ غِضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا |
|---|---|

ترجمہ:

اورعظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سرنہ کیااورتم غضبناک ہوکرہم پردانت پیستے رہے۔

حل لغات :

غِضَابٌ: مف: غَضِبٌ. غَضِبَ عليه(س) غَضَبًا: کسی پرغصہ ہونا، ناراض ہونااورانتقام کاارادہ کرنا۔

تَحْرِقُونَ :حَرَقَ اَنْيَابَهُ: دانت پیسنا،دانتوں کورگڑنا۔

وقال سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

سبرۃ بن عمرو فقعسی ہےاور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

عباد تمیمی اورمعبداسدی،عرب کے حاکم ضمرہ بن ضمرہ نہشلی تمیمی کے پاس مقدمہ لے گئے،ضمرہ نے عباد کوترجیح دی توبنواسد ناراض ہوگئے،مسئلہ ذاتیات تک پہنچا،ضمرہ نے شاعر(اس کاتعلق بنواسد سے ہے) کوطعنہ دیا کہ تو کنجوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے،اس موقع پرشاعرنے ضمرہ کوخطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶...... | أَتَنْسٰى دِفَاعِي عَنْکَ اِذَا اَنْتَ مُسْلَم | وقَدْ سَالَ مِن ذُلٍّ عَلَيْکَ قُرَاقِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یارو مددگار تھا اور تحقیق وادیٔ قراقر میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات :

دِفَاعٌ: مص . (مفاعلة) دَافَعَ عنهُ: دِفاع کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔عنهُ الاذٰی: تکلیف دور کرنا۔فلانًا فی حاجَتِهٖ: کسی کے حق یا مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادائیگی نہ کرنا۔مزاحمت کرنا۔

❷...... | ونِسْوَتُکُمْ فِی الرَّوْعِ بَادٍ وُجُوهُهَا | يُخَلْنَ اِمَاءً وَالْاِمَاءُ حَرَائِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں؛ حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات :

اَلاِمَاءُ: مف: اَلاَمَةُ: باندی، لونڈی۔بندی۔یااَمَةَ اللهِ: اے خدا کی بندی۔

❸...... | اَعَيَّرْتَنَا اَلْبَانَهَا ولُحُومَهَا | وذٰلِکَ عَارٌ يَاابْنَ رَيْطَةَ ظَاهِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تُو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

❹...... | نُحَابِی بِهَا اَکْفَاءَنَا ونُهِيْنُهَا | ونَشْرَبُ فِی اَثْمَانِهَا ونُقَامِرُ |
|---|---|

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب واحباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، اُنہیں ذبح کرتے، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جواء کھیلتے ہیں۔

حل لغات :

حَابٰی: حَابَی الرَّجُلَ: مدد کرنا۔طرف داری کرنا۔اَثْمَانٌ: مف: اَلثَّمَنُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

جو باہمی رضامندی سے دوسری شی کے عوض دیا جائے۔قَامِرٌ: (مفاعلة) قَامَرَۃً: کسی کے ساتھ جواء کھیلنا۔علی شیءٍ: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخرُ مِنْ بَنِی فَقْعَسٍ (الوافر)

① اَیَبْغِی اٰلُ شَدَّادٍ عَلَیْنَا	وما یُرْغٰی لِشَدَّادٍ فَصِیْلٌ

ترجمہ:

کیا آل شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرْعٰی ہو تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔اور اگر یُرْغٰی ہو جیسا کہ دیوان الحماسہ (ص ۴۳ .دار الکتب العلمیة .بیروت لبنان)اور شرح مرزوقی (ج ۱ص ۱۷۵)میں ہے تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اگر مدد طلب کرنے لئے نکلیں تو انہیں اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔جب آل شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے، بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات :

فَصِیْلٌ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔شہر کی چار دیواری۔شہر پناہ کے قریب، یہ سُوْر سے چھوٹی ہوتی ہے۔ج:فُصْلَانٌ و فِصَالٌ.

② فَاِنْ تَغْمِزْ مَفَاصِلَنَا تَجِدْهَا	غِلَاظًا فِی اَنَامِلِ مَنْ یَّصُوْلُ

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرأت و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آسکتا۔

حل لغات :

تَغْمِزَ: غَمَزَ(ض) غَمْزًا: ہاتھ سے ٹٹولنا (ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیسا ہے)یَّصُوْلُ: صَالَ علیه (ن)

صَوْلاً: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وقَالَ جَزْءُ وبْنُ كُلَيْبٍ الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

جزء وبن کلیب فقعسی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوز اسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ تَبَغّٰى ابْنُ كُوزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسْمِهَا	لِيَسْتَادَ مِنَّا اَنْ شَتَوْنَا لَيَالِيَا

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جا یہ اپنادام ودانہ مجھے مت صید کر چالاک ہوکر

حل لغات:

يَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتَوْنَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتْوًا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

❷ فَمَا اَكْبَرُ الْاَشْيَاءِ عِنْدِىْ حَزَارَةً	بِاَنْ اُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات:

حَزَارَةً: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَازَاتٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں "ی" نسبت کی ہے۔ زَارِيٌ: فا. زَرَى عليه (ض) زَرْيًا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ علیه عَمَلَهٗ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

3 ...... | وَاِنَّا عَلٰى عَضِّ الزَّمانِ الَّذِیْ تَرٰی | نُعَالِجُ مِنْ كُرْهِ الْمَخَازِی الدَّوَاهِيَا |
|---|---|

ترجمہ:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات:

اَلْمَخَازِی: مف: اَلْمَخْزَاةُ: ذلت، رسوائی۔ اَلدَّوَاهِیَا: مف: اَلدَّاهِيَةُ: مصیبت وآفت۔ رَجُلٌ دَاهِيَةٌ: صاحب بصیرت۔ معاملہ فہم آدمی۔ دَوَاهِي الدَّهْرِ: مصائب زمانہ، حوادثِ زمانہ۔

4 ...... | فَلَا تَطْلُبَنَّهَا يَاابْنَ كُوزٍ فَاِنَّهُ | غَذَا النَّاسُ مُذْ قَامَ النَّبِيُّ الْجَوَارِيَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے ابن کوزا سے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر وانعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کرسکتے۔

نوٹ:

دیوان حماسہ کے بعض نسخوں میں "غدا" ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں "غذا" ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوَارِيَا: مف: اَلْجَارِيَةُ: باندی۔ کم سن عورت، لڑکی۔ نوکرانی۔ آفتاب۔ کشتی۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) ہوا۔ سانپ۔

5 ...... | وَاِنَّ الَّتِیْ حُدِّثْتَهَا فِیْ اُنُوْفِنَا | وَاَعْنَاقِنَا مِنَ الْاِبَاءِ كَمَا هِيَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک جس غیرت اور عصبیت کا تجھ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

قحط سالی کے باوجود ہماری عظمت وشرافت ختم نہیں ہوئی۔ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

حُدِّثْتُ: (تفعیل)حَدَّثَ: کلام کرنا،خبر دینا، بیان کرنا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔بِالنِعْمَةِ: اظہار نعمت کرنا،نعمت پر شکرادا کرنا۔فی القرآن المجید: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾. (۱۱/۹۳) فلانًا الحدیثَ وبِہ: کسی سے حدیث بیان کرنا،خبر دینا۔عن فلانٍ: روایت کرنا۔

وقالَ زِيَادَةُ الْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کانام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

1.......

لَمْ اَرَ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ	اَقَلَّ بِهِ مِنَّا عَلٰى قَوْمِهِمْ فَخْرًا

ترجمہ:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخْرًا: مص. فَخَرَ الرَّجُلُ (ف) فَخْرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا،فخر کرنا،فوقیت جتانا(اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا)تکبر کرنا،غرور کرنا۔

2.......

وَمَا تَزْدَهِينَا الْكِبْرِيَاءُ عَلَيْهِمْ	اِذَا كَلَّمُوْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُمْ نَزْرًا

ترجمہ:

ان پر ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

مطلب:

ہم ایسانہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کواپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اوراس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَن تَواضَعَ لله رَفعَهُ الله)) جواللہ تعالی کے لئے عاجزی وانکساری کرے تو اللہ تعالی اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات :

تَزْدَهِیُ: (افتعال) اِزْدَهٰی: مغرورومتکبر ہونا۔ الشیءُ فلان وبہ: کسی چیز کا کسی کو حقیر وذلیل بنانا۔ الْكِبْرِيَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰/۷۸) نَزْرًا: مص. نَزَرَ الشيءَ(ن)نَزْرًا: کم کرنا۔ فلانًا: کسی کو حقیر وکم درجہ سمجھنا۔ اکسانا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کرکے سب کچھ نکلوالینا۔ اصرار کرکے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزْرًا.

❶ وَنَحْنُ بَنُو مَاءِ السَّمَاءِ فَلا نَرٰی	لِاَنْفُسِنَا مِن دُوْنِ مَمْلَكَةٍ قَصْرًا

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات :

مَمْلَكَة: حکمرانی واقتدار۔ قَصْرًا: مد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز وبے بسی۔ آخری درجہ، آخری حد۔ محل (کشادہ اورشان دارمکان) کوٹھی۔ ج: قُصُوْرٌ. رات کا ابتدائی وقت، شام

وقالَ ابْنُهُ مِسْوَرٌ حِيْنَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعاصِ سَبْعَ دِياتٍ فَاَبٰی (الطويل)

شاعر کانام:

مسوربن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عاص گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے، ہدبہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اس کے چچا اور دیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہدبہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدبہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کرلیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا کیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کردیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہدبہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی، عبداللہ بن عمرو، عمر بن عثمان، سعید بن عاص اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم بھی شریک تھے ہدبہ کو قصاصًا قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہدبہ بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہ یہ اشعار کہے۔

❶ اَبَعْدَ الَّذِیْ بِالنَّعْفِ نَعْفِ کُوَیْکِبٍ ... رَھِیْنَةِ رَمْسٍ ذِی تُرَابٍ وجَنْدَلِ

ترجمہ:

کیا اس شخص کے بعد جو کویکب پہاڑ کے پہلو میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات:

النَّعْفُ: نشیب و فراز والی اونچی جگہ۔ ج: نِعَافٌ. کُوَیْکِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔ رَھِیْنَةٌ: گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔ فی القرآن المجید: ﴿کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَةٌ﴾ (۷۴/۳۸) پابند آدمی، یرغمال۔ ج: رَھَائِنُ. رَمْسٍ: قبر (جو زمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔ دھیمی آواز۔ ج: رُمُوسٌ وارْمَاسٌ. جَنْدَلٌ: نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ چٹان۔ ج: جَنَادِلُ.

❷ اُذَکَّرُ بِالْبُقْیَا عَلٰی مَنْ اَصَابَنِی ... وَبُقْیَایَ اَنِّی جَاھِدٌ غَیْرُ مُؤْتَلِ

ترجمہ:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات:

مُؤْتَلٍ: فا. کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِئْتَلٰی: قسم کھانا۔ اَلَا (ن) اَلْوًا: کوشش کرنا۔ سست و کمزور ہونا۔ کوتاہی کرنا۔

3 ...... | فَـاِنْ لَّـمْ اَنَـلْ ثَـأرِیْ مِنَ الْیَوْمِ اَوْغَدٍ | بَـنِـیْ عَـمِّـنَـا فَـالـدَّهْـرُ ذُوْ مُتَـطَـوَّلِ |

ترجمہ:

اے چچازاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

4 ...... | فَـلا یَـدْعُـنِـی قَـوْمِـی لِیَـوْمِ کَـرِیْهَـةٍ | لَـئِـنْ لَّـمْ اُعَـجِّـلْ ضَـرْبَةً اَوْاُعَـجَّـلِ |

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

5 ...... | اَنَـخْتُـمْ عَـلَیْـنَـا کَـلْکَلَ الْحَرْبِ مَرَّةً | فَـنَـحْـنُ مُـنِـیْـخُـوْهَـا عَـلَیْـکُمْ بِکَلْکَلِ |

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات :

مُـنِـیْـخُـو : (افـعـال)اَنَـاخَ بِـالْـمَـکَـانِ : قیام کرنا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بِـهِ الْبَلاءُ : کسی کو مصیبت لاحق ہونا۔ الْجَمَلَ : اونٹ کو بٹھانا۔ کَلْکَل : سینہ، ہنسلی کی دو ہڈیوں کے درمیان کا حصہ۔

6 ...... | یَـقُـوْلُ رِجَـالٌ مَـااُصِیْـبَ لَهُـمْ اَبٌ | وَلَا مِـنْ اَخٍ اَقْبِلْ عَـلَـی الْـمَـالِ تُعْقَلِ |

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کر لے تجھے دیت دی جائے گی۔

7 ...... | کَـرِیْـمٌ اَصَـابَتْـهُ ذِیَـابٌ کَثِیْـرَةٌ | فَلَـمْ یَـدْرِ حَتّٰـی جِـئْـنَ مِنْ کُلِّ مَدْخَلِ |

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آ پہنچے تو وہ معلوم نہ کر سکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آ گئے۔

8 ...... | ذَکَـرْتُ اَبَـا أَرْوٰی فَـاَسْبَـلَتْ عَبْـرَةً | مِـنَ الـدَّمْعِ مَاکَادَتْ عَنِ الْعَیْنِ تَنْجَلِیْ |

ترجمہ:

میں نے ابواُروی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات :

ابواروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔اَسْبَلَتْ : اَسْبَلَتِ الطَّرِيقُ: راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمدورفت والا ہونا۔العَينُ: آنکھ سے آنسو بہنا۔عَبْرَةً: ایک آنسو۔ ج: عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ. تَنْجَلِي: (انفعال) اِنْجَلٰى: روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، دور ہونا، الگ ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلوار وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيٍّ (الوافر)

❶	
اِخَالُکَ مُوْعِدِیْ بِبَنِیْ جُفَيْفٍ	وَهَالَةَ اَنَّنِیْ اَنْهَاکِ هَالَا

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنو جفیف اور بنو ہالہ سے ڈرا رہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات :

مُوْعِدِیْ: اَوْعَدَ فلانًا: کسی سے وعدہ کرنا۔دھمکی دینا۔

❷	
فَاِلَّا تَنْتَهِیْ یَا هَالَ عَنِّیْ	اَدَعْکِ لِمَنْ یُّعَادِیْنِیْ نَکَالَا

ترجمہ:

اے بنو ہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑوں گا۔

❸	
اِذَا اَخْصَبْتُمْ کُنْتُمْ عَدُوًّا	وَاِنْ اَجْدَبْتُمْ کُنْتُمْ عِيَالَا

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات :

اَخْصَبَ: (افعال) اَخْصَبَ المَكَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔القَوْمُ: قوم کا سرسبزی پانا۔کہتے ہیں: "اَخْصَبَ

جَنَابُ القَومِ": قوم کا مقام سرسبز وشاداب ہے۔ اَجْدَبْتُمْ: (افعال) اَجْدَبَ المَكَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہوجانا۔ القومُ: قحط سالی کا شکار ہونا.

وقال اٰخر (البسيط)

شاعر کانام:

عویف قوافی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

❶

اَللُّؤمُ اَكْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَوَالِدِهِ	وَاللُّؤمُ اَكْرَمُ مِنْ وَبْرٍ وَمَا وَلَدَا

ترجمہ:

وبر اور اس کے والد سے کنجوسی دور رہو، وبر اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور رہو۔

❷

قومٌ اذا ماجَنٰى جانِيهِمْ اَمِنُوا	مِنْ لُؤمِ اَحْسابِهِمْ اَنْ يُّقْتَلُوْا قَوَدَا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاصاً قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کردے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہوجاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

❸

وَاللُّؤمُ دَاءٌ لِوَبْرٍ يُقْتَلُوْنَ بِهٖ	لايُقتَلُون بِداءٍ غيرِه اَبَدَا

ترجمہ:

اور وبر کے لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہوسکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہوسکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو زہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارہ نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

❶ اَلاَ اَبْلِغَا خُلَّتِی رَاشِدًا	وَصِنْوِیْ قَدِیْمًا اِذَا مَا اتَّصَلْ

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات :

خُلَّۃٌ: ایسی دلی دوستی جو سچی اور گہری ہو۔دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تثنیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ (۲/۲۵۴) صِنْوِیْ: یہ یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہے۔مماثل فرد۔مثل،مقابل۔ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔﴿وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۱۳/۳) سگا بھائی۔ج: صِنْوَانٌ و اَصْنَاءٌ.

❷ بِاَنَّ الدَّقِیْقَ یَهِیْجُ الْجَلِیْلَ	وَاَنَّ الْعَزِیْزَ اِذَا شَاءَ ذَلّ

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکا دیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات :

اَلدَّقِیْقُ: باریک، پتلا۔نازک۔گہرا۔بےفیض آدمی۔معمولی اور حقیر بات۔آٹا۔ج: اَدِقَّۃٌ و دَقَائِقُ۔یھیج :ھَاجَ النَّبْتُ(ض)هَیْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا،سوکھنے لگنا،کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا﴾ (۵۷/۲۰) هَاجَ القَومُ (ض)هَیْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔الحرب بینھم : لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

❸ وَاَنَّ الْحَزَامَةَ اَنْ تَصْرِفُوْا	لِحَیٍّ سِوَانَا صُدُوْرَ الْاَسَلْ

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مندی اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

4 ...... | فَـاِنْ كُـنْـتَ سَيِّـدَنَـا سُـدْتَّنَـا | وَاِنْ كُـنْـتَ لِـلْـخَـالِ فَـاذْهَـبْ فَخَلْ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمارا سردار ہے تو سردار رہ اور اگر تکبر کے لئے ہے تو جا تکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھر قوم کی خدمت اور اصلاح کریں؛ کیونکہ **سید القوم خادمھم**: قوم کا سردار، قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اور اگر صرف ناموری چاہتا ہے تو پھر ہم تجھے سردار نہیں مانتے۔ ؎

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے کہ میر کارواں میں نہیں ہے خوئے دل نوازی

وقال بعضُ بَنِیْ اَسَدٍ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

بنو اسد کے دو گروپوں کی ایک کنویں پر لڑائی ہوگئی اور ہر گروپ کا دعوی تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

1 ...... | کِـلا اَخَـوَیْـنـا اِنْ یُّـرَعْ یَدْعُ قومَهٗ | ذَوِیْ جَـامِـلٍ دَثْـرٍ وَجَیْـشٍ عَـرَمْـرَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو ڈرایا جائے تو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جو زیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکر والی ہے۔

حل لغات:

جَـامِلٌ: اونٹوں کا گلہ، ریوڑ (چرواہوں اور مالکوں سمیت) رَجُلٌ جَـامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔ دَثْـرٌ: ہر زیادہ چیز (مصدر کی طرح بطور صفت واحد وجمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) بہت زیادہ مال۔ فی الحدیث: ((ذَهَـبَ اَهلُ الدُّثُورِ بِـالاُجُورِ))۔ عَـرَمْـرَمٌ: زبردست، کثیر۔ جَیْـشٌ عَـرَمْـرَمٌ: بھاری لشکر۔ "جَیْـشٍ" بیروت کے نسخہ میں "جمع" ہے۔

2 ...... | کِـلا اَخَـوَیْـنـا ذُوْ رِجَـالٍ کَـاَنَّـهُـمْ | اُسُـوْدُ الشَّـرٰی مِـنْ کُلِّ اَغْلَبَ ضَیْغَمِ |
|---|---|

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جو شری جنگل کے موٹی گردن والے کاٹنے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلبُ : موٹی گردن والا۔شیر۔اکثر۔ضیغم: بڑی باچھوں والا شیر۔ج: ضَيَاغِمُ.

فَمَا الرُّشْدُ فِيْ اَنْ تَشْتَرُوْا بِنَعِيْمِكم	بَئِيْسًا ولا اَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بِالدَّمِ

❸

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے سختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیؤ۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ہدایت، راست روی۔سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔فی القرآن لمجید: لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾(۲/۲۵۶)

وقال حريث بْنُ عَنَّابٍ اَلنَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کانام:

حریث بن عناب نبہانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

تَعَالَوْا اُفَاخِرْكُمْ اَاَعْيَا وَفَقْعَسٌ	اِلَى الْمَجْدِ اَدْنٰى اَمْ عَشِيْرَةُ حَاتِمٍ

❶

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرتا ہوں کیا اعیا اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیا اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

اِلٰى حَكَمٍ مِنْ قَيْسِ عَيْلاَنَ فَيْصَلٍ	وَآخَرَ مِنْ حَيَّيْ رَبِيْعَةَ عَالِمٍ

❷

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیلان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

حل لغات :

حَكَمٌ: اسم باری تعالیٰ۔حاکم۔فی القرآن المجید:﴿أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِىْ حَكَماً وَّهُوَ الَّذِىْ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً﴾ (۶/۱۱۴) ثالث،سرپنچ۔﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَماً مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَماً مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (۴/۳۵)

3 ......

ضَرَبْنَاكُم حَتّٰى اِذا قَامَ مَيْلُكم	ضَرَبْنَا الْعِدٰى عَنكم بِبِيْضٍ صَوَارِمِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھاپن درست ہوگیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات:

مَيْلٌ : کجی،ٹیڑھ،جھکاؤ،توجہ،رغبت،میلان،رجحان۔صَوَارِمُ: مف: صَارِمٌ:سَيفٌ صَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔رَجُلٌ صَارِمٌ: بہادر۔مستقل مزاج آدمی۔عربی مقولہ ہے:"لِكُلِّ صَارِمٍ نَبوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ": ہرتلوار کبھی اچٹ جاتی ہے،ہرگھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہرعالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

4 ......

فَحُلُّوْا بِاَكْنَافِي وَاَكْنَافِ مَعْشَرِى	اَكُنْ حِرْزَكُمْ فِي الْمَاقِطِ الْمُتَلاحِمِ

ترجمہ:

لہذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات:

حِرْزٌ :محفوظ مقام،حفاظت گاہ،قلعہ۔ذریعہ حفاظت۔تعویذ،بچاؤ کا ذریعہ۔حصہ۔ج: اَحْرَازٌ. الْمَاقِطِ:تنگ میدان جنگ۔ج:مَآقِطُ.

5 ......

فَقَدْ كَانَ اَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اُضِيْفَكُمْ	اِلَيَّ وَاَنْهٰى عَنْكُمْ كُلَّ ظَالِمِ

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ملالوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کردوں۔

حل لغات:

اُضِيُفَ: اَضَافَ اليهِ: مائل ہونا۔کسی کا سہارالینا۔الشیءَ الیهِ: ملانا،شامل کرنا،اضافہ کرنا،بڑھانا،منسوب کرنا،حوالہ دینا۔فُلانًا: مددکرنا،پناہ دینا۔مہمان بنانا،ضیافت کرنا۔فی القرآن المجید:﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾ (۲۴/۵۱) عربی مقولہ ہے:''اِذَاضَافَكَ مَكْرُوْهٌ فَاقْرِهِ صَبْرًا'': جب مصیبت مہمان ہوتو صبر سے اس کی ضیافت کر۔

وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كُنَيْفِ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبہانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

❶ تَعَزَّ فَاِنَّ الصَّبْرَ بِالْحُرِّ اَجْمَلُ | وَلَيْسَ عَلٰى رَيْبِ الزَّمَانِ مُعَوَّلُ

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادث زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مُعَوَّلُ: مفع. (تفعیل)عَوَّلَ الرَّجُلُ علیهِ: بھروسہ کرنا،اعتماد کرنا۔کسی سے مدد چاہنا۔

❷ فَلَوْكَانَ يُغْنِيْ اَنْ يُّرَى الْمَرْءُ جَازِعًا | لِحَادِثَةٍ اَوْكَانَ يُغْنِي التَّذَلُّلُ

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَازِعًا: فا. جَزِعَ(س)جَزَعًا: گھبراجانا،کسی آفت وتکلیف سے گھبرانا،بے برداشت ہونا،مایوس ہونا،پریشان ہونا،بے تاب ہونا،ڈرنا۔

❸ لَكَانَ التَّعَزِّيْ عِنْدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ | وَنَائِبَةٍ بِالْحُرِّ اَوْلٰى وَاَجْمَلُ

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

4 ...... | فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْدُوْحِمَامَهُ | وما لِامْرِءٍ عَمَّا قَضَى اللهُ مَزْحَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالی کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

یَعْدُو: عَدَی (ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ حِمَامٌ: موت کا فیصلہ۔ قسمت۔ موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔ کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عن مَكَانِهِ (ف) زَحْلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

5 ...... | فَإِنْ تَكُنِ الْاَيَّامُ فِيْنَا تَبَدَّلَتْ | بِنُعْمٰى وَبُؤْسٰى وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

حل لغات:

نُعْمٰی: آرام۔ آسودہ حالی۔ مال۔ بُؤْسٰی: بَأَسَ (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

6 ...... | فَمَا لَيَّنَتْ مِنَّا قَنَاةً صَلِيْبَةً | وَلَاذَلَّلَتْنَا لِلَّتِيْ لَيْسَ تَجْمَلُ |
|---|---|

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کر دیئے اور نہ ہی ہمیں نازیبا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

''قناة صلبية'' کنایہ ہے عزت وطاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان وشوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی.

7 ...... | وَلٰكِنْ رَحَلْنَاهَا نُفُوْسًا كَرِيْمَةً | تُحَمَّلُ ما لا يُسْتَطاعُ فَتَحْمِلُ |
|---|---|

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کر لیتے ہیں۔

8 ...... | وَقَيْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نُفُوْسَنَا | فَصَحَّتْ لَنَا الْاَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هُزَّلُ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے صبر جمیل سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہوگئے۔

حل لغات:

اَلاعـرَاضُ: مف: اَلْـعِـرْضُ: بدن۔جان،نفس۔آبرو۔نسبی شرافت۔کسی بھی قسم کی بُو۔بڑا بادل،زبردست گھٹا۔شاداب وادی۔

وقال آخر (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کر دیا،شاعر اپنے مقصود کے حصول میں کامیاب ہوگیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

1 ...... وَكَمْ دَهَمَتْنِيْ مِنْ خُطُوْبٍ مُلِمَّةٍ	صَبَرْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ لَمْ أَتَخَشَّعِ

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آ پڑیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دھمتنی: دَهَمَهُ الامْرُ (ف،س) دَهْمًا: اچانک آپڑنا۔

2 ...... فَأَدْرَكْتُ ثَأْرِيْ وَالَّذِيْ قد فَعَلْتُمْ	قَلائِدُ فِيْ اَعْنَاقِكُمْ لَمْ تُقَطَّعِ

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قَلَائِدُ: مف: اَلْقِلَادَةُ: ہار،نیکلس۔انعامی تمغہ جو گردن میں لٹکایا جاتا ہے۔جانور کے گلے کا پٹہ۔اَعْنَاقٌ: مف: اَلْعُنق: گردن۔فی القرآن المجید: ﴿كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً﴾ (۱۷/۱۳) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔(مذکر ہے اور کبھی کبھی مؤنث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِیْ

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے (متوفی ۱۰۰ھ/ ۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ، عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کروالیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ ذَهَبَ الرُّقَادُ فَمَا يُحَسُّ رُقَادُ	مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُوَّادُ

ترجمہ:

میری رات کی نیند اڑ گئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کر دیا اور عیادت کرنے والے سو گئے۔

حل لغات:

الرقادُ: رات کی نیند۔ آرام۔ موت۔ سکون۔ مندا پن۔ شَجَاکَ: شَجَاهُ الامر ُ(ن) شَجْوًا: غمگین کرنا۔ اَلعُوَّادُ: فا. مف: عَائِدٌ: عیادت کرنے والے۔

❷ خَبَرٌ أَتَانِيْ مِنْ عُيَيْنَةَ مُوْجِعٌ	كَادَتْ عَلَيْهِ تَصَدَّعُ الْاَكْبَادُ

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہو جائیں۔

حل لغات:

تَصَدَّعَ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شگاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (۲۱/۵۹)

❸ بَلَغَ النُّفُوْسَ بَلَاؤُهُ فَكَأَنَّنَا	مَوْتٰى وَفِيْنَا الرُّوْحُ وَالْاَجْسَادُ

ترجمہ:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہوگئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

4 ...... | یَرْجُوْنَ عَثْرَۃَ جَدِّنَا وَلَوْ اَنَّھُمْ | لَایَدْفَعُوْنَ بِنَا الْمَکَارِہَ بَادُوْا |

ترجمہ:

وہ ہماری شان وشوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہوجائیں۔

حل لغات:

عَثْرَۃٌ: لغزش۔بَادُوْا: بَادَ (ض) بَیْدًا: ہلاک ہوجانا،ختم ہوجانا۔سورج غروب ہونا۔

5 ...... | لَمَّا اَتَانِیْ مِنْ عُیَیْنَۃَ اَنَّہٗ | اَمْسٰی عَلَیْہِ تَظَاھَرُ الْاَقْیَادُ |

ترجمہ:

جب مجھے عیینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بتہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

6 ...... | نَخَلَتْ لَہٗ نَفْسِی النَّصِیْحَۃَ اَنَّہٗ | عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْھَبُ الْاَحْقَادُ |

ترجمہ:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کردیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہوجاتے ہیں۔

حل لغات:

نخلت: نَخَلَ شیءَ (ن) نَخْلًا: چھاننا۔صاف کرنا۔

7 ...... | وذَکَرْتُ اَیُّ فَتًی یَسُدُّ مَکَانَہٗ | بِالرِّفْدِ حِیْنَ تَقَاصَرُ الْاَرْفَادُ |

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑ جائیں گی۔

حل لغات:

یَسُدُّ: سَدَّ الشَّیْءُ (ض) سَدَادًا: سیدھا اور درست ہونا۔فُلَانٌ: قول وفعل کا صحیح روش پر ہونا،قول وفعل

کا درست ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفد: اَلرِّفْدُ: عطیہ، بخشش، انعام۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأُتْبِعُوا فِي هَـٰذِهِ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ﴾ (۱۱/۹۹) امداد۔ ج: اَرْفَادٌ ورُفُودٌ۔

8 اَمْ مَنْ يُّهِيْنُ لَنَا كَرَائِمَ مَالِهِ	وَلَنَا اِذَا عُدْنَا اِلَيْهِ مَعَاذُ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وقال بِشْرُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور سجستان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچازاد بھائی یزید بن مہلب کلیدی عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے شکوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 جَفَانِي الْاَمِيْرُ وَالْمُغِيْرَةُ قد جفا	وَاَمْسٰى يَزِيْدُ لِيْ قَدِ ازْوَرَّ جَانِبُهُ

ترجمہ:

امیر نے مجھ پر ظلم کیا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلو تہی کی۔

حل لغات:

جَفَا: جَفَا فلانًا وعليه: (ن) جَفَاءً: منہ پھیرنا۔ بے تعلق ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً﴾ (۱۳/۱۷) اِزْوَرَّ، عنهُ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

2 وَكُلُّهُمْ قد نَالَ شِبْعًا لِبَطْنِهِ	وَشِبْعُ الْفَتٰى لُؤْمٌ اِذَا جَاعَ صَاحِبُهُ

ترجمہ:

ان سب نے شکم سیری کر لی اور نوجوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی بھوکا ہو۔

حل لغات:

شِبْعٌ: اَلشِّبْعُ مِنَ الطَّعَامِ وغَيرِهٖ: شکم یا طبعیت سیر کردینے والی چیز، آسودگی۔

③ ...... | فَيَا عَمِّ مَهْلًا وَاتَّخِذْنِيْ لِنَوْبَةٍ | تَنُوبُ فَإِنَّ الدَّهْرَ جَمٌّ عَجَائِبُهٗ |
|---|---|

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

"تَنُوْبُ" شرح مرزوقی میں ہے "تُلِمُّ" اور "عَجَائِبُهٗ" کی جگہ "نوائبُهٗ" ہے۔ (شرح مرزوقی، ج۱، ص۱۹۳، بیروت)

حل لغات:

جَمٌّ: ہر چیز کی زیادتی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۲۰/۸۹) ج: جِمَامٌ وجُمُومٌ.

④ ...... | اَنَا السَّيْفُ اِلَّا اَنَّ لِلسَّيْفِ نَبْوَةً | وَمِثْلِيْ لَا تَنْبُوْ عَلَيْكَ مَضَارِبُهٗ |
|---|---|

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نَبْوَةً: نَبَا الشيءُ (ن) نَبْوَةً: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔ السَّيفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔ "لِكُلِّ سيفٍ نَبْوَةٌ": ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعضُ بَنِيْ عبدِ شَمْسٍ مِنْ فَقْعَسٍ (البسيط)

① ...... | يَا اَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعًا | قُوْلَا لِسِنْبِسَ فَلْتَقْطِفْ قَوَافِيْهَا |
|---|---|

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دو سوارو! بنو سنبس سے کہہ دو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

حل لغات:

تَقَطَّفَ: قَطَفَ الشیءَ(ض)قَطْفًا: کاٹنا۔

مِـنْ اَنْ اُقَـاذِعَهَـا حَتّٰی اُجَـازِیُهَـا	اِنِّـی امْـرُءٌ مُـکْـرِمٌ نَـفْسِیْ وَمُتَّـئِدٌ	......❷

ترجمہ:

بے شک میں صبر وتحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کو اس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکا دوں۔

حل لغات:

مُتَّـئِدٌ: فا. (افتعال)اِتَّأَدَ فلانٌ: سنجیدہ ہونا۔توقف کرنا۔آہستگی اختیار کرنا۔اُقَـاذِعُ: (مفاعلة) قَاذَعَهٗ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا، گالی گلوچ کرنا۔

شُـعُثًـا فَـوَارِسُهـا شُعُثًا نَـوَاصِیُهـا	لَـمَّـا رَأَوْهـا مِـنَ الْاَجْـزَاعِ طـالِعَةً	......❸

ترجمہ:

جب انہوں (بنوسنبس) نے گھوڑوں کو وادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

اَلاجـزَاعُ: مف: اَلْجَـزْعُ: سنگ سلیمانی، ماربل، عقیق۔ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔وادی کا موڑ، وادی کا بیچ۔شُعُثًا: مف: اَشْعَثُ: شَعِثَ الشَّعْرُ(س) شَعَثًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

اَنْ قَـد اَطَـاعَـتْ بِـلَیْلٍ اَمْـرَغَـاوِیُهـا	لَاذَتْ هُـنَـالِکَ بِـالْاَشْعَـافِ عالِمَةً	......❹

ترجمہ:

تو انہوں نے اسی وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

فائدہ:

اطـاع الامـر بـالليل: ''غلط فیصلہ کرنے'' سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

حل لغات:

لَاذَتْ: لَاذَ بِالشَّيْءِ(ن) لَوْذًا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعۂ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (٢٤/٦٣) بفلان: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ اَلْاَشْعَاف: مف: الشَّعَفَةُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخرُ فِي ابْنٍ لَّهُ (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا ''حُنْدُج'' شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے اذیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے حُنْدُج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

❶ لَا تَعْذُلِيْ فِيْ حُنْدُجٍ اِنَّ حُنْدُجًا	وَلَيْثُ عِفِرِّيْنٍ لَدَيَّ سَوَاءُ

ترجمہ:

اے بیوی! حندج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک حندج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذُلِي: عَذَلَهُ (ن،ض) عَذْلًا: ملامت کرنا۔

❷ حَمَيْتُ عَلَى الْعُهَّارِ اَطْهَارَ اُمِّهٖ	وبعضُ الرِّجالِ الْمُدَّعِيْنَ غُثَاءُ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگرچہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعوی کرتے ہیں کہ حندج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

حل لغات:

اَلْعُهَّارُ: فا. مف: عَاهِرٌ: زانی۔ عَهَـرَ(ف)عُهُورًا: بدکار رہنا۔ اَلْمَرْءَ ةَ و الیھا: زنا کرنا۔ غُثَاءٌ: کوڑا کرکٹ۔ وہ پتے، تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ ہانڈی کا جھاگ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهٗ غُثَاءً أَحْوٰی﴾ (۵/۸۷) ج: اَغْثَاءٌ.

فَجَاءَتْ بِهٖ سَبْطَ الْبَنَانِ كَأَنَّمَا	عِمَامَتُهٗ بَيْنَ الرِّجَالِ لِوَاءُ

❸

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

سَبْطٌ: لمبا آدمی۔ سیدھے بال۔ مسلسل بارش۔ سَبْطُ الاَصَابِعِ: لمبی انگلیوں والا۔ ج: سِبَاطٌ. لِوَاءٌ: جھنڈا، پرچم۔ ج: اَلْوِيَةٌ و اَلْوِيَاةٌ.

وقال آخَرُ (الطويل)

رَأَيْتُ رِبَاطًا حِيْنَ تَمَّ شَبَابُهٗ	وَوَلّٰى شَبَابِيْ لَيْسَ فِيْ بِرِّهٖ عَتْبُ

❶

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔ بِرٌّ: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔ عَتَبٌ: سختی، تکلیف دہ بات۔

اِذَا كَانَ اَوْلَادُ الرِّجَالِ حَزَازَةً	فَاَنْتَ الْحَلَالُ الْحُلْوُ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ

❷

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد دردِ دل کا باعث ہوتی ہے تو تُو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔

علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرعے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تُو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: میٹھا، شیریں، خوش گوار (کھانا ہو یا پانی)

3...... لَنَا جَانِبٌ مِّنْهُ دَمِيثٌ وَجَانِبٌ | اِذَا رَامَهُ الْاَعْدَاءُ مُمْتَنِعٌ صَعْبُ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہے اور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيث: صفت۔ نرم مزاج، خوش اخلاق۔ ج: دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نسخے میں "مَرْكَبُهُ" ہے۔

4...... وَتَأْخُذُهُ عِنْدَ الْمَكَارِمِ هِزَّةٌ | كَمَا اهْتَزَّ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرَّطْبُ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی و شادمانی اسے اس طرح آلیتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نسخے میں لفظ "تَحْتَ" نہیں ہے اور یہ سہو ہے۔ اَلبارح: موسم گرما کی گرم ہوا۔ گزرا ہوا وقت۔ اَلبَارِحَة: گزشتہ رات۔ اَلْغُصْنُ: ٹہنی، شاخ (پتلی ہو یا باریک) ج: غُصُونٌ واَغْصَانٌ. اَلرَّطْبُ: نرم و نازک، ترو تازہ، تر، ج: رُطُبٌ ورُطْبٌ. اَلرُّطْبُ: تروتازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔ الرُّطَبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخَرُ (الطويل)

شاعر کا نام:

عبدالصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

1...... وَفَارَقْتُ حَتّٰى مَا اُبَالِيْ مِنَ النَّوٰى | وَاِنْ بَانَ جِيْرَانٌ عَلَيَّ كِرَامُ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہو جائیں۔

2...... فقد جَعلَتْ نَفْسِيْ عَلَى النَّأْيِ تَنْطَوِيْ | وعَيْنِيْ على فَقْدِ الْحَبِيْبِ تنامُ

ترجمہ:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہوچکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَنطَوِی: (انفعال) اِنطَوٰی: لپٹنا، طے ہونا۔ علی کذا۔ مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الحَبِیب: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: اَحِبّاءُ واَحِبَّۃٌ. " فَقْدِ الْحَبِیبِ "شرح مرزوقی میں "فَقْدِ الصدیق" ہے۔

وقال آخر (البسیط)

1 رُوِّعتُ بالبَیْنِ حتّٰی ما اُراعُ لَہٗ | وبِالمَصائِبِ فِیْ اَھلِیْ وجِیرَانِیْ

ترجمہ:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رَوَّعَہٗ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرا دینا۔ "رُوِّعتُ" بیروت کے نسخہ میں " فُزِّعتُ" ہے۔

2 لم یَترُکِ الدَّھرُ لی عِلقًا اَضِنُّ بہ | اِلاَّ اِصطَفاہُ بِنَایٍ او بِھِجْرانِ

ترجمہ:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کرلیا۔

حل لغات:

عِلقًا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ اَضَنُّ: ضَنَّ بہٖ وعلیہِ(س) ضَنًّا: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اِصْطَفَاہُ: (افتعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَی آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاھِیمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ﴾ (۳/۳۳) ھِجرانٌ: مص. ھَجَرَ الشیءَ(ن) ھِجرانٌ: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلَی مَا یَقُولُونَ وَاھْجُرْھُمْ ھَجْراً جَمِیلاً﴾ (۷۳/۱۰)

وقال طُفَيلُ الغَنوِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام طفیل بن عوف یا طفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ | وما اَنَا بِالْمُسْتَنْكِرِ الْبَيْنَ اِنَّنِیْ | بِذِیْ لَطَفِ الجیرانِ قِدَمًا مُفَجَّعُ |
|---|---|

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصۂ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جا رہا ہوں۔

حل لغات:

المستنکر: فا (استفعال) اِسْتَنْكَرَ الامْرَ: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

❷ | جَدِيْرٌ بِهٖ مِنْ كُلِّ حَيٍّ صَحِبْتُهم | اذا اَنَسُ عَزُّوا عَلَیَّ تَصَدَّعُوْا |
|---|---|

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہو کر مجھے پیارے ہو جاتے ہیں تو جدا ہو جاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

❸ | واِنّیْ بِالْمَوْلَی الَّذِیْ لیسَ نافِعِیْ | ولاضَائِرِیْ فُقْدَانُهٗ لَمُمَتَّعُ |
|---|---|

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جا رہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضَائِرٌ: فا. ضَارَهُ كذا (ض) ضَيْرًا: نقصان پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ﴾ (۲۶/۵۰)

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

❶ وقد قادَنِی الْجِیْرَانُ حِینًا وقُدْتُّهم	وفارَقْتُ حَتّٰی ما تَحِنُّ جمالِیَا

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تَحِنُّ: حَنَّ (ض) حَنِینًا: آواز نکالنا۔ حَنّتِ النَّاقَةُ: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

❷ رَجَاؤُکَ اَنْسَانِیْ تَذَکُّرَ اِخْوَتِیْ	ومالُکَ اَنسانِی بِوَهْبِیْنَ مالِیَا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقامِ وہبین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رَجَاؤُ: مص. رَجَاهُ(ن) رَجَاءً: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وَهْبِیْنَ: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

❶ وِاِنَّا لَتُصْبِحُ اَسْیَافُنَا	اِذا مَا اصْطَبَحْنَ بِیَوْمٍ سَفُوْکٍ

ترجمہ:

بے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شرابِ صبح پی لیتی ہیں۔

حل لغات:

سَفُوکٌ: بہت خون گرانے والا۔

2 ...... | مَنَابِرُهُنَّ بُطُوْنُ الْاَكُفِّ | وَاَغْمَادُهُنَّ رُؤُوْسُ الْمُلُوْكِ |
|---|---|

ترجمہ:

تو ان کے منبر ہتھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرُ: مف: اَلْمِنْبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ اَغْمَادٌ: وغُمُودٌ: مف: اَلغِمدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن عباس الصُولیّ ہے۔

1 ...... | لاَ يَمْنَعَنَّكَ خَفْضَ الْعَيْشِ فِيْ دَعَةٍ | نُزُوْعُ نَفْسٍ اِلٰى اَهْلٍ وَّاَوْطَانِ |
|---|---|

ترجمہ:

ہرگز تجھے گھر والوں اور وطن کی یاد عیش و راحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضٌ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ نشیبی زمین۔ ج: خُفُوْضٌ. نحویوں کے نزدیک ''جر''۔ دَعَةٌ: سکون، راحت۔ نُزُوْعٌ: وطن کا مشتاق ہونا۔

2 ...... | تَلْقٰى بِكُلِّ بِلادٍ اِنْ حَلَلْتَ بِها | اَهْلًا بِاَهْلٍ وَجِيْرَانًا بِجِيْرَانِ |
|---|---|

ترجمہ:

جس شہر میں بھی تُو جائے گا تجھے وہاں گھر والوں کے بدلے گھر والے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

وقال بعضُ بَنِیْ اَسَدٍ (الطویل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کا نام عبدالعزیز بن زُرارۃ کلابی ہے(۵۰ھ/۶۷۰ء)اور یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے کے بڑے بہادر اسلامی شاعر ہیں اور جنگِ قسطنطنیہ میں شریک ہو کر فریضۂ جہاد بھی ادا کیا۔

❶ اِلَّا اَکُنْ مِمَّنْ عَلِمْتِ فَاِنَّنِیْ	اِلٰی نَسَبٍ مِمَّنْ جَھِلْتِ کَرِیْمِ

ترجمہ:

اگرچہ میں ان لوگوں میں سے نہیں جنہیں تو جانتی ہے(تو کیا ہوا)بے شک میں ایسے معزز نسب کی طرف منسوب ہوں جس سے تُو بے خبر ہے۔

حل لغات:

"اِلَّا" ہر مقام پر حرفِ استثناء نہیں ہوتا بلکہ کہیں "اِنْ، لَا" سے بھی مرکب ہوتا ہے(جیسا کہ رمضان آفندی علیہ الرحمۃ نے شرح عقائد کے حاشیہ میں اس کی صراحت کی ہے)ان اشعار میں بھی "اِنْ، لَا" سے مرکب ہے۔ابو علی احمد مرزوقی نے اس کا معنیٰ "اِنْ لَمْ" سے کیا ہے۔(شرح دیوان الحماسۃ ج ۱، ص ۲۰۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

❷ وَاِلَّا اَکُنْ کُلَّ الْجَوَادِ فَاِنَّنِیْ	عَلَی الزَّادِ فِی الظَّلْمَاءِ غَیْرُ شَتِیْمِ

ترجمہ:

اور اگرچہ میں کامل طور پر سخی نہیں(مگر اتنا ضرور ہے کہ)بے شک رات کی تاریکی میں مجھے توشہ(راشن)کی وجہ سے گالی نہیں دی جاتی۔

مطلب:

اگرچہ میں وقت کا حاتم طائی نہیں ہوں لیکن پھر بھی میرے ہاں جو مہمان اور دوست آتے ہیں وہ میری تعریف کرتے ہوئے ہی واپس جاتے ہیں؛ کیونکہ میں مہمان نوازی اچھے طریقے سے کرتا ہوں۔

❸ وَاِلَّا اَکُنْ کُلَّ الشُّجَاعِ فَاِنَّنِیْ	بِضَرْبِ الطُّلٰی وَالْھَامِ حَقُّ عَلِیْمِ

ترجمہ:

اور اگرچہ میں کامل طور پر بہادر نہیں(مگر اتنا ضرور ہے کہ)میں گردنوں اور کھوپڑیوں کو مارنے کا حق جانتا ہوں۔

وقال عَمْرُو بْنُ شَأْسٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن شاس اسدی ہے (متوفی ۲۰ھ/۶۴۰ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانۂ اسلام پایا اور نعمتِ ایمان سے سرفراز ہو کر شرفِ صحابیت حاصل کیا اور جنگ قادسیہ میں شریک ہو کر فریضۂ جہاد بھی ادا کیا۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک لونڈی تھی اس سے ان کا ایک عرار نامی سیاہ فام بیٹا تھا ''عرار'' بڑے فصیح و بلیغ تھے اس لئے ان کے والد ان سے محبت کرتے تھے لیکن شاعر کی بیوی ام حسان شاعر کو ''عرار'' سے عار دلاتی اور عرار کو اذیت پہنچاتی تھی، شاعر نے اپنی بیوی کو تنبیہ اور اپنے بیٹے عرار کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1 اَرَادَتْ عِـرَارًا بِـالْهَـوَانِ وَمَنْ يُّـرِدْ	عِـرَارًا لَـعَـمْـرِیْ بِـالْهَـوَانِ فَقَدْ ظَلَمْ

ترجمہ:

میری بیوی نے عرار کی توہین کا اردہ کیا میری زندگی کی قسم جو عرار کی توہین کا ارادہ کرے یقیناً اس نے ظلم کیا۔

حل لغات:

اَلْهَوَانُ: مص. هَانَ فلانٌ (ن) هَوَانًا: ذلیل ورسوا ہونا۔

2 فَـاِنْ كُـنْـتِ مِـنِّیْ اَوْتُرِيْدِيْنَ صُحْبَتِیْ	فَـكُـوْنِـیْ لَـهٗ كَـالسَّـمَنِ رُبَّتْ لَهُ الْاَدَمْ

ترجمہ:

اگر تُو مجھ سے تعلق اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو اس کے لئے اس گھی کی طرح ہو جا جس کے لئے چمڑے کو شیرہ لگایا ہو۔

مطلب:

سابقہ زمانے میں گھی مشکیزے میں رکھا جاتا تھا اگر مشکیزے کے چمڑے کو شیرہ لگا کر پھر گھی رکھا جاتا تو گھی خراب نہ ہوتا ورنہ خراب ہو جاتا تھا، شاعر کا مقصد یہ ہے کہ اگر تو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو پھر عرار سے حسنِ سلوک سے پیش آ ورنہ میں تجھے چھوڑ دونگا۔

حل لغات:

صُحْبَةٌ: مص. صَحِبَهٗ (س) صُحْبَةً: ساتھی ہونا۔ دوستی کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ﴾ (۲۱/۴۳) صاف زندگی گزارنا۔ رُبَّتْ: رَبَّ الزِّقَّ (ن) رَبًّا: مشک پر کھجور کا شیرہ ملنا تا کہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ اَلْأَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا بیرونی حصہ۔

فَكُونِي لَهُ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ	❸......وإنْ كُنْتِ تَهْوِينَ الْفِرَاقَ ظَعِينَتِي

ترجمہ:

اور اگر تو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہو گئی ہو۔

مطلب:

جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:

ظَعِينَةٌ: ہودہ، پالکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ. اَلْغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: اَغْنَامٌ وغُنُومٌ. فی القرآن المجید: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (۶/۱۴۶)

تَجَشَّمَ خِمْسًا لَيْسَ فِي سَيْرِهِ اَمَمُ	❹......وإلَّا فَسِيرِي مِثْلَ مَاسَارَ رَاكِبٌ

ترجمہ:

ورنہ اس سوار کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ روی نہیں۔

حل لغات:

تَجَشَّمَ: (تفعّل) الامرَ: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ خِمْسًا: پانچواں حصہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (۸/۴۱) یمنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں) ج: اَخْمَاس. اَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

5 وإِنَّ عِــرَارًا اِنْ يَّــكُـنْ ذَا شَكِيْمَةٍ | تُـقَـاسِيْـنَهَـا مِـنْـهُ فَمَا اَمْلِكُ الشِّيَمُ

ترجمہ:

بے شک اگر تُو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيْمَةٌ: تکبر۔ظلم کی دادرسی۔عہد۔طبیعت۔مشابہت۔ذُو شَكِيْمَة: خوددار۔غیرت مند۔تابع نہ ہونے والا۔"تُقَاسِيْنَهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تلاقینها" ہے۔اَلشِّيَمُ: مف: الشِّيْمَةُ: عادت،طبیعت۔

6 وإِنَّ عِــرَارًا اِنْ يَّــكُـنْ غَيْـرَ وَاضِـحٍ | فَـاِنِّـيْ اُحِبُّ الْجَوْنَ ذَا الْمَنْكِبِ الْعَمَمْ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کو جو چوڑے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

اَلْجَوْنُ: کالا۔سفید۔روشنی۔اندھیرا۔سرخی مائل سیاہی (یہ اضداد میں سے ہے) ج: جُوْنٌ. اَلْعَمَمُ: کثرت وہجوم۔ہر مکمل اور عام چیز۔جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخرُ وهو اسحاقُ بْنُ خَلَفٍ (البسيط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/۸۴۵ء)۔

1 لَـوْلاَ اُمَيْـمَةُ لَمْ اَجْـزَعْ مِـنَ الْـعَدَمِ | وَلَمْ اُقَاسِ الـدُّجٰى فِيْ حِنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیمہ نہ ہوتی تو میں فقر (تنگ دستی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

اَلْـعَـدَمُ: وجود کی ضد۔مفلسی۔الـعُـدْمُ: فقر۔اَلـدُّجٰـى رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل ہے)."وَلَمْ اُقَاسِ الدُّجٰى" بیروت کے نسخہ میں "وَلَم اَجُبْ فى الليالى" ہے۔

وزَادَنِیُ رَغْبَةً فِی الْعَیْشِ مَعْرِفَتِیُ	ذُلَّ الْیَتِیْمَةِ یَجْفُوْهَا ذُوُو الرَّحِمِ

2 ......

ترجمہ:

اورمیرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کردیا کہ یتیمہ ذلیل ہوجائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةٌ: خواہش، میلان، شوق۔ ج: رَغَبَاتٌ. اَلْیَتِیْمَةُ: وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔ یتیم کی تعریف: اَلْیَتِیْمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْاَبِ؛ لِاَنَّ نَفْقَتَهٗ عَلیهِ لَا عَلی الْاُمِّ. وفِی البَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الاُمِّ؛ لانَّ اللَّبَنَ وَالاَطْعِمَةَ منها. "انسانوں میں "یتیم" وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔ اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔

(التعریفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بیروت)

اُحَاذِرُ الْفَقْرَ یومًا اَنْ یُّلِمَّ بِهَا	فَیَهْتِکَ السِّتْرَ عَنْ لَحْمٍ عَلٰی وَضَمِ

3 ......

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کردے۔

حل لغات:

یَهْتِکُ: هَتَکَ السِّتْرَ (ض) هَتْکًا: پردہ ہٹانا۔ پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بے نقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔ عِرْضَهٗ: بے عزتی کرنا۔

تَهْوٰی حیاتِیْ وَاَهْوٰی مَوْتَها شَفَقًا	وَالْمَوتُ اَکْرَمُ نُزَّالٍ عَلَی الْحُرَمُ

4 ......

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

اَلْحُرُمُ: مف: اَلْحُرْمَةُ: واجب الرعایة. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔ عورت۔ بیوی۔ دبدبہ، رعب۔

⑤ اَخْشٰى فَظَاظَةَ عَمٍّ اَوْجَفَاءَ اَخٍ	وَكُنْتُ اُبْقِى عَلَيْهَا مِنْ اَذَى الكَلِمِ

ترجمہ:

میں چچا کی بداخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فَظَاظَة: مص. فَظَّ(س) فَظَاظَةً: بدخلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقال آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلّٰى (السريع)

شاعر کا نام:

حطان بن معلیٰ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

① اَنْزَلَنِى الدَّهْرُ عَلٰى حُكْمِهٖ	مِنْ شَامِخٍ عَالٍ اِلٰى خَفْضٍ

ترجمہ:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِخ: فا. ج: شَوَامِخُ. شَمَخَ الجَبَلُ ونَحوُهٗ (ف) شُمُوخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِىَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا﴾ (۷۷/ ۲۷)

② وَغَالَنِى الدَّهْرُ بِوَفْرِ الْغِنٰى	فَلَيْسَ لِىْ مَالٌ سِوٰى عِرْضِى

ترجمہ:

اور مجھے زمانے نے مال کثیر سمیت ہلاک کر دیا لہٰذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالَ: ہٗ(ن) غَوْلًا: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

③ اَبْكَانِى الدَّهْرُ وَيَا رُبَّمَا	اَضْحَكَنِى الدَّهْرُ بِمَا يُرْضِى

ترجمہ:

اے میری! قوم زمانے نے مجھے رُلایا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

4...... لَوْلَا بُنَيَّاتٌ كَزُغْبِ الْقَطَا | رُدِدْنَ مِنْ بَعْضٍ اِلٰى بَعْضٍ

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹا دی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنَيَّاتٌ: یہ تصغیر ہے بَنَاتٌ کی۔ زُغْبٌ: بٹ تیتر کا چوزہ۔ اَلْقَطَا: مف: اَلْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چگنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دور دراز کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

5...... لَكَانَ لِيْ مُضْطَرِبٌ وَاسِعٌ | فِي الْاَرْضِ ذَاتِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ

ترجمہ:

خلاکان تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع وعریض سیر گاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع وعریض زمین میں (سیر وسفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرِب: فا (افتعال) اِضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

6...... وَاِنَّمَا اَوْلَادُنَا بَيْنَنَا | اَكْبَادُنَا تَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

4...... لَوْهَبَّتِ الرِّيْحُ عَلٰى بَعْضِهِمْ | لَامْتَنَعَتْ عَيْنِيْ مِنَ الْغُمْضِ

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کر دیتی ہے۔

ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

اَلْغُمْضُ: نیند۔

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيْعَةَ الطَّائِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ لَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ اَنَّ قَوْمِي	ذَوُوْ جِدٍّ اِذَا لُبِسَ الْحَدِيْدُ

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفا کش ہے۔

حل لغات:

جِدٌّ: روئے زمین۔نہر کا کنارہ۔کسی شے کی کثرت ومبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فُلَانٌ مُحسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

❷ وَاَنَّا نِعْمَ اَحْلَاسُ الْقَوَافِيْ	اِذَا اِسْتَعَرَّ التَّنَافُرُ وَالنَّشِيْدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

اَحْلَاسٌ: مف: اَلْحِلْسُ: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے کمر سے لگا ہوا ہو۔ٹاٹ یا دری یا بوریا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔یہ عمدہ ونفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم وملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔تو شعر میں اَحلاس کا معنی یہ ہے: کہ ''شعروشاعری'' ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اِسْتَعَرَّ: (استفعال)اِسْتَعَرَّتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ اَلحَرْبُ: مص. لڑائی کا بھڑکانا۔اَلتَّنَافُر: (تفاعل) تَنَافَرَ القومُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جتانا۔اَلنَّشِيْد: آواز۔ترنم خیز بلند آواز۔

❸ وَاَنَّا نَضْرِبُ الْمَلْحَاءَ حَتّٰى	تَوَلّٰى وَالسُّيُوْفُ لَنَا شُهُوْدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

حل لغات:

اَلْمُلْحَاءُ: سفید وسیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الْاَعْرَجُ الْمَعْنِيُّ (مشطور الرجز)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔ اور یہ مخضرمی شاعر ہیں۔

❶	
اَنَــا اَبُــوْ بَــرْزَــةَ اِذْ جَــدَّ الْــوَهَــل	خُــلِــقْـــتُ غَيْــرَ زُمَّــلٍ وَلَا وَكَــلْ

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزدل ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزدل دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تن تنہا جا کر

حل لغات:

وَكَل: بزدل۔ کند ذہن۔ ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگا دے۔

❷	
ذَا قُــوَّــةٍ وَذَا شَبَــابٍ مُــقْتَبَــلْ	لَاجَــزَعَ الْيَــوْمَ عَــلٰى قُــرْبِ الْاَجَــلْ

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے صبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٍ: في القرآن المجيد: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (۵۱/۵۸)

❸	
اَلْــمَــوْتُ اَحْــلٰى عِــنْــدَنَــا مِنَ الْعَسَلْ	نَــحْــنُ بَــنِــيْ ضَبَّةَ اَصْــحَــا بُ الْجَمَلْ

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنوضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

اَلْعَسَلُ: شہد(مذکرومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو مکھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اوراس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جاتا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنِيْ" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنو" ہے۔

4 ...... نحن بَنُو الْمَوْتِ إِذا الْموتُ نَزَلُ	نَنْعَى ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الاَسَلُ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آجائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلاَسَلُ: مف: أَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

5 ...... رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا	ثُمَّ بَجَلُ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَل: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسْبُ جیسے بَجَلِي بَجَلِي.

وقال اٰخر (الطويل)

1 ...... دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوْءِ بِالنَّأىِ وَالْغِنٰى	كَفٰى بِالْغِنٰى وَالنأىِ عَنْهُ مُدَاوِيَا

ترجمہ:

چچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مُدَاوِى: فا. (مفاعلة) دَاوٰى: بیماری کا علاج کرنا۔

2 ...... جَزَى اللّٰهُ عَنِّىْ مِحْصَنًا بِبَلاَئِهٖ	وَاِنْ كَانَ مَوْلاَىَ الْقَرِيْبَ وخَالِيَا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ محسن کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگرچہ وہ میرا قریبی چچازاد بھائی اور ماموں ہے۔

3 ...... | يَسُلُّ الْغِنٰى وَالنَّأْىُ اَدْوَاءَ صَدْرِهٖ | وَيُبْدِى التَّدَانِىْ غِلْظَةً وَتَقَالِيَا |
|---|---|

ترجمہ:

بے رُخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

4 ...... | اَعَانَ عَلَىَّ الدَّهْرَ اِذْ حَكَّ بَرْكَهٗ | كَفَى الدهرُ لَوْ وَكَّلْتَهٗ بِىْ كَافِيَا |
|---|---|

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تُو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكّ الشيءَ بالشيءِ على الشيءِ(ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا۔ بَرْكٌ: سینہ۔ اونٹوں کا گلہ۔

وقال رجلٌ مِنْ بنى كَلْبٍ (الوافر)

1 ...... | وَحَنَّتْ نَاقَتِىْ طَرَبًا وَشَوْقًا | اِلٰى مَنْ بِالْحَنِيْنِ تُشَوِّقِيْنِىْ |
|---|---|

ترجمہ:

میری اُونٹنی شوق و مستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تُو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرَبًا: مص. طَرِبَ منهُ أو لَهُ(س) طَرَبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی و مسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مص. شَاقَنِى الحُبُّ اليه (ن) شَوْقًا: شوق دلانا۔

2 ...... | فَاِنِّىْ مِثْلُ مَا تَجِدِيْنَ وَجْدِىْ | وَلٰكِنْ اَصْحَبَتْ عنهم قَرُوْنِىْ |
|---|---|

ترجمہ:

جو غمِ فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تہی کر کے دوسرے دوست بنا لئے ہیں۔

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہونا تھا شام تک سایۂ دیوار تو کم ہونا تھا

فائدہ:

''اَصْحَبَتْ''، بیروت کے نسخے میں ''اَصْبَحَتْ'' ہے۔

3

رَأَوْا عَرْشِی تَثَلَّمَ جَانِبَاهُ	فَلَمَّا اَنْ تَثَلَّمَ اَفْرَدُوْنِی

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملک، بادشاہت۔ تخت شاہی، تخت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ﴾ (۲۳/۲۷) اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثُلَّ عَرْشُهُ: ہوا اُکھڑ نا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

4

هَنِيْئًا لِابْنِ عَمِّ السُّوْءِ اَنِّی	مُجَاوِرَةٌ بَنِی ثُعَلٍ لَبُوْنِی

ترجمہ:

میرے برے چچازاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُوْنٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبُنٌ و لَبَائِنُ.

وقال رجلٌ مِنْ بَنِی اَسَدٍ (الطويل)

1

وما اَنَا بِالنِّكْسِ الدَّنِيِّ وَلا الَّذِیْ	اِذَا صَدَّ عَنِّیْ ذُو الْمَوَدَّةِ اَحْرَبُ

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو واویلا کروں۔

حل لغات:

اَلنِّكْسُ: ٹوٹے ہوئے سر والا تیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

آدمی۔ پستہ قد۔ کرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج : اَنْكَاسٌ.

2 ...... | | |
|---|---|
| وَلٰكِنَّنِیْ اِنْ دَامَ دُمْتُ وَاِنْ یَّكُنْ | لَهٗ مَذْهَبٌ عَنِّیْ فَلِیْ عَنْهُ مَذْهَبٌ |

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کسے کیا معلوم کب تلک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

3 ...... | | |
|---|---|
| اَلَا اِنَّ خَیْرَ الْوُدِّ وُدٌّ تَطَوَّعَتْ | لَهُ النَّفْسُ لَا وُدٌّ اَتٰى وَهُوَ مُتْعِبٌ |

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہو نہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حَنبَلٍ اَلطَّائِیُّ (البسيط)

شاعر کانام:

جاریۃ بن مرّ ثعلی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

1 ...... | | |
|---|---|
| لَقَدْ بَلَانِیْ عَلٰی مَاكَانَ مِنْ حَدَثٍ | عِنْدَ اخْتِلَافِ زِجَاجِ الْقَوْمِ سَیَّارٌ |

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زِجَاجٌ: مف: الزُّجُّ: نیزہ کے نچلے حصہ کا لوہا۔ کہنی کا سرا۔

2 ...... | | |
|---|---|
| حَتّٰى وَفَیْتُ بِهَا دُهْمًا مُعَلَّقَةً | كَالْقَارِ اَرْدَفَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ قَارٌ |

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ بتہہ تارکول۔

حل لغات:

دُهْمًا: مف: اَلْاَدْهَمُ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارٌ: ایک سیاہ رنگ

کا مادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ایک تلخ درخت۔اَرْدَفَ: (افعال) اَرْدَفَهُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

3 ...... | قد کانَ سَيْرٌ فَحُلُّوا عَنْ حُمُوْلَتِكم | اِنِّي لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْ جارِهِ جارٌ |

ترجمہ:

تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے، اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال يزيد بن حِمارٍ اَلسَّكُوْنِي يومَ ذِیْ قَارٍ (البسيط)

1 ...... | اِنِّي حَمِدْتُّ بَنِي شَيْبَانَ اِذْ خَمَدَتْ | نِيْرَانُ قومي وَفِيْهِم شُبَّتِ النارُ |

ترجمہ:

میں نے بنوشیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اور ان کی آگ روشن تھی۔

2 ...... | وَمِنْ تَكَرُّمِهِم فِي المَحْلِ اَنَّهُمُ | لايَعْلَمُ الْجارُ فيهم اَنَّهُ الجارُ |

ترجمہ:

اور ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:

اَلمَحْلُ: بارش کا ناپید اور زمین کا گھاس سے خشک ہو جانا۔دوری۔سختی۔ج: مُحُولٌ و اَمْحَالٌ. شعر میں قحط مراد ہے۔

3 ...... | حَتّٰى يَكُوْنَ عَزِيْزًا مِنْ نُّفُوْسِهِم | اَوْ اَنْ يَّبِيْنَ جَمِيْعًا وَهُوَ مُخْتارُ |

ترجمہ:

یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

4 ...... | كَاَنَّهُ صَدَعٌ فِيْ رَاْسِ شَاهِقَةٍ | مِنْ دُوْنِهِ لِعِتاقِ الطَّيْرِ اَوْكَارُ |

ترجمہ:

گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اور ان کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسلے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔ اس شعر میں "صدع" مشبہ بہ اور بنوشیبان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَدَعٌ: چھریرے بدن کا آدمی۔ مضبوط جوان۔ شعر میں پہاڑی جوان بکرا مراد ہے۔ شَاهِقَةٌ: بلند و بالا۔ عِتَاقٌ: مف: اَلعَتِيق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ۔ اَوْكَارٌ: مف: اَلوَكْرُ: گھونسلہ۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کا نام:

اخنس طائی ہے۔ اور البیان و تبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن اخنس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صفرۃ ظالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ نَزَلْتُ عَلٰى آلِ الْمُهَلَّبِ شَاتِيًا	غَرِيْبًا عَنِ الْأَوْطَانِ فِيْ زَمَنٍ مَحْلِ

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں "شَاتِيًا" ہے، اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں رائج نسخے میں "شَاتِبًا" ہے اور یہ سہو ہے۔

❷ فَمَا زَالَ بِيْ اِكْرَامُهُمْ وَاقْتِفَاءُ هُمْ	وَاَلْطَافُهُمْ حَتّٰى حَسِبْتُهُمْ اَهْلِيْ

ترجمہ:

ہمیشہ مجھ پر ان کی کرم نوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

وقال جابرُ بْنُ ثَعْلَبٍ اَلطَّائِیُّ (الطويل)

❶ وقَامَ اِلَیَّ الْعَاذِلَاتُ یَلُمْنَنِیْ ۔۔۔ یَقُلْنَ اَلا تَنْفَکُّ تَرْحَلُ مَرْحَلا

ترجمہ:

ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہوکر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیا تو ہمیشہ کجاوا کستا رہے گا؟

❷ فَاِنَّ الْفَتٰی ذَا الْحَزْمِ رَامَ بِنَفْسِهٖ ۔۔۔ جَوَاشِنَ هٰذَا اللَّیْلِ کَیْ یَتَمَوَّلَا

ترجمہ:

میں نے کہا: بے شک عقلمند نوجوان خود کو رات کے درمیان میں پھینکتا ہے تاکہ مال دار ہوجائے۔

حل لغات:

جَوَاشِنُ: مف: جَوْشَنٌ: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

❸ ومَنْ یَّفْتَقِرْ فی قومِهٖ یَحْمَدِ الْغِنٰی ۔۔۔ وَاِنْ کَانَ فِیْهِمْ وَاسِطَ الْعَمِّ مُخْوِلَا

ترجمہ:

اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہوا میری کی تعریف کرتا ہے اگرچہ نجیب الطرفین ہو۔

❹ یُزْرِیْ بِعَقْلِ الْمَرْءِ قِلَّةُ مَالِهٖ ۔۔۔ وَاِنْ کَانَ اَسْرٰی مِنْ رِّجَالٍ وَاَحْوَلَا

ترجمہ:

اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنادیتی ہے اگرچہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:

یُزْرِی: (افعال) اَزْرٰی علیه: عیب نکالنا، عتاب کرنا۔

❺ کَاَنَّ الْفَتٰی لَمْ یَعْرَ یومًا اِذَا اکْتَسٰی ۔۔۔ ولَمْ یَکُ صُعْلُوْکًا اِذَا مَا تَمَوَّلَا

ترجمہ:

گویا کہ کسی دن نوجوان ننگا نہیں ہوا جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہوا جب مال دار ہوجائے۔

حل لغات:

صعلوکا: فقیرمحتاج۔ ج: صَعَالِیکُ.

6 ...... | ولم یَکُ فِیْ بُؤسٍ اِذَا باتَ لَیْلَةً | یُنَاغِیُ غزَالًا فاتِرَ الطَّرْفِ اَکْحَلا |
|---|---|

ترجمہ:

گویا کہ نوجوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہرنی جیسی نرم ونازک سرمگی آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گذارے۔

حل لغات:

بُؤسٌ: غربت،تنگ دستی۔یُنَاغِی: (مفاعلة)نَاغٰی فلانًا: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غَزَالًا: ہرنی کا بچہ۔ج: غِزْلَةٌ وغِزْلَانٌ. فَاتِرٌ: طَرْفٌ فَاتِرٌ: خمارآلودنگاہ۔اَکْحَلُ: سرگیں مرد۔اَلْکَحْلاءُ: (مؤنث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

7 ...... | اِذَاجانِبٌ اَعْیَاکَ فَاعْمِدْ لِجانِبِ | فَاِنَّکَ لاقٍ فِی بِلادٍ مُعَوَّلا |
|---|---|

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کردے تو دوسری طرف کا ارادہ کرلے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وقال بعض بَنِیُ طَیِّءٍ (السریع)

1 ...... | اِنْ اَدَعِ الشِّعْرَ فَلَمْ اُکْدِهٖ | اِذْ اَزَمَ الْحَقُّ عَلَی الْبَاطِلِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر میں شعر کہنا چھوڑ دوں تو اُس سے اُکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لَم اُکْدِ: اکدی الحافرُ: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔فلانٌ: جنگل میں پہنچ جانا۔اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔بخل وکنجوسی کرنا۔فی القران المجید: ﴿وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى﴾ (۳۴/۵۳) خوش حالی کے بعد غریب ومفلس ہونا۔ناکام رہنا،مقصد حاصل نہ کرسکنا۔ :اَزَمَ: علی الشیءِ(ض)

اَزْمًا: منہ میں لیکر زور سے کاٹنا۔

2 ...... قد کنتُ اُجرِیْہِ علٰی وَجھِہٖ | واُکثِرُ الصَّدَّ عَنِ الجاھِلِ

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلو تہی کرتا تھا۔

وقال آخرُ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جُندَب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

1 ...... زَعَمَ الْعَوَاذِلُ اَنَّ نَاقَۃَ جُنْدَبٍ | بِجُنُوْبِ خَبْتٍ عُرِّیَتْ واُجِمَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جُندَب کی اونٹنی صحراءِ خبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہوکر تھکاوٹ دور کررہی ہے۔

حل لغات:

اُجِمَّتِ: (افعال) اَجَمَّ الاِنسانُ والفَرَسُ: تھکان اتارنا، تازہ دم ہونا۔

2 ...... کَذَبَ الْعَوَاذِلُ لَوْ رَاَیْنَ مُنَاخَنَا | بِالْقَادِسِیَّۃِ قُلْنَ لَجَّ وجُنَّتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جُندَب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہوگئی۔

حل لغات:

لَجَّ: فِی الاَمْرِ (ض) لَجًّا: کسی کام میں پڑے یا لگے رہنا۔ لَجَّ فی الاَمْرِ (س) لَجَاجًا: کسی کام میں لگے رہنا، ہٹنے کو تیار نہ ہونا۔﴿لَّلَجُّوا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ﴾ (۲۳/۷۵) جُنَّتْ: جَنَّ (ض) جَنًّا: عقل زائل ہونا، دیوانہ ہوجانا۔

وقال الراعی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶	كَفَانِيْ عِرْفَانُ الْكَرٰى وَكَفَيْتُهٗ	كُلُوْءَ النُّجُوْمِ وَالنُّعَاسُ مُعَانِقُهٗ

ترجمہ:

''عرفان'' مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نینداس سے معانقہ کررہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

❶	فَبَاتَ يُرِيْهِ عِرْسَهٗ وَبَنَاتِهٖ	وَبِتُّ أُرِيْهِ النَّجْمَ أَيْنَ مَخَافِقُهٗ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گذاری کہ اس کی نینداسے بیوی اور بیٹیاں دکھارہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گذاری کہ اسے دکھار ہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: اَعْرَاسٌ. مَخَافِقُ: مف: مَخْفِقٌ: غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

❶	فَلَسْتُ بِنَازِلٍ اِلَّا اَلَمَّتْ	بِرَحْلِيْ اَوْ خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں محبوبہ آجاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

اَلَمَّتْ بِرَحْلِيْ'' سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں محبوبہ کا تصور آجاتا ہے اور'' خِيَالَتُهَا الْكَذُوْبُ''

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آجاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے "نازِل" کا مفعول حذف کر دیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: "لا أنزل منزلًا" جیسے قران مجید میں ہے: ﴿فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۴/۳۲) یہاں "العذاب" محذوف ہے۔ (شرح مرزوقی ج۱ص۲۲۶)

وقد جَعَلَتْ قَلُوصُ ابْنَيَيْ سُهَيْلٍ	مِنَ الْاَكْوَارِ مَرْتَعُهَا قَرِيْبُ

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قَلُوصٌ: جھکے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شترمرغ کا بچہ۔ ج: قِلَاصٌ و قَلَائِصُ. عرب نوعمر لڑکیوں کو بھی کنایۃً قلائص اور قُلُص کہتے تھے۔ اَلْاَكْوَارُ: مف: اَلْكُورُ: لوہار کی بھٹی، مٹی کی انگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

كَأَنَّ لَهَا بِرَحْلِ الْقَومِ بَوًّا	وَمَا اِنْ طِبُّهَا اِلَّا اللُّغُوْبُ

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ طَبٌّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ اَلطِّبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ نرمی اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اَللُّغُوبُ: مص. لَغَبَ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ المَرَاثِي

مـراثی: مف: اَلْـمَـرْثِيَةُ: نوحہ خانی۔مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہارِ غم کیا جائے۔ یہ مصدر میمی بھی ہے، رَثَى الْمَيِّتَ (ض) رَثْيًا و مَرْثِيَةً: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ اَبُوْ خِرَاشٍ الْهُذَلِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوخراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۶۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھاپے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑ سواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے ''خراش'' اور بھائی ''عروہ'' دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنو رزام اور بنو بلاّل نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کرلیا پھر انہوں نے ''خراش'' اور ''عروہ'' کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنو بلاّل نے عروہ کو قتل کردیا اور بنو رزام کے کسی شخص نے ''خراش'' پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب ''خراش'' نے واپس آکر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقعے پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ حَـمِـدْتُ اِلٰهِـيْ بَـعْـدَ عُـرْوَةَ اِذْ نَجَا | خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُّ: حَمِدَ هٗ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔فلانًا: شکریہ ادا کرنا۔عربی مقولہ ہے: ''مَنِ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنْ''، جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

اَلْـحَـمْـدُ هـوَ الثَّـنَاءُ عَلَى الجَمِيلِ من جِهَةِ التَّعْظِيمِ من نِعْمَةٍ وغَيرِها: حمد کسی اچھے وصف پر بطورِ تعظیم

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔(التعریفات، ص ٦٧، دار المنار)

❷ فَــوَاللهِ مَـــا اَنْســـى قَتِيْلًا رُزِيْتُـــهٗ	بِجَانِبِ قَوسٰى مَا مَشَيْتُ عَلَى الْاَرْضِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسیٰ کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رُزِيْت: رَزَأَهٗ(ف) رُزْأً: مصیبت میں ڈالنا۔ رَزَأَتْهُ: اس پر مصیبت آ پڑی۔ قوسٰی: جگہ کا نام ہے۔

❸ عَـلٰـى اَنَّهَــا تَـعْـفُـو الْـكُـلُـوْمُ وَاِنَّمَـا	نُـوَكَّـلُ بِـالْاَدْنٰـى وَاِنْ جَلَّ مَايَمْضِي

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قریبی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگر چہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہرا بھرا رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

❹ وَلَـمْ اَدْرِ مَــنْ اَلْـقٰـى عَـلَـيْــهِ رِدَائَــهٗ	عَـلٰـى اَنَّهٗ قَدْ سُلَّ عَنْ مَاجِدٍ مَحْضٖ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔ مَـاجِدٌ: شریف ومعزز۔ مَـحْض: خالص۔ ج: مِـحَـاضٌ. کہتے ہیں: عَـرَبِـيٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

❺ وَلَـمْ يَکُ مَثْلُوجَ الْفُؤادِ مُهَبَّجًا	اَضَاعَ الشَّبَابَ فِي الرَّبِيْلَةِ وَالْخَفْضِ

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش وراحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الفُؤَادِ : کاہل، سست۔ مُهَبَّجٌ: سست، کندذہن۔ اَلرَّبِيلَةُ: موٹاپا۔ خوش حالی وفراخی۔

❻ وَلٰـكِـنَّـهُ قَدْ نَـازَعَتْـهُ مَجَـاوِعٌ	عَلٰى اَنَّـهُ ذُوْ مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر وتحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

اَلنَّهْضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهْضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّبِيْبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدۃ بن طبیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولتِ ایمان سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

❶ عَلَيْكَ سَلَامُ اللهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ	وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّتَرَحَّمَا

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر ''قیس'' مرحوم کو دعا دے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

❷ تَحِيَّةَ مَنْ غَادَرْتَهُ غَرَضَ الرَّدٰی	اِذَا زَارَ عَنْ شَحْطٍ بِلَادَکَ سَلَّمَا

ترجمه:

سلام ہواس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:

غَادَرْتَ(مفاعلة) غَادَرَهُ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَحْطٍ: مص. شَحِطَ الْمَکَانَ(س) شَحْطًا: دور ہونا۔

❸ فَمَا کَانَ قَیْسٌ هُلْکُهُ هُلْکَ وَاحِدٍ	وَلٰکِنَّهُ بُنْیَانُ قومٍ تَهَدَّمَا

ترجمه:

قیس کی ہلاکت فردواحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:

تَهَدَّمَ:(تفعّل) البِنَاءُ: عمارت کا ڈھیرے ڈھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِیُّ (الطویل)

شاعر کانام:

ہشام بن عقبہ ہے(متوفی ۱۲۵ھ)

❸ تَعَزَّیْتُ عَنْ اَوْفٰی بِغَیْلَانَ بَعْدَهُ	عَزَاءً وَجَفْنُ الْعَیْنِ مَلَآنُ مُتْرَعٗ

ترجمه:

میں نے اوفی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:

مُتْرَعٗ: مفع. تَرَعَهُ (ف) تَرَعًا: بھر جانا۔

❷ نَعَی الرَّکْبُ اَوْفٰی حِینَ آبَتْ رِکَابُهم	لَعَمْرِیْ لقد جَاؤُوْا بِشَرٍّ فَأَوْجَعُوْا

ترجمه:

سواروں نے اوفی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

اورانہوں نے دردناک کردیا۔

3 نَعَوْا بَاسِقَ الْأَفْعالِ لايَخْلُفُوْنَهُ | تَكادُ الْجِبالُ الصُّمُّ مِنهُ تَصَدَّعُ

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہوسکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بَاسِقًا: دراز، بلند۔فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ (۱۰/۵۰) اچھی شہرت والا۔اَلصَّمّ: مف: اَلاَصَمُّ: بہرا، اونچا سننے والا۔خواہش کا بندہ جو کسی کے روکے نہ رکے۔ٹھوس اور سخت۔﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لا يَعْقِلُوْنَ﴾ (۲۲/۸) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔عربی مقولہ ہے: ''اَصَمُّ عَمَّا سَاءَهُ سَمِيْعٌ'': سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

4 خَوَى الْمسجدُ الْمَعْمُوْرُ بَعْدَ ابْنِ دَلْهَمٍ | وَاَمْسٰى بِاَوْفٰى قومُهٗ قد تَضَعْضَعُوا

ترجمہ:

ابن دلہم کے بعد آباد مسجد ویران ہوگئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہوگئی۔

حل لغات:

خَوَى: اَلْمَكَانُ (س) خَيًّا: خالی ہونا۔خَوَى البَيْتُ (ض) خَوَاءً: گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔خالی ہونا۔اَلْمَعْمُوْرُ: مفع.عَمَرَ قومُ المَكَانَ (ن) عَمْرًا: لوگوں کا کسی جگہ کو رہائش گاہ بنانا۔فی القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ (۴/۵۲) تَضَعْضَعُوا: عاجزی کرنا، ذلیل ہونا۔کمزور ہونا۔بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔مال کا تھوڑا ہونا۔

3 فلم تُنْسِنِيْ اَوْفَى الْمُصِيْبَاتُ بَعْدَهٗ | ولٰكِنَّ نَكْأَ الْقَرْحِ بِالقرحِ اَوْجَعُ

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلا سکتیں لیکن زخم کو زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكْأً: مص.نَكَأَ القَرْحَةَ(ف) نَكْأً: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل دینا۔

وقال مُتَمِّمُ بْنُ نُوَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نویرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

❶ ولقد لامَنِیْ عندَ القُبُوْرِ عَلَى الْبُكا	رَفِيْقِيْ لِتَذْرَافِ الدُّمُوْعِ السَّوَافِكِ

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذْرَافٌ: مص: (تفعیل) ذَرَّفَ الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔ السوافک: مف: السَّافِک: سَفَكَهُ (ض) سَفْكًا: بہانا، گرانا۔ فی القران المجید: ﴿قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَن يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ﴾ (۲/۳۰)

❷ فَقَالَ أَتَبْكِیْ كُلَّ قَبْرٍ رَأَيْتَهُ	لِقَبْرٍ ثَوٰى بَيْنَ اللِّوٰى فَالدَّكَادِكِ

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
امڈ آتا ہے جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوَى: بِالْمَكَانِ وفِيهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا كُنتَ ثَاوِياً فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ﴾ (۲۸/۴۵) اللوی، الدکادک: جگہوں کے نام ہیں۔

❸ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ الشَّجا يَبْعَثُ الشَّجا	فَدَعْنِیْ فَهٰذا كُلُّهُ قَبْرُ مَالِكِ

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

حل لغات:

الشجا: مص . شَجِيَ(س) شَجًا: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ وغمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال اَبُوعطاءٍ السِّنْدِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوعطاء افلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) اور یہ عنبر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندھی عجمی تھے۔ اور یہ بنوامیہ و بنوعباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہبیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ اَلاَ اِنَّ عَيْـنًـا لـم تَـجُدْ يَوْمَ وَاسِـطٍ	عَـلَيْـکَ بِـجَـارِیْ دَمْعِهَـا لَجُمُوْدُ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُوْدٌ: صفت۔ جَمَدَ(ن) جَمْدًا: جم جانا۔ عَينُهٗ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

❷ عَشِيَّةَ قَـامَ النَّـائِحَـاتُ وشُـقِّقَـتْ	جُيُـوْبٌ بِـأَيْـدِیْ مَـأْتَـمٍ وَخُـدُوْدُ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شُـقِّـقَـتْ: (تفعیل) شَقَّقَهٗ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذَا السَّمَاء انشَقَّتْ﴾ (۸۴/۱) جُيُـوْبٌ: مف: جَيبُ القَمِيص: گریبان۔ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ (۲۴/۳۱) مَـــاتَـــمٌ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو اظہار غم کے لئے

ہو۔ ج:مَآتِمُ. خُدُودٌ:مف : اَلخَدُّ: گال،رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو،لوگوں کی جماعت۔

❸ فَاِنْ تُمْسِ مَهْجُوْرَ الْفِناءِ فَرُبَّما	أَقَامَ بِهٖ بَعْدَ الْوُفُوْدِ وُفُوْدٌ

ترجمہ:

اگر تیرا صحن خالی ہوگیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

❹ فَاِنَّکَ لَم تَبْعُدْ عَلٰی مُتَعَهِّدٍ	بَلٰی کُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيْدُ

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکرِ خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہٰذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہو گیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البسيط)

شاعر کا نام:

ضنان بن عباد یشکری ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پسِ منظر:

ایک دن شمط بن عباد اِس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمط نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

❶ لَوکَانَ حَوْضَ حِمَارٍ مَاشَرِبْتَ بِهٖ	اِلَّا بِاِذْنِ حِمَارٍ آخِرَ الْاَبَدِ

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو تُو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا تکرار اس لئے ہے کہ؛ اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعظیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ (۱۲۴/۶)

حل لغات:

حَـــــوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کا تالاب۔ پانی کی ٹینکی۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا بیسن۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

2 ...... | لٰكِنَّهٗ حَوْضُ مَنْ اَوْدٰی بِاِخْوَتِهٖ | رَيْبُ الزَّمانِ فَاَمْسٰی بَيْضَةَ الْبَلَدِ |

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ میرے مدد گار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یار و مدد گار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضایع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

اَوْدٰی: (افعال) اَوْدٰی: ہلاک ہونا۔ بَيْضَةُ البَلَد: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھنبی ہے۔

3 ...... | لو كانَ يُشْكٰی اِلَى الْاَمْوَاتِ مالَقِیَ | الْاَحْيَاءُ بعدَهم مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ |

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جا سکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

اَلْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

4 ...... | ثُمَّ اشْتَكَيْتُ لَاَشْكَانِیْ وَساكِنُهٗ | قبرٌ بِسِنْجارَ أو قبرٌ عَلٰی قَهَدِ |

ترجمه:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجار یا مقام قهد میں ہے۔

فائدہ:

سنجار اور قهد: دو جگہوں کے نام ہیں۔

وقال رجلٌ مِنْ خَثْعَمٍ (الكامل)

1. نَهِلَ الزَّمانُ وعَلَّ غيرَ مُصَرَّدٍ | مِنْ آلِ عَتَّابٍ وآلِ الْاَسْوَدِ

ترجمه:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصَرَّدٌ: مفع(تفعيل)صَرَّدَ الشيءَ: کم کرنا۔

2. مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ اِذا غَدَتْ | نَكْباءُ تَلْوِيْ بِالْكَنِيفِ الْمُوْصَدِ

ترجمه:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہوا بند باڑوں کو تھپیڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

فَيّاض: بہت پانی۔ رَجُلٌ فَيَّاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ فَيَّاضِ الْيَدَيْنِ بدل ہے ''مِنْ آلِ عَتَّابٍ'' سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالی کا فرمان ہے۔﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِن قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ﴾ (۷/۷۵) اس میں لام

جارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیءِ: کسی چیز کو لے جانا۔فلانٌ: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔نَکْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ج: نُکْبٌ. اَلْکَنِیفُ: پردہ۔پردہ کرنے والا۔ڈھال۔مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔پاخانہ۔دروازے کے اوپر چھجّا۔ج: کُنُفٌ. اَلْمُوصَدُ: بند۔ بَابٌ مُوصَدٌ: بنددروازہ۔

3	
فَالْیومَ اَضحَوا لِلْمُنُوْنِ وَسِیْقَةً	مِنْ رَّائِحٍ عَجِلٍ و آخَرَ مُغْتَدِ

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے،کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسِیْقَةٌ: اونٹوں وغیرہ کی ڈار جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔حاملہ اونٹنی۔

4	
خَلَتِ الدِّیارُ فَسُدْتُّ غیرَ مُسَوَّدٍ	ومِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بالسُّوْدَدِ

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بدبختی ہے

حل لغات:

اَلسُّودَدُ: و اَلسُّودُدُ: سرداری، بڑائی،عظمت۔

وقال محمدُ بنُ بَشیرٍ اَلْخارِجیُّ (الکامل)

شاعر کانام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

1	
نِعْمَ الْفَتٰی فَجَعَتْ بِہٖ اِخْوَانَهٗ	یومَ الْبَقِیْعِ حَوَادِثُ الایامِ

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نوجوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے غمگین کیا۔

حل لغات:

فَجَعَتْ: فَجَعَهٗ (ف) فَجْعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

❷ سَهْلُ الْفِنَاءِ إذا حَلَلْتَ بِبابِهِ	طَلْقُ الْيَدَيْنِ مُؤَدِّبُ الْخُدَّام

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ صحن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤَدِّبُ: مفع وفا. (تفعیل) اَدَّبَهُ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب واخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدَّام: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهُ (ض،ن) خِدْمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

❸ وإذا رَأَيْتَ صَدِيْقَهُ وشَقِيْقَهُ	لَم تَدْرِ اَيُّهُمَا ذَوُوا الْاَرْحَام

ترجمہ:

اور جب تُو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضًا (الطويل)

❶ طَلَبْتُ فلم اُدْرِكْ بِوَجْهِي ولَيْتَنِي	قَعَدْتُ فَلَمْ اَبْغِ النَّدٰى بعدَ سائِبِ

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

❸ ولو لَجَأَ الْعافِيْ اِلٰى رَحْلِ سائِبِ	ثَوٰى غيرَ قالٍ أو غدا غيرَ خائِبِ

ترجمہ:

اگر سائل سائب کے گھر پناہ لیتا تو بے خوف وخطر ٹھہرتا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأَ: الی الشیءِ والمکان (ف) لَجْأً: پناہ لینا، ذریعۂ حفاظت بنانا۔ الی فلان: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العَافِي: قائد۔ پانی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہرلب کرم۔ خَائِبٌ: فا. خَابَ (ض) خَيْبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

❸ أَقُولُ ومايَدْرِي اُنَاسٌ غَدَوْا بِهِ	اِلَى اللَّحْدِ ماذا اَدْرَجُوْا فِي السبَائِبِ

ترجمہ:

میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کسے لے گئے اور کسے کفن پہنایا؟

حل لغات:

اَدْرَجُوا: (افعال) اَدْرَجَ الشیءَ فی الشیءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

4 ...... وكُلُّ امْرِءٍ يومًا سَيَرْكَبُ كارِهًا	عَلَى النَّعْشِ اَعْناقَ الْعِدٰى وَالْاَقارِبِ

ترجمہ:

اور ہر شخص ایک دن میت کی چار پائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو نا پسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:

النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چار پائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدٰی: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے ''الْغُرَباءُ'' خلیل نے کہا: قومٌ عِدًى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومٌ اَعْداءٌ.

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام درید بن صمہ ہے اور یہ مُعَمَّر جاہلی شاعر ہے، تقریباً سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ حنین میں اپنی قوم بنو جشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر واصلِ جہنم ہوا (۸ھ/۶۳۰ء)۔

1 ...... نَصَحْتُ لِعارِضٍ واَصْحابِ عارِضٍ	وَرَهْطِ بَنِى السَّوْداءِ وَالْقومُ شُهَّدِى

ترجمہ:

قوم میری گواہ ہے کہ میں نے ''عارض'' اور ''عارض'' کے ساتھیوں اور بنو سوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

2 ...... فَقُلْتُ لَهم ظُنُّوا بِاَلْفَیْ مُدَجَّجٍ	سَراتُهم فِى الْفارِسِيِّ الْمُسَرَّدِ

ترجمہ:

میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش ونگار والی زرہیں پہنے

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظُنُّوا : یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُم مُّلاَقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ (۴۶/۲) مُدَجَّجٌ: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ الـمُسَرَّدُ: مفع (تفعیل) سَرَّدَهُ: سوراخ کرنا۔ سینا۔ الدِّرْعَ: زرہ بننا۔

❸ فَلَـمَّـا عَصَوْنِىْ كنتُ مِنهم وقد اَرٰى	غَـوَايَتَهـم واَنَّـنِـىْ غيـرُ مُهْتَدٍ

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہوگیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

❹ اَمَـرْتُهـم اَمْرِىْ بِـمُـنْـعَـرِجِ اللِّوٰى	فلم يَسْتَبِيْنُوا الرُّشْدَ اِلَّا ضُحَى الْغَدِ

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِيْنُوا: (افتعال) اِسْتَبَانَ الشيءُ: واضح ہونا۔ الشيءَ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

❺ وهـل اَنـا اِلَّا مِنْ غَـزِيَّةَ اِنْ غَـوَتْ	غَـوَيْـتُ واِنْ تَـرْشُدْ غَزِيَّةُ اَرْشُدِ

ترجمہ:

میں بنوغزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنوغزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

❻ تَـنَـادَوْا فـقـالـوا اَرْدَتِ الْخيلُ فارسًا	فَـقـلـتُ اَعبـدُ اللهِ ذٰلِكـمُ الـرَّدِى

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبداللہ ہے؟۔

حل لغات:

اَرۡدَتۡ: (افعال) اَرۡدٰی فلانٌ: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ اَلرَّدِی: ہلاک ہونے والا۔

7 ...... | فَجِئْتُ اِلَيْهِ وَالرِّمَاحُ تَنُوْشُهٗ | كَوَقْعِ الصَّيَاصِيْ فِي النَّسِيْجِ الْمُمَدَّدِ |
|---|---|

ترجمه:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے اسے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جولاہے کا کانٹا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوْشُ: نَاشَ الشیءَ (ن) نَوشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَكَانٍ بَعِيدٍ﴾ (۵۲/۳۴) اَلصَّیَاصِی: مف: اَلصِّیْصَۃُ: کاتنے کا تکلا۔ تانا بانا وغیرہ صاف کرنے کا برش۔ اَلنَّسِیۡجُ: بُنا ہوا۔

8 ...... | وكُنْتُ كَذَاتِ الْبَوِّ رِيْعَتْ فَاَقْبَلَتْ | اِلٰى جِلْدٍ مِنْ مَّسْكِ سَقْبٍ مُّقَدَّدِ |
|---|---|

ترجمه:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہو گیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہو گئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائده:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

اَلْبَوُّ: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دوہنے میں آسانی ہو۔ مَسْکٌ: کھال۔ ج: مُسُکٌ. سَقْبٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ نر بچہ۔ لمبا اور بھرپور جسم والا یا کوئی شئے۔ خیمے کا ستون۔ ج: اَسْقُبٌ.

9 ...... | فَطَاعَنْتُ عنه الخيلَ حتّى تَنَفَّسَتْ | وحتّى عَلانِي حَالِکُ اللَّوْنِ اَسْوَدِی |
|---|---|

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

”تَنَفَّسَتْ“ مرزوقی کے نسخے میں ”تبددت“ ہے: حَالِکٌ: بے حد سیاہ۔

10 ...... | قِتَالَ امْرِئٍ اٰسٰی اَخَاهُ بِنَفْسِهٖ | ويَعْلَمُ اَنَّ الْمَرْءَ غيرُ مُخَلَّدِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

11 ...... | فَاِنْ یَّکُ عبدُ الله خَلّٰى مَكَانَهٗ | فما كان وَقَّافًا ولا طائِشَ اليَدِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر عبد اللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طَائِشٌ: خفیف الحرکت، بے ہودہ، کم عقل و نا سمجھ۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طَيَّاشٌ و طاشَةٌ. طَائِشُ اليد: جس کا ہاتھ کانپتا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

12 ...... | كَمِيْشُ الْاِزَارِ خارِجٌ نصفُ ساقِهٖ | بعيدٌ مِنَ الآفاتِ طَلَّاعَ اَنْجُدِ |
|---|---|

ترجمہ:

تہبند اونچی رکھنے والا آدھی پنڈلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر چڑھنے والا تھا۔

حل لغات:

كَمِيْشُ الْاِزَارِ: ازار سمیٹنے والا یعنی پھرتیلا۔ مضبوط ارادے والا۔

⑬......

قـلـيـلُ التَّشَـكِّـيْ لِـلْمُصِيباتِ حافظ	مِـنَ الْيـومِ اَعْـقابَ الأحاديثِ فِيْ غَدِ

ترجمہ:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

⑭......

تَـراهُ خَـمِـيْـصَ الْبَطْنِ وَالزادُ حاضِرٌ	عَتِيْـدٌ ويـغـدُوْ فِـي القميصِ الْمُقَدَّدِ

ترجمہ:

تُو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِيصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِيدٌ: موجود، تیار۔فی القرآن المجید: ﴿ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۵۰/۱۸)

⑮......

وإنْ مَّسَّـــهُ الْإِقْــواءُ وَالْـجَهْـدُ زادَهُ	سَـمـاحًـا واتْـلافًا لِـما كانَ فی اليدِ

ترجمہ:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھا دیتی۔

حل لغات:

اَلاِقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

⑯......

صَبَـا مَـا صَبا حتّى عَلا الشَّيْبُ رأسَهُ	فـلـمّـا عـلاهُ قـال لِـلْبـاطِلِ ابْعُدِ

ترجمہ:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آ گئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

⑰......

وطَيَّـبَ نـفـسـي اَنَّـنِـيْ لـم اقـل لـه	كَـذَبْـتَ ولم اَبْخَلْ بما ملكتْ يَدِي

ترجمہ:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنجوسی نہیں کی۔

فائدہ:

"لم اقل له كَذَبْتَ" اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالی کے اس فرمان میں مطلقا تکلیف نہ دینا مراد ہے۔في القرآن المجيد: فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً. (۲۳/۱۷)

وقال أيضًا (الطويل)

❶ تَقُولُ اَلا تَبْكِي اَخَاكَ وقد اَرٰى	مَكَانَ الْبُكَا لكِنْ بُنِيْتُ عَلَى الصَّبْرِ

ترجمہ:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد صبر پر رکھی گئی ہے۔

❷ فَقُلْتُ اَعبدَاللهِ اَبْكِي اَمِ الَّذِي	لَهُ الْجَدَثُ الْاَعْلٰى قَتِيلَ اَبِي بَكْرِ

ترجمہ:

میں نے کہا: کیا عبداللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آلِ ابوبکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

اَلجَدَثُ: قبر۔ج: اَجْدَاثٌ. فى القرآن المجيد: وَ نُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ. (۵۱/۳۶)

❸ وعَبْدَ يَغُوثٍ تَحْجُلُ الطَّيرُ حَوْلَهُ	وعَزَّ الْمُصَابُ حَثْوَ قبرٍ على قَبْرِ

ترجمہ:

یا عبدیغوث پر روؤں جس کے اردگرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت ہے۔

حل لغات:

"عَبْدَ يَغُوثٍ" شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔ تَحْجُلُ:

حَجَلَ (ض،ن) حَجْلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَشْوٌ: حَشَا التُّرَابَ (ن) حَشْوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں "جَشُو" ہے۔

4 ...... | اَبَـى الْـقَـتْـلُ اِلَّا آلَ صِـمَّةَ اِنَّهـم | اَبَـوْا غيـرَهٗ وَالقَدْرُ يَجْرِىْ اِلَى الْقَدْرِ |

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انهم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لامِ تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ "مستانفہ" ہوگا۔

5 ...... | فَـاِمَّـا تَـرَيْـنَـا لا تَـزَالُ دِمَـاؤُنَـا | لَـدٰى وَاتِـرٍ يَسْعٰى بِهـا آخِرَا لدَّهْرِ |

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

6 ...... | فَـاِنَّـا لَلَـحْـمُ السَّيْفِ غيـرَ نَكِيْـرَةٍ | وَنُلْـحِـمُـهٗ حِينًا وليـس بِذِىْ نُكُرٍ |

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھلاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حل لغات:

نُلْـحِـمُ(افعال) اَلْحَمَ الرَّجُلُ: آدمی کا فربہ ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ القَوْمَ: گوشت کھلانا۔

7 ...... | يُـغَـارُ عَـلَـيْـنـا وَاتِـرِيْـنَ فَيُشْتَـفٰى | بِـنَـا اِنْ اُصِـبْـنَـا اَوْنُغِيرُ على وِتْـرِ |

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

3 ...... | قَسَمْنَا بِذَاکَ الدَّهْرَ شَطْرَيْنِ بَيْنَنا | فَمَا يَنْقَضِي إِلَّا وَنَحْنُ عَلَى شَطْرٍ |
|---|---|

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَيْن: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔ جز، نصف۔ دوری۔ کنارہ، طرف۔ فی القرآن المجید: فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۱۴۴/۲)

وقال تأبّط شرًّا (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأَبَّطَ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا اَدْرِیْ! تَأَبَّطَ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت "تَأَبَّطَ شَرًّا" کہا گیا۔

1 ...... | إِنَّ بِالشِّعْبِ الَّذِیْ دُوْنَ سَلْعٍ | لَقَتِيْلًا دَمُهُ مَا يُطَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

بے شک وہ گھاٹی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جا سکتا۔

حل لغات:

الشِّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شِعَابٌ. راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

2 ...... | خَلَّفَ الْعِبْأَ عَلَيَّ وَوَلّٰى | اَنَا بِالْعِبْأ لَهُ مُسْتَقِلّ |
|---|---|

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیر لی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

حل لغات:

خَلَّفَ (تفعیل) فلانًا: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ مؤخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیءَ: وراثت چھوڑنا۔ العِبأُ: بوجھ، گٹھری۔ بوری۔ ج: اَعْبَاءٌ۔

❸ ...... | وَوَرَاءَ الثَّأرِ مِنِّی ابْنُ اُخْتٍ | مَصِعٌ عُقْدَتُهُ ما تُحَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرہ کو کھولا نہیں جا سکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پُر عزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔

''عُقْدَتُهُ ما تُحَلُّ'' اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ وعزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت وسختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِعٌ: کپڑے کا گولا بنا کر کھیلنے والا۔ ج: مُصُعٌ. رَجُلٌ مَصِعٌ: بہادر۔

❹ ...... | مُطْرِقٌ يَرْشَحُ سَمًّا كَمَا اَطْرَقَ | اَفْعٰى يَنْفُثُ السَّمَّ صِلٌّ |
|---|---|

ترجمہ:

سر جھکا کر ایسے زہر اگلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سر جھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہر اگلتا ہے۔

حل لغات:

مُطْرِقٌ: فا (افعال) اَطْرَقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ يَرْشَحُ: رَشَحَ الاِنَاءُ (ف) رَشْحًا: برتن کا ٹپکنا، رسنا۔ السُّمُّ: وَالسِّمُّ، وَالسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر باریک سوراخ جیسے سوئی کا ناکا، کان اور ناک کا سوراخ. فی القرآن المجید: ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾. (۷/۴۰) ج: سُمُومٌ وسِمَامٌ. اَفْعٰى: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج:اَفَاعٍ. يَنْفُثُ:نَفَثَ الْبُصَاقَ مِن فيه (ن، ض)نَفْثًا: منہ سے تھوک پھینکنا۔صِلٌّ : ایک موذی سانپ۔ج : اَصْلَالٌ.

5	
خَبَـرٌ مـا نَـابَـنـا مُـصْـمَـئِلٌّ	جَـلَّ حَتّٰـى دَقَّ فيـه الاَجَـلُّ

ترجمه:

ہمیں ایسی عظیم وشدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُصْمَئِلٌّ :فا. اِصْمَأَلَّ: سخت ہونا۔الْمُصْمَئِلُّ: غصے سے پھولنے والا۔

6	
بَـزَّنِـی الـدهـرُ وكـان غَشُوْمًـا	بِـاَبِـيٍّ جـارُهُ مـا يُـذَلُّ

ترجمه:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا۔

حل لغات:

بَـز:بَـزَّ قَرِينَهُ(ن) بَزًّا: غالب آنا۔چھیننا۔مـن عَزَّ بَزَّ: جو غالب آئے گا چھینی ہوئی چیز لے لے گا۔غَشُوْمًا: صفت۔غَشَمَ الرَّجُل(ن)غَشْمًا: بے سوچے کام کرنا۔ظلم ڈھانا۔

7	
شَـامِـسٌ فِـی الْقُرِّ حتی اذا مـا	ذَكَـتِ الشِّـعْـرٰی فَـبَـرْدٌ وَظِلُّ

ترجمه:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شِعْرٰی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔یہ تینوں صفات مشبہ اور ممدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح ممدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شَـامِـسٌ :فـا. دھوپ دینے والا۔اَلْقُرُّ: ٹھنڈک۔لیلةٌ قُرَّةٌ: ٹھنڈی رات۔ذَكَـت :ذَكَتِ النَّارُ(ن) ذُكُـوًّا: آگ جلنا،بھڑکنا،تیز ہونا۔اَلشِّـعْـرٰی:سخت گرمی میں طلوع ہونے والا ایک ستارہ۔فـی الـقـران

المجید: ﴿وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى﴾ (۴۹/۵۳)

❽...... يَـابِـسُ الْـجَنْبَيْـنِ مِنْ غيـرِ بُـؤْسٍ	وَنَـدِيُّ الْـكَـفَّيْـنِ شَهْـمٌ مُـدِلُّ

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شَهْمٌ: ذہین، صاحبِ رائے، شریف وروشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِلٌّ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

❾...... ظَـاعِـنٌ بِـالْـحَـزْمِ حَتّٰـى اِذَامَـا	حَـلَّ حَـلَّ الْـحَـزْمُ حَيْـثُ يَـحُـلُّ

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سفر کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کرلیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فا. ظَعَنَ (ف) ظَعَنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

❿...... غَيْـثُ مُـزْنٍ غَـامِـرٌ حَيْـثُ يُـجْدِی	واذا يَسْـطُـوْ فَـلَيْـثٌ اَبَـلُّ

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُجْدِیْ: (افعال) اَجْدَی فلانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُوْ: سَطَا علیه وبِه (ن) سَطْوًا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ اَبَلّ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ.

⓫...... مُسْبِـلٌ فِـى الْـحَـيِّ اَحْـوٰى رِفَلٌّ	واذا يَـغْـزُوْ فَسِـمْـعٌ اَزَلُّ

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہبند لٹکانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا بجُّو ہے۔

حل لغات:

مُسْبِلٌ:فا.(افعال)اَسْبَلَ السِّتْرَ: پردہ لٹکانا،چھوڑنا۔اَحْوٰی:صفت۔حَوِیَ النَّبَاتُ(س) حَوًی: گہرے سبز کی وجہ سے سیاہ ہوجانا۔في القرآن المجيد :﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ (۵/۸۷) شعر میں موٹا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔رِفَــــــلٌّ:لمبی دم والا چوپایہ۔لمبے دامن والا کپڑا۔کشادہ کپڑا۔ڈھیلی کھال والا۔آسودہ اور پرکیف زندگی۔بہت گوشت والا۔سِمْعٌ :بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔اَزَلٌّ: تیز رفتار۔

⑫......	وَلَــهُ طَـعْـمَـانِ اَرْىٌ وَشَـرْىٌ	وَكِلَا الـطَّـعْـمَيْـنِ قَـدْ ذَاقَ كُـلٌّ

ترجمه:

اس کے دو ذائقے ہیں میٹھا اور کڑوا اور دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

اَرْیٌ:شہد۔شبنم۔دیگچی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔شَرْیٌ:کڑوا۔

⑬......	يَـرْكَـبُ الْهَـوْلَ وَحِيْدًا وَلَا يَـصْحَبُهُ	اِلَّا الْيَـــمَـــانِـــيُّ الْاَفَــلُّ

ترجمه:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندانے پڑی ہوئی یمنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⑭......	وَفُتُــوٍّ هَــجَّــرُوْا ثُــمَّ اَسْــرَوْا	لَيْـلَهُـم حتّٰـى اِذَا انْـجَـابَ حَلُّـوْا

ترجمه:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دوپہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزلِ مقصود پر اترے۔

حل لغات:

اِنْجَابَ: (انفعال) پھٹنا،کٹنا،چرنا۔اَلظَّلَامُ:تاریکی کا دور ہوجانا۔

⑮......	كُـلُّ مَــاضٍ قَـدْ تَـرَدّٰى بِـمَـاضٍ	كَسَـنَــا الْـبَـرْقِ اِذَا مَــا يُسَـلُّ

ترجمه:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اترا جس نے ایسی تلوار لٹکا رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

وہ سونتی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

⑯ ......

فَـادْرَكْـنَـا الثَّـأْرَ منهم ولَـمّـا	يَـنْـجُ مِـلْـحَـيَّيْـنِ اِلَّا الْاَقَـلُّ

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحَيَّيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں ''مل حيين '' منفصل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ ''مِـلْ'' ''مِـنْ'' کے معنی میں ہے۔

⑰ ......

فَـاحْتَسَـوْا اَنْـفَـاسَ نـومٍ فلمّـا	هَـوَّمُـوْا رُعْتُهُـمْ فَـاشْـمَـعَـلُّوا

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پیے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَـوَّمُـوْا: (تـفـعـيـل) هَـوَّمَ: اونگھنا، تھوڑا سونا۔ ''هَـوَّمُـوْا'' ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ''ثَـمِـلُـوا'' ہے۔ رُعْـتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُّوا: اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

⑱ ......

فَـلَـئِـنْ فَـلَّـتْ هُـذَيْـلٌ شَبـاهُ	لَبِـمَـا كَـانَ هُـذيلاً يَـفُـلُّ

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

⑲ ......

وبِـمَـا اَبْـرَكَـهَـا فـی مُـنَـاخٍ	جَـعْـجَـعٍ يَـنْـقَـبُ فِيـه الْاَظَـلّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

حل لغات:

اَبْرَکَ: البَعِيرَ: اونٹ بٹھانا۔ جَعْجَعٌ: تنگ، سخت اور کھردری جگہ۔ یَنْقب: نَقِبَ الخُفُّ المَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا۔ اَلاَظَلُّ: انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظُلٌّ.

20...... | وبِما صَبَّحَها فی ذَرَاها | مِنْهُ بعدَ القتلِ نَهْبٌ وشَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کو ان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا قتل کے بعد مال لوٹتا اور اونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهْبٌ: لوٹ مار۔ نشانہ۔ شَلَّ: الدَّابَّة (ن) شَلًّا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

21...... | صَلِيَتْ مِنِّی هذيلٌ بِخِرْقٍ | لا يَمَلُّ الشرَّ حتى يَمَلُّوا |
|---|---|

ترجمہ:

بنو ہذیل مجھ جیسے نوجوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا سخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور سخی نوجوان۔ ج: اَخْرَاقٌ.

22...... | يُنْهِلُ الصَّعْدَةَ حتى اذاما | نَهِلَتْ كان لها مِنْهُ عَلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

اَلصَّعْدَةُ: سیدھا نیزہ۔ ج: صِعَادٌ.

23...... | حَلَّتِ الْخَمْرُ وكانت حرامًا | وبِلَأْيٍ ما اَلَمَّتْ تَحِلُّ |
|---|---|

ترجمہ:

شراب حلال ہو گئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جو شراب قسم کی وجہ سے حرام ہوگئی تھی اب قسم پوری ہوچکی لہذا شراب حلال ہوگئی۔

24 | فَاسْقِنِيْهَا يَا سَوَادَ بْنَ عَمْرٍو | اِنَّ جِسْمِيْ بَعْدَ خَالِيْ لَخَلُّ

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہوگیا ہے۔

لا پھر اک بار وہی بادہ وجام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

25 | تَضْحَكُ الضَّبْعُ لِقَتْلٰى هُذَيْلٍ | وَتَرَى الذِّئْبَ لَهَا يَسْتَهِلُّ

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بجو ہنس رہے ہیں اور تو بھیڑیے کو چلّاتا ہوا دیکھ رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہوگئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور چلّا رہے ہیں۔

حل لغات:

اَلضَّبْعُ: لکڑبھگّا۔ بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بجو۔ ج: اَضْبُعٌ. يَسْتَهِلُ: استَهَلَّ الصَّبِيُّ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

26 | وعِتَاقُ الطيرِ تَغْدُوْ بِطَانًا | تَتَخَطَّاهم فما تَسْتَقِلُّ

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہوکر کھاتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

حل لغات:

"تَغْدُو" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تَهْفُو" ہے۔ تَتَخَطَّأُ: چلنا، قدم اٹھانا۔

وقال سُوَيْدُ الْمَرَاثِدِ اَلْحارِثِيُّ (الطويل)

❶ لَعَمْرِیْ لقد نادٰی بِاَرْفَعِ صوتِهٖ	نَعِیُّ سُوَیْدٍ اَنَّ فارِسَکم هَوٰی

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہوگیا۔

❷ اَجَلْ صادِقًا والقائلَ الفاعلَ الَّذِی	اذا قال قولًا اَنْبَطَ الماءَ فِی الثَّرٰی

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

اَنْبَطَ: الشیءَ (افعال) ظاہر کرنا۔ انْبَطَ الماء فی الثری: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

❸ فَتًی قَبْلٌ لم تُعْنِسُ السِّنُّ وَجْهَهٗ	سِوٰی خُلْسَةٍ فی الراسِ کالبَرْقِ فِی الدُّجٰی

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نوجوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعنس: اَعْنَسَتِ السِنُّ وجهَ فلانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔ خُلْسَةً: چھپی ہوئی چیز۔ موقع، مناسب موقع۔

❹ اَشارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوَانُ فجاءَ ها	یُقَعْقِعُ بِالْاَقْرَابِ اَوَّلَ مَنْ اَتٰی

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔الحربُ العَوانُ: سخت لڑائی۔یُقَعْقِع: قَعْقَعَ الشيءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہونا۔

5 ...... | ولم يَجْنِها لٰكِنْ جَناها وَلِيُّهُ | فآسَى وَآدَاهُ فكانَ كَمَنْ جَنٰى |
|---|---|

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچادیا لہٰذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہوگیا۔

وقال رجلٌ من بنی نَصْرِ بْنِ قُعَیْنٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن سعد بن جَذِیْمَۃ بن مالک بن نصر بن مُعین ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام ''ربیعۃ'' نہیں ہے۔(حاشیہ شرح مرزوقی ج۱ص ۵۹۷ نسخہ بیروت ص۱۴۹)

1 ...... | اَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ اِنْ جِئْتَهَا | مَا اِنْ اُحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنَ كِلَابِ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچادے۔میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تمیمی ہیں۔جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

2 ...... | اَنَّ الْهَوَادَةَ وَالْمَوَدَّةَ بَيْنَنَا | خَلَقٌ كَسَحْقِ الْيُمْنَةِ الْمُنْجَابِ |
|---|---|

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہوچکی ہے جس طرح یمنی چادر بوسیدہ ہوکر پارہ پارہ ہوجاتی ہے۔

حل لغات:

اَلْهَوَادَةُ: نرمی وسہولت۔سکون۔رخصت۔باہمی تعلق ومحبت۔عہدوپیمان،رشتہ وتعلق۔سُحُقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

❸ أَ ذُؤَابُ اِنّــی لـم اَهْبِکَ ولـم اَقُمْ	لِـلْبَیْـعِ عـنـدَ تَـحَـضُّـرِ اَجْـلابِ

ترجمہ:

اے ”ذؤاب“! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

❹ اِنْ یَّقْتُلُوکَ فقد ثَلَلْتَ عُرُوشَهم	بِـعُتَیْبَةَ بْـنِ الْـحَـارِثِ بْـنِ شِهَـابِ

ترجمہ:

اگر تجھے بنو یربوع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

❺ بِـاَشَـدِّهِـم کَـلَبًا عَـلٰی اَعْدَائِهِم	واَعَـزِّهِـم فَـقْـدًا عَـلَی الْاَصْـحَابِ

ترجمہ:

ایسے شخص کو قتل کر کے جو ان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:

کَلَبٌ: کتے کی دیوانگی۔شرارت۔کہتے ہیں:”دَفَعْتُ عَنْکَ کَلَبَ فُلَانٍ“: میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا ۔سردی کی شدت۔

وقال الحُرَیْثُ بْنُ زَیْدٍ اَلْخَیْلُ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حریث بن زید خیل ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی منکف رسول اکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے ، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر کے واصلِ جنت ہوئے (٦٠ھ/٦٨٠ء)۔

❶ ...... | اَلا بَـكَـرَ الـنَّـاعِـيُ بِـاَوْسِ بْنِ خـالِدٍ | اَخِـي الشَّـتْـوَةِ الْـغَـبْـراءِ وَالزَّمَنِ الْمَحْلِ |

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جوسخت قحط سالی اورخشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

❷ ...... | فَـاِنْ يقتـلـوا بِـالْـغَـدْرِ اَوْسًـا فَـاِنَّنِـى | تَـرَكْـتُ اَبَـا سُفْيَـانَ مُلْتَزِمَ الـرَّحْلِ |

ترجمہ:

اگرانہوں نے اوس کودھوکے سے قتل کردیا تو بےشک میں نے ابوسفیان کوایسا کرکے چھوڑاکہ وہ زین سے جدانہیں ہوسکتا۔

مطلب:

مقتول پرنوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کواترنے سے پہلے زین پرہی قتل کرکے انتقام لےلیا ہے۔

❸ ...... | فَـلا تَـجْـزَعِـىْ يَـا اُمَّ أَوْسٍ فَـاِنَّـهُ | تُـصِيْـبُ الْـمَـنَـايَـا كُلَّ حافٍ وَذِىْ نَعْلٍ |

ترجمہ:

اےاوس کی ماں! تُو بےصبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والےاورجوتے پہنے ہوئے کوپہنچتی ہے۔

❹ ...... | قَـتَـلْـنَـا بِـقَـتْـلانَـا مِـنَ الْـقَـومِ عُصْبَةً | كِـرامًـا ولـم نَـأْكُـلْ بهم حَشَفَ النَّخْلِ |

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معززلوگ قتل کرڈالے اوران کےعوض ہم نے بےکارکھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقاماً دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کئے اورنہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کرکےاپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

حَشَفَ:مِـنَ التَّـمَـرِ: خراب کھجوریں جوپکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ گٹھلی ہوتی ہےاورنہ گودہ نہ جھلی نہ

مٹھاس۔عربی مقولہ ہے: "اَحَشَفًا وَسُوْءُ کَیْلَةٍ": کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔یعنی نکمّا اور تھوڑا، دو بری خصلتوں والا، دوطرف سے ظلم کرنے والا۔

5 ...... ولولا الاَسٰی ما عِشْتُ فی الناسِ ساعةً	ولٰـكِـنْ اذا مــا شِـئْـتُ جَـاوَبَنِيْ مِثْلِيْ

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہوجاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہارغم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وقال أبو حِبالٍ اَلْبَرَّاءُ بْنُ رِبْعِيٌّ اَلْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

ابوہلال نے کہا: اصل نسخے میں ابوحبال ہی ہے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام "ابوحناک" ہے۔

(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۰۶ بیروت)

1 ...... اَبَـعْـدَ بَـنِـي اُمِّـي الَّـذِيْـنَ تَـتَـابَـعُـوْا	اُرَجِّـي الْـحَـيٰـوةَ اَمْ مِـنَ الْـمـوتِ اَجْزَعُ

ترجمہ:

کیا؟ اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہوگئے لذت زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

2 ...... ثَـمَــانِـيَـةٌ كَــانُـوا ذُؤَابَـةَ قـومِـهِـم	بِـهِـمْ كُـنْـتُ أُعْـطِـيْ ما أشاءُ وأَمْـنَـعُ

ترجمہ:

وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا وہ دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:

وہ میری شان وشوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا میں

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

3 اُولٰئکَ اِخوانُ الصَّفاءِ رُزِيتُهم	وما الكَفُّ اِلَّا اِصْبَعٌ ثُمَّ اِصْبَعٌ

ترجمه:

وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی سے۔

مطلب:

انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یارومددگار ہوگیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

4 لَعَمرُکَ اِنّی بِالخلیلِ الَّذِی لَهٗ	عَلَیَّ دَلالٌ وَاجِبٌ لَمُفَجَّعٗ

ترجمه:

میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:

دَلالٌ: نازونخرہ۔وقار۔

5 واِنّی بِالمَولَی الَّذِی لیسَ نافِعِیْ	ولاضائِرِیْ فُقْدَانُهٗ لَمُمَتَّعٗ

ترجمه:

اور بے شک میں نفع پہنچایا جارہاہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مُطِیعُ بنُ اِیاسٍ فی یَحیٰی بنِ زِیادٍ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مطیع بن ایاس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

1 یااَهلِ بَکُّوا لِقَلبِیَ القَرِحِ	وَلِلدُّمُوعِ السَّوَاکِبِ السُّفُحِ

ترجمه:

اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے روؤ۔

مطلب:

میرے غم میں شریک ہو جاؤ کیونکہ جب کوئی شریکِ غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

بَكُّوا: (تفعیل) بَكَّى المَيِّتَ وعليه وله: مردے پر رونا۔

❷ رَاحُوْا بِيَحْيٰى وَلَوتُطَاوِعُنِي الْاَ	قْدَارُ لَم تَبْتَكِرْ ولم تَرُحِ

ترجمہ:

لوگ یحیی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کر کے آتے۔

❸ يا خيرَ مَنْ يَّحْسُنُ الْبُكاءُ له اليومَ	ومن كان اَمْسِ لِلْمِدَحِ

ترجمہ:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

❹ قد ظَفِرَ الْحُزْنُ بِالسُّرُوْرِ وقد	اُدِيْلَ مَكْرُوْهُنَا مِنَ الْفَرَحِ

ترجمہ:

یقیناً غم خوشی پر غالب آ گیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضًا (البسيط)

❶ قُلْتُ لِحَنَّانَةٍ دَلُوحِ	تَسُحُّ مِنْ وَّابِلٍ سَحُوحِ

ترجمہ:

میں نے گرجنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دَلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الماءُ ونحوَهٗ (ض) سَحًّا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

نیچے کی طرف بہنا۔

❷ اُمِّـي الـضَّـرِيْـحَ الَّـذِیْ اُسَـمِّـیْ	ثُـمَّ اسْتَهِـلِّـيْ عَـلَـى الـضَّـرِيْـحِ

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

حل لغات:

الضَّرِيحُ: قبر۔قبر کے بیچ کی تنگ جگہ،مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

❸ لیــس مِـنَ الـعَـدْلِ اَنْ تَشِـحِّـیْ	عَـلـى فَتًـى لیــس بِـالشَّحِيْـحِ

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال اَشْجَعُ بْنُ عمرٍو السُّلَمِیُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی پھر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/۸۱۱ء)۔

❶ مَـضَـى ابْنُ سَعِيْدٍ حَيْنَ لم يَبْقَ مَشْرِقٌ	ولا مَـغْـرِبٌ اِلَّا لَـهٗ فِيْـهِ مَـادِحُ

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق ومغرب کے کونے کونے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

❷ ومـا كـنـتُ اَدْرِیْ مـا فواضِلُ كَفِّهٖ	عَـلَـى الـنَّـاسِ حتّـى غَيَّبَتْهُ الصَّفائِحُ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر سخاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی سِلوں نے اسے چھپالیا۔

مطلب:

اس کے احسانات،نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہوسکیں؛ کیونکہ وہ

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: و صِفَاحٌ. مف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سِل۔

❸ فَاَصْبَحَ فِي لَحْدٍ مِنَ الارضِ مَيِّتًا | وكَانَتْ بِه حَيًّا تَضِيقُ الصَّحاصِحُ

ترجمہ:

وہ مر کر زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات وانعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصَّحَاصِحُ: مف: الصَّحْصَحُ: نباتات سے خالی ہموار زمین۔

❹ سَاَبْكِيكَ مافاضَتْ دُمُوعِيَ فَاِنْ تَغِضْ | فَحَسْبُكَ مِنِّي ما تُجِنُّ الْجَوانِحُ

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

❺ فَمَا اَنَا مِنْ رُزْءٍ وَاِنْ جَلَّ جازِعٌ | ولا بِسُرُورٍ بَعْدَ موتِكَ فارِحُ

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگرچہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کر لیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

کا احساس بھی ختم ہو گیا ہے۔

❻ كَأَنْ لَّمْ يَمُتْ حَيٌّ سِوَاكَ ولم تقُمْ	عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَيْكَ النَّوَائِحُ

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

❼ لَئِنْ حَسُنَتْ فِيْكَ الْمَرَاثِيْ وَذِكْرُها	لقدحَسُنَتْ مِنْ قَبْلُ فِيْكَ الْمَدَائِحُ

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوالفضل یحیٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) میں فوت ہوئے۔ (شرح مرزوقی ج ا ص ۶۱۰)

❶ نَعٰى نَاعِيَا عَمْرٍو بِلَيْلٍ فَاَسْمَعا	فَرَاعَا فُؤَادًا لا يَزالُ مُرَوَّعَا

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

❷ وما دَنِسَ الثَّوْبُ الَّذِيْ زَوَّدُوْكَهُ	وَاِنْ خَانَهٗ رَيْبُ الْبِلٰى فَتَقَطَّعَا

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگر چہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہو گیا۔

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعتِ استخدام سے کام لیا ہے کیونکہ "وما دَنِسَ الثَّوْبُ" میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے ممدوح کی تعریف میں کہے اور "وَاِنْ خَانَهٗ" کی ضمیر

منصوب جو "الثوب" کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد "میت" کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور ممدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگرچہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہوجائے گا۔

3

تُرِيْدُكَ لم نَسْطِعْ لها عَنكَ مَدْفعَا	دَفَعْنَا بِكَ الْاَيَامَ حَتّٰى اِذا اَتَتْ

ترجمہ:

ہم نے تیری مدد سے حوادث زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

فائدہ:

"لم نَسْطِعْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "لم تَسْطِعْ" ہے۔

4

تَقَرُّ بِها عَيْنَایَ فَانْقَطَعَا مَعًا	مَضٰی فَمَضَتْ عَنِّیْ بِهٖ كُلُّ لَذَّةٍ

ترجمہ:

وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

5

ولا بُدَّ اَنْ اَلْقٰی حِمامِیْ فَاُصْرَعَا	مَضٰی صاحِبِیْ وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَصْرَعِیْ

ترجمہ:

میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:

جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردوں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:

مَصْرَعٌ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دنگل، کشتی گاہ۔ موت، ہلاکت، قتل وخون۔ ج: مَصَارِعُ. عربی مقولہ ہے: "مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهٗ": جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

وقال ابنُ المُقَفَّعِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابن مُقَفَّع ہے (متوفی ۱۴۲ھ/ ۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح و بلیغ اور اچھے کاتب تھے خلیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قراءِ سبعہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے یحیٰ بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابوعوجاء عبد کریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

1. | رُزِئْنَا اَبَا عَمرٍو وَلَا حَيَّ مِثْلَهُ | فَلِلّٰهِ رَيْبُ الْحَادِثَاتِ بِمَنْ وَّقَعْ |
|---|---|

ترجمہ:

ہمیں ابوعمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادثِ زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

2. | فَاِنْ تَکُ قَدْ فَارَقْتَنَا وَتَرَکْتَنَا | ذَوِيْ خَلَّةٍ مَا فِيْ انْسِدَادٍ لَّهَا طَمَعُ |
|---|---|

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

3. | فَقَدْ جَرَّ نَفْعًا فَقْدُنَا لَکَ اَنَّنَا | اَمِنَّا عَلٰى كُلِّ الرَّزَايَا مِنَ الْجَزَعْ |
|---|---|

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

وقال بعض بنی أسد (الكامل)

❶ بَكِّيْ عَلٰى قَتْلَى الْعَدَانِ فَاِنَّهم	طَالَتْ اِقَامَتُهم بِبَطْنِ بَرَام

ترجمہ:

اے خاتون! تو عدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

❷ كَانُوا عَلَى الْاَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّق	وَلِقَومِهِم حَرَمًا مِنَ الْاَحْرَام

ترجمہ:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائدہ:

مُحرِّق سے مراد عمر بن نہد ہے؛ کیونکہ اس نے بنو دارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلا دیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلا دیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا سخی ہے۔

❸ لَاتَهْلِكِيْ جَزَعًا فَاِنِّي وَاثِقٌ	بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْاَيَّام

ترجمہ:

رو کر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حوادث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

❹ عَادَاتُ طَيٍّ فِيْ بَنِيْ اَسَدٍ لَّهم	رِيُّ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُسَام

ترجمہ:

بنو طی کی عادتیں بنو اسد میں سرایت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

بنو طی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

حلیف قوم بنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِئٌّ: خوش منظر۔ خِضَابٌ: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطویل)

مِنَ الْاَرْضِ وَاسْتَكَّتْ عَلَيَّ الْمَسَامِعُ	نُعِيَ لِيَ اَبُو الْمِقْدَامِ فَاسْوَدَّ مَنْظَرِيْ 1

ترجمہ:

مجھے ابو مقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہوگئی اور میرے کان بہرے ہو گئے۔

مطلب:

ابو مقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اِسْتَكَّتْ: (افتعال) اِسْتَكَّ: بند ہونا۔

اِذَا وَرَدَتْ لَمْ تَسْتَطِعْهَا الْاَضَالِعُ	وَاَقْبَلَ مَاءُ الْعَيْنِ مِنْ كُلِّ زَفْرَةٍ 2

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کر سکتیں۔

مطلب:

شدت غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو ممدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہِ سرد دل پر درد سے نکلتی ہے کہ قوتِ برداشت جواب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَةٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

وقال آخر (البسيط)

❶ قد كان قَبْلَکَ اَقْوامٌ فُجِعْتُ بِهِم	خَلّٰى لَنا فَقْدُهم سَمْعًا وابْصارًا

ترجمہ:

اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہِ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:

فَقْدُهم "" ابوعلی احمد مرزقی کے نسخہ میں "هُلْكُهم" ہے۔

❷ اَنْتَ الَّذِىْ لم تَدَعْ سمعًا ولابصرًا	اِلَّا شَفًا فَامَرَّ الْعَيْشُ اِمْرَارًا

ترجمہ:

لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہٰذا زندگی تلخ ہوگئی۔

مطلب:

اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی داغِ مفارقت دے گئے مگر قوت سماعت و بصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کر دیا۔

حل لغات:

اَمَرَّ: الشی ءَ: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: اَلْحَقُّ مُرٌّ: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشَّمَرْدَلُ بنُ شَرِيكٍ اَوْ نَهْشَلُ بنُ حَرِّيٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: نہشل بن حری ہے، یا شمردل بن شریک ہے (۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ بنو ثعلبہ بن یربوع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ بِنَفْسِىْ خَلِيْلَاىَ اللَّذانِ تَبَرَّضَا	دُمُوْعِىَ حَتّٰى اَسْرَعَ الْحُزْنُ فِىْ عَقْلِىْ

ترجمه:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنھوں نے تھوڑے تھوڑے کر کے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تَبَرَّ ضَا: (تفعّل) تَبَرَّضَ فلانٌ: تھوڑی چیز پر گذر بسر کرنا۔ صاحِبَهٗ او مَالَهٗ: تھوڑا تھوڑا لیکر زندگی بسر کرنا۔

❷...... ولولا الاُسٰی ماعِشْتُ فِي النَّاسِ ساعَةً	ولكنْ اذا ماشِئْتُ جَاوَبَنی مثلی

ترجمه:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہارِ غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھڑا سناتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بَابُ الْأَدَبِ

قال مِسْكِينُ الدَّارِمِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن أنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن انیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/ ۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ وَفِتْيَانِ صِدْقٍ لَسْتُ مُطْلِعَ بَعْضِهِمْ	عَلٰى سِرِّ بَعْضٍ غَيْرَ اَنِّيْ جِمَاعُهَا

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ ''انی جماعُها'' سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا راز دان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلا خوف وخطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کردے گی
بَشر رازِ دلی کہکر ذلیل وخوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار رہتا ہے

❷ لِكُلِّ امْرِئٍ شِعْبٌ مِنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ	وَمَوْضِعُ نَجْوٰى لا يُرَامُ اِطِّلَاعُهَا

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرگوشی ہوتی ہے جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

❸ يَظَلُّوْنَ شَتّٰى فِي الْبِلَادِ وَسِرُّهُمْ	اِلٰى صَخْرَةٍ اَعْيَى الرِّجَالَ انْصِدَاعُهَا

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

کو توڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

اِنْصِدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ اَلصُّبْحُ: صبح روشن ہوجانا۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابوالفضل یحی بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

❶ وَلَـمَّـا رَأَيْـتُ الشَّيْـبَ لَاحَ بَيَاضُـهُ | بِـمَـفْـرِقِ رَأْسِـيْ قُلْتُ لِلشَّيْبِ مَرْحَبَا

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چمکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرِقٌ: من الرَّأْسِ: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

❷ وَلَوْخِفْتُ اَنِّيْ اِنْ كَفَفْتُ تَحِيَّتِيْ | تَـنَـكَّـبَ عَـنِّـيْ رُمْتُ اَنْ يَّتَـنَـكَّبَـا

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلو تہی کرلے۔

فائدہ:

"خِفْتُ" سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ (۷۸/۲۷) أي: لا يخافون. بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خِلْتُ ہے۔

بِهِ النَّفْسُ يومًا كانَ لِلْكُرْهِ اَذْهَبَا	3 ...... وَلٰكِنْ اِذَا مَاحَلَّ كُرْهٌ فَسَامَحَتْ

ترجمه:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آپڑے پھر طبیعت اسے قبول کرلے تو طبیعت کا اسے قبول کرلینا اس ناگوار شے کو دور کردیتا ہے۔

فائدہ:

اَذْهَبَا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں ''اَذْهَب'' صیغۂ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ أشدّ اِذْھابًا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہوسکتا ہے کہ ''اَذْهَبَ'' بحذف زوائد ہے۔

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر   غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيْدٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید فقعسی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

فَبِالْحِلْمِ سُدْ لا بِالتَّسَرُّعِ وَالشَّتْمِ	1 ...... اِذَا شِئْتَ يَوْمًا اَنْ تَسُوْدَ عَشِيْرَةً

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر و تحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

مِّنَ الْجَهْلِ اِلَّا اَنْ تُشَمِّسَ مِنْ ظُلْمِ	2 ...... وَلَلْحِلْمُ خَيْرٌ فَاعْلَمَنَّ مَغَبَّةً

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلمًا تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کردینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست وحصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہٰذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم و بردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کردیا

جائے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے؛ ''فَاِنَّ صَدْمَ الشَّرِّ بِالشَّرِّ اَقْرَبُ وَدَفْعَ الْجَهْلِ بِالْجَهْلِ اَحْلَمُ''.

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغَبَّةٌ: انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لِهٰذا الاَمْرِ مَغَبَّةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ تُشَمَّسَ: (تفعّل) دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عِصَامُ بْنُ عُبَيْدٍ الزَّمَانِيُّ (البسيط)

شاعر کانام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ اَبْلِغْ اَبَا مَسْمَعٍ عَنِّيْ مُغَلْغَلَةً | وَفِي الْعِتَابِ حَيَاةٌ بَيْنَ اَقْوَامِ

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچاؤ اور قوموں کے درمیان عتاب میں زندگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغَلْغَلَةٌ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ العتاب: مص. عَتَبَ عليه(ن) عِتَابًا: ملامت کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ فہمائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہارِ ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کرلے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہارِ ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: ''اَلْعِتَابُ خيرٌ مِنْ مَّكْتُوْمِ الْحِقْدِ'': چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ ''مَنْ عَتَبَ عَلَى الدَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهٗ'': جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہوجائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

❷ اَدْخَلْتَ قَبْلِيَ قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ | فِي الْحَقِّ اَنْ يَّدْخُلُوا الْاَبْوَابَ قُدَّامِي

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کردیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

لَوعُدَّ قَبرٌ وَقَبرٌ كُنتُ اَكرَمَهم	مَيِّتًا وَاَبعَدَهُم مِن مَّنزِلِ الذَّام

(3)

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور ہوں گا۔

فَقَدْ جَعَلْتُ اِذَا مَا حَاجَتِیْ نَزَلَتْ	بِبَابِ دَارِکَ اَدْلُوهَا بِاَقْوَام

(4)

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کرلیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔

احساس مَر نہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

اَدْلُو: دَلاَ حَاجَتَهُ (ن) دَلْوًا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شَبِيبُ بْنُ الْبَرْصَاءِ الْمُرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبیب بن یزید بن جمرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہ روحی وجسدی) صلی اللہ تعالی علیه وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایانِ شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے، پھر جب یہ گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہوچکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

وَاِنِّیْ لَتَرَّاکُ الضَّغِیْنَةِ قد بَدَا	ثَرَاهَا مِنَ الْمَوْلٰی فلا اَسْتَثِیْرُهَا

(1)

ترجمہ:

بے شک میں اس کینے کو جس کا اثر میرے چچازاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھالتا نہیں۔

حل لغات:

اَلضَّغِيْنَةُ: کینہ۔ ج: ضَغَائِنُ. اَسْتَثِيرُ: (استفعال) اِسْتَثَارَ: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گرد و غبار اڑانا۔ اس کے حروفِ اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

❷ مَخَافَةَ اَنْ تَجْنِيْ عَلَيَّ وَاِنَّمَا	يَهِيْجُ كَبِيْرَاتِ الْاُمُوْرِ صَغِيْرُهَا

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

❸ لَعَمْرِيْ لقد اَشْرَفْتُ يوم عُنَيْزَةٍ	عَلٰى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِيْ مَرِيْرُهَا

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

عُنَيْزَة: جگہ کا نام ہے۔ مَرِيْر: عزتِ نفس اور پختہ ارادہ۔ مضبوط بٹی ہوئی رسی۔

❹ تَبَيَّنُ اَعْقَابُ الْاُمُوْرِ اِذَا مَضَتْ	وَتُقْبِلُ اَشْبَاهًا عَلَيْكَ صُدُوْرُهَا

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔

بات جو بھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

❺ اِذَا افْتَخَرَتْ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لم تجد	سِوٰى مَا ابْتَنَيْنَا ما يَعُدُّ فُخُوْرُهَا

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابل فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

❻ فَلَا خَيْرَ فِي الْعِيْدَانِ اِلَّا صِلَابُهَا	وَلَا نَاهِضَاتُ الطَّيْرِ اِلَّا صُقُوْرُهَا

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصَّقْر: شکرا۔

يُبَيّنُ فِي الظُّلْمَاءِ لِلنَّاسِ نُورُهَا	⑦ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نُوْرُ قَوْمٍ وَاِنَّمَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزني (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۴ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفو ودرگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

عَلٰى اَيِّنَا تَغْدُو الْمَنِيَّةُ اَوَّلُ	① لَعَمْرُكَ مَا اَدْرِيْ وَاِنِّي لَاَوْجَلُ

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کسے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

اِنْ اَبْزَاكَ خَصْمٌ اَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ	② وَاِنِّي اَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لم اَخُنْ

ترجمہ:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّيءُ (ن) نُبُوًّا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جمنا۔

❸ اُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِیْ عَدَاوَةٍ	وَاَحْبِسُ مَالِیْ اِنْ غَرِمْتَ فَاَعْقِلُ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

❹ وَاِنْ سُؤْتَنِیْ یومًا صَفَحْتُ اِلٰی غَدٍ	لِیُعْقِبَ یومًا مِنْکَ آخَرُ مُقْبِلُ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تاکہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

❺ کَاَنَّکَ تَشْفِیْ مِنْکَ دَاءً مَسَاءَتِیْ	وَسُخْطِیْ وما فِیْ رَیْبَتِیْ ما تَعَجَّلُ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیر خواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

❶ وَاِنِّیْ عَلٰی اَشْیَاءَ مِنْکَ تُرِیْبُنِیْ	قدیمًا لَذُوْ صَفْحٍ علی ذاکَ مُجْمِلُ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آرہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسن سلوک کرتا آرہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے   کوئی روئے تو آنسو پونچھ دوں اپنے دامن سے

❼ سَتَقْطَعُ فِیْ الدنیا اِذَاما قَطَعْتَنِیْ	یَمِیْنَکَ فَانْظُرْ اَیَّ کَفٍّ تَبَدَّلُ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹے گا پھر دیکھ کہ کسے بدل بناتا ہے۔

مطلب:

سوچ سمجھ کرتعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

7 ...... وفِي النـاسِ اِنْ رَثَّتْ حِبالُكَ واصِل	وفي الأرضِ عَنْ دَارِ القِلٰى مُتَحَوَّلٗ

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہوگئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَثَّت: رَثَّ الثَّوبُ (ن،ض، س) رَثَاثَةً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

9 ...... اِذَا اَنْتَ لم تُنْصِفْ اَخاكَ وَجَدْتَّهٗ	عَلٰى طَرَفِ الْهِجْرانِ اِنْ كان يَعْقِلٗ

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہوا تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

10 ...... ويَرْكَبُ حَدَّ السَّيْفِ مِنْ اَنْ تَضِيْمَهٗ	اِذَا لم يَكُنْ عَنْ شَفْرَةِ السَّيْفِ مَزْحَلٗ

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہوگا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَزْحَلُ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلُ کا لفظ ہے۔

11 ...... وكُنْتُ اذا ما صاحبٌ رَامَ ظِنَّتِي	وَبَدَّلَ سُوْءً بِالَّذِيْ كنتُ اَفْعَلُ

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

⑫ ...... قَـلَبْـتُ لـه ظَهْـرَ الْـمِجَـنِّ فـلم اَدُمْ ‖ عَـلٰـى ذاكَ اِلَّا رَيْـثَ مَـا اَتَـحَوَّلُ

ترجمه:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

رَيْثٌ: دیر، تاخیر، سستی۔ عربی مقولہ ہے: ''رُبَّ عُجْلَةٍ تَهِبُ رَيْثَم'': کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر ''ما'' داخل ہوتا ہے۔

⑬ ...... اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لم تَكَدْ ‖ اِلَيْـهِ بِـوَجْـهٍ آخِـرَ الـدَّهْـرِ تُـقْـبِلُ

ترجمه:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قَمِيْئَةَ (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قمیئہ بن ذریح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ ق،ھ/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

❶ ...... يـا لَهْفَ نَـفْسِـيْ عَـلَى الشَّبـابِ ولم ‖ اَفْـقِـدْ بِـهٖ اِذْ فَـقَـدْتُّـهٗ اَمَـمَـا

ترجمه:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

اَمَمٌ: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

❷ ...... اِذْ اَسْـحَـبُ الـرَّيْـطَ وَالـمُـرُوْطَ اِلٰى ‖ اَدْنٰـى تِـجَـارِيْ وَاَنْـفُضُ الـلِّـمَـمَـا

ترجمه:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوا اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوا قریبی مے خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

اَلرَّيْط: مف: الرَّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ اَلْمُرُوْطُ: مف: المِرْطُ: اون کا ریشم یا ٹسر کی

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تِجَارٌ: وَتُجُرٌ وتُجَّارٌ: مف: التَّاجِر: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ اَللِّمَمُ: مف: اَللِّمَّةُ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ اَللَّمَمُ: چھوٹے گناہ جیسے بوسۂ شہوت، نظرِ شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القران المجید: ﴿ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۳۲/۵۳)

❸ لا تَغْبِطِ الْمَرْءَ اَنْ يُّقَالَ لَهُ	اَمْسٰى فَلَانٌ لِسِنِّهٖ حَكَمَا

ترجمہ:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائدہ:

"اَمْسٰى فَلَانٌ لِسِنِّهٖ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "أضحى فلان لعمره" اور بیروت کے نسخے میں "أضحى" ہے۔

❹ اِنْ سَرَّهٗ طُوْلُ عُمْرِهٖ فَلَقَدْ	اَضْحٰى عَلَى الْوَجْهِ طُوْلُ ما سَلِمَا

ترجمہ:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال اياس بن القائف (الطويل)

❶ تُقِيْمُ الرِّجَالُ الْاَغْنِيَاءُ بِاَرْضِهِم	وَتَرْمِي النَّوٰى بِالْمُقْتَرِيْنَ الْمَرَامِيَا

ترجمہ:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

❶ فَاَكْرِمْ اَخَاكَ الدهرَ ما دُمْتُما مَعًا	كَفٰى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا

ترجمہ:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

❶ إِذَا زُرْتُ أرضًا بعدَ طولِ اجْتِنَابِها	فَقَدْتُّ صَدِيْقِي والبِلادُ كماهِيَا

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربيعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعۃ بن مقروم ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہے انہوں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں پائے اور دولتِ ایمان سے مشرف ہوکر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اونٹنی عمرو نہشلی کو بیچی، نہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے نہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

❶ وَكَمْ مِّنْ حامِلٍ لی ضَبَّ ضِغْنٍ	بَعِيْدٍ قلبُهُ حُلْوِ اللِّسَان

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زباں ہیں۔

حل لغات:

ضَبَّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غصہ ہونا، کینہ رکھنا۔ علی مافی نفسه: دل کی بات چھپانا۔ ضِغْن: سخت چھپی ہوئی دشمنی، زبردست کینہ۔ فی القرآن المجید: ﴿أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُم﴾ (۳۱/۴۷) جھکاؤ۔ بغل، گود۔ جانب، پہاڑ کا پہلو۔ ج: اَضْغَانٌ. بَعِيدٍ: بیروت کے نسخے میں ''طَوِيلٍ'' ہے۔

❷ ولو اَنّی اَشاءُ نَقَمْتُ مِنْهُ	بِشَغْبٍ مِنْ لِّسانٍ تَيَّحانِ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

''مِنْ'' ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ''أو'' ہے۔ ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

❸ ولكنّي وَصَلْتُ الْحَبْلَ مَنْهُ	مُوَاصَلَةً بِحَبْلِ أَبِي بَيَانِ

ترجمہ:
لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

❹ وضَمْرَةَ اِنَّ ضمرةَ خيرُ جار	عَلِقْتُ له بِاَسْبابِ مِتانِ

ترجمہ:

اور ضمرہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمرہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں۔

❶ هِجَانُ الْحَيِّ كَالذَّهَبِ الْمُصَفّٰى	صَبِيْحَةَ دِيْمَةٍ يَجْنِيْهِ جَانِ

ترجمہ:
ضمرہ قوم کا خالص النسب سردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی صبح چننے والا چنتا ہے۔

مطلب:
رات کو سونے کی کان پر بارش برسے تو صبح کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے بآسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:

هِجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دِيْمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دِيَمٌ و دُيُومٌ.

وقال سُلْمِيُّ بن ربيعة (المتدارك)

❶ اِنَّ شِوَاءً ونَشْوَةً	وخَبَبَ الْبَازِلِ الْاَمُوْنِ

ترجمہ:
بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشہ دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پرامن چال۔

فائدہ:

چار اشعار میں ''اِنَّ '' کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

شِوَاءً: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔ روسٹ۔ نَشْوَةً: (اسم مرۃ) شراب کی بدمستی یا ابتدائی مستی۔ بُو۔ خَبَب: ایک قسم کی چال۔ الْبَازِلِ: پورے نو سال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْاَمُوْن: مضبوط خلقت والی۔

❷ يُجَشِّمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوٰى	مَسَافَةَ الْغَائِطِ الْبَطِيْنِ

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست وکشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

اَلغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔ پاخانہ۔ کنایۃً پاخانہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَآئِطِ﴾ (۴/۴۳) ج: غُوْطٌ وغِيَاطٌ.

❸ وَالْبِيْضَ يَرْفُلْنَ كَالدُّمٰى	فِي الرَّيْطِ وَالْمُذْهَبِ الْمَصُوْنِ

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مٹک مٹک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلْنَ: رَفَلَ (ن) رَفْلاً: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ اَلدُّمٰى: مف: الدُّمْيَةُ: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔ اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔ تراشا ہوا بت۔ گڑیا۔

❹ وَالْكُثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا	وشِرَعَى الْمِزْهَرِ الْحَنُوْنِ

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش وراحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

شِرَعٌ: مف: الشِّرْعُ: مانند، مثل۔ کمان سارنگی کا تانت۔ اَلْمِزْهَر: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلانے والا، مہمان نواز۔ ج: مَزَاهِرُ. اَلْحَنُون: مہربان، بے حد مشفق۔ وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔ وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔ آواز

نکالنے والی کمان۔شوق کی وجہ سے غمگین۔

5 مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتٰی	لِلدَّهْرِ وَالدهرُ ذُوْ فُنُوْنِ

ترجمہ:

یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اورنوجوان زمانے کے لئے ہےاورزمانے کے کئی رنگ ہیں۔

6 وَالْعُسْرُ كَالْيُسْرِ وَالْغِنٰی	كَالْعُدْمِ وَالْحَيُّ لِلْمَنُوْنِ

ترجمہ:

تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہےاور مال داری فقر کی طرح ہےاورزندہ موت کے لئے ہے۔

7 اَهْلَكْنَ طَسْمًا وَبعدَهٗ	غَذِيَّ بَهْمٍ وَذَا جُدُوْنِ

ترجمہ:

حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اورجدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:

ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ عکس بن یشرح بن حارث بن صیفی بن سبأ، بلقیس کا دادا ہےاور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:

غَذِی: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔بَهْمٌ: وبِهَامٌ: مف: اَلْبَهْمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ(مذکرومؤنث)۔اَلْبَهِيمَةُ: چوپایہ(درندے کے علاوہ) ج: بَهَائِمُ. فی القرآن المجید: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ (۵/۱)

8 وأهلَ جَاشٍ وَمَأْرِبِ	وَحَيَّ لُقْمَانَ وَالتُّقُوْنِ

ترجمہ:

اور جاش اورمأرب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:

موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بَابُ النَّسِيْبِ

نسیب:

عورت کے حسن وجمال کو ذکر کرنا اور عورت کی محبت کی وجہ سے ''عاشق'' پر جو بیتی اس کی خبر دینا۔نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کو اور ان کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔غزل کہلاتا ہے۔

وقال الصِّمَّةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُشَيْرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبداللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۴ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: ''۱۰۰'' اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو ''۱۰۰'' اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے ''۱۰۰'' اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گذار دی ؎

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

❶...... حَنَنْتَ اِلٰی رَیَّا وَنَفْسُکَ بَاعَدَتْ	مَزَارَکَ مِنْ رَیَّا وَشَعْبَا کُمَا مَعَا

ترجمہ:

تو ''ریّا'' کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریّا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا؛ حالانکہ تمہارے قبیلے ایک ہی جگہ رہ رہے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار آ گئی بیچ میں دیوار من وتو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَّدَتْ کے معنی میں ہے۔اور باب مفاعلۃ، تفعیل کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَفَتْ

وَضَعَّفَتْ، اس کی مثال قرآن میں ہے:﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۹/۳۴)

❷ فَمَا حَسَنٌ اَنْ تَأتِيَ الْاَمْرَ طَائِعًا	وَتَجْزَعَ اَنْ دَاعِي الصَّبَابَةِ اَسْمَعَا

ترجمہ:

تو یہ اچھی بات نہیں کہ تُو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:

تُو بخوشی محبوبہ سے دور ہوا اب اگر آتش عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

❸ قِفَا وَدِّعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمٰى	وَقَلَّ لِنَجْدٍ عِنْدَنَا اَنْ يُّوَدَّعَا

ترجمہ:

ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

❹ بِنَفْسِي تِلْكَ الْاَرْضُ مَا اَطْيَبَ الرُّبَا	وَمَا اَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا

ترجمہ:

میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:

الرُّبَا: مف: اَلرُّبْوَةُ وَالرَّبْوَةُ والرِّبْوَةُ: ٹیلہ۔ في القران المجيد: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲/۲۶۵) الْمُصْطَافُ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ اَلصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔ ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصْيَافٌ وَصُيُوْفٌ.

❺ فَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمٰى بِرَوَاجِعٍ	اِلَيْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَيْنَكَ تَدْمَعَا

ترجمہ:

مقام حمی کی شامیں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تاکہ غم دل ہلکا ہو)

وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں میں نے سونپے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

❶ وَلَـمَّـا رَأَيْـتُ الْبِشْـرَ اَعْـرَضَ دُوْنَـنَـا	وَجَـالَـتْ بَـنَـاتُ الشَّـوْقِ يَـحْنِنَّ نُزَّعَـا

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق واشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

"وَجَالَتْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "وحالت" ہے۔

❼ بَـكَـتْ عَيْـنِـيَ الْيُسْـرٰى فَـلَمَّا زَجَرْتُها	عَنِ الْجَهْـلِ بعـدَ الْـحِلْمِ اَسْبَلَتَا مَعًا

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر وتحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ بہنے لگیں۔

سر پہ آ جاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں   اشک پیہاں دیدہ ءِ انساں سے ہوتے ہیں رواں

❽ تَـلَـفَّـتُّ نَـحْـوَ الْـحَـيِّ حَتّٰى وَجَـدْتُّنِيْ	وَجِـعْـتُ مِـنَ الْاَصْـغَـاءِ لِيْتًـا وَاَخْدَعَـا

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لِيْتًـا: گردن کا پہلو۔ ج: اَلْيَـاتٌ. اَخْـدَعٌ: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ فـي الحديث: ((اَنَّهٗ اِحْتَجَمَ على الاَخْدَعِينَ و الكاهِلِ)).

❾ واَذْكُــرُ اَيَّــامَ الْـحِـمٰـى ثُـمَّ اَنْثَـنِـيْ	عَـلٰى كَبِـدِيْ مِـنْ خَشْيَةِ اَنْ تَـصَدَّعَـا

ترجمہ:

میں مقام حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف متوجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پر مسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا پرانی یادیں چھوڑ دو۔

پڑے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسماں کے لئے

وقال آخر (الطویل)

❶ وَنُبِّئْتُ لَيْلٰى اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَةٍ	اِلَـيَّ فَهَلَّا نَـفْـسُ لَيْلٰى شَفِيْعُهَا

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلی نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلی خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔

اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے تو جو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

❷ أَأَكْرَمُ مِنْ لَيْلٰى عَلَيَّ فَتَبْتَغِي	بِهِ الْجَاهَ اَمْ كُنْتُ امْرَءً لا اُطِيْعُهَا

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلی سے زیادہ معزز ہے کہ لیلی اس کے ذریعے مقام ومرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ لیلی کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلی نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلی خود چل کر آتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

اَلْجَاهُ: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقالَ ابْنُ الدُّمَيْنَةِ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن دمینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

❶ اَمَا يَسْتَفِيْقُ الْقَلْبُ اِلَّا انْبَرٰى لَه	تَوَهُّمُ صَيْفٍ مِنْ سُعَادَ وَمَرْبَعِ

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب "سعاد" کے ساتھ موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گذارے تیرے
وہ قرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

اِنۡبَرٰی:(انفعال) لہٗ: پیش آنا۔ صَیۡفٌ: گرمی کا موسم۔فی القرآن المجید:﴿لِإِيْلاَفِ قُرَيْشٍ إِيْلاَفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۱۰۶/۱،۲) ج: اَصۡیَافٌ وَصُیُوۡفٌ. ''سعاد'' شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

2 ...... | اُخَادِعُ عَن اَطْلَالِهَا الْعَيْنَ اِنَّهٗ | متٰى تَعْرِفِ الْاَطْلَالَ عَيْنُكَ تَدْمَعِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔
جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر وایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

اُخَادِعُ:(مفاعلۃ) خادعہٗ: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ العینَ: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات میں شک ڈالنا۔فی القران المجید:﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۱۴۲/۴)
اَطۡلَالٌ:مف:اَلطَّلَلُ: کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار و نشانات۔ پانی کی سطح۔

3 ...... | عَهِدْتُّ بِهَا وَحْشًا عَلَيْهَا بَرَاقِعٌ | وَهٰذِى وُحُوْشٌ اَصْبَحَتْ لَم تُبَرْقَعِ |
|---|---|

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسیناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین وجمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آرہے ہیں۔اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخیٔ طبع ہے۔
جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محوِ تماشہ دیدۂ اہلِ نظر یاں تھے

حل لغات:

وَحۡشٌ:ووُحُوۡش:مف:وَحۡشِيٌّ: جنگلی جانور، درندے(مذکر ومؤنث) فی القرآن المجید:﴿وَإِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾. (۵/۸۱) بَرَاقِع:مف: اَلۡبُرۡقَعُ: نقاب، برقع۔چوپائے کا منہ بند۔

وقال آخر (الطویل)

❶ فَیَارَبِّ اِنْ اَھْلِکْ ولم تُرْوِ ھَامَتِی	بِلیلٰی اَمُتْ لا قبرَ اَعْطَشُ مِنْ قبرِی

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مرگیا کہ تو نے آبِ لیلیٰ سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

❷ وَاِنْ اَکُ عن لیلی سَلَوْتُ فاِنَّما	تَسَلَّیْتُ عن یَاْسٍ ولم اَسْلُ عن صَبْرٖ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلیٰ سے بے رخی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بے رخی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دلِ ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلا الشیء وعنهُ (ن) سَلْوًا: بھول جانا۔تسلی پانا۔بے غم ہونا۔

❸ واِنْ یَّکُ عن لیلی غِنًی وتَجَلُّدٌ	فَرُبَّ غِنٰی نَفْسٍ قریبٍ مِنَ الفقرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلیٰ سے بے نیازی اور صبر واستقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔(شرح مرزوقی ج:۲،ص۸۵۹ بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہوگیا تو بے رخی کرنے لگا ورنہ بخوشی محبوبہ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلُّدٌ: اظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

وقال آخر (البسيط)

1 ...... يومَ ارْتَحلْتُ بِرَحْلِي قبلَ بَرْذَعَتِيْ	وَالعقلُ مُتَّلِهٌ وَالقلبُ مَشْغُوْلٌ

ترجمہ:

جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:

بَرْذَعَةٌ: وَالبرذعَةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَّلِهٌ: فا (افتعال) اِتَّلَهَ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہوجائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

2 ...... ثم انصرفتُ اِلٰی نِضْوِیْ لِاَبْعَثَهٗ	اِثْرَ الْحُدُوْجِ الْغَوادِیْ وَهو مَعْقُوْلٌ

ترجمہ:

پھر میں اپنے لاغر اونٹ کی طرف پھرا تا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:

ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق وعجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کردیا۔

حل لغات:

نِضْوٌ: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ اَلْحُدُوْجُ: مف: اَلحِدْجُ: بوجھ۔ عورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جِرَانُ الْعَوْدِ (الطويل)

1 ...... اَيَا كَبِدًا كَادَتْ عَشِيَّةَ غُرَّبٍ	مِنَ الشَّوْقِ اِثْرَ الظَّاعِنِيْنَ تَصَدَّعُ

ترجمہ:

اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے قریب ہے۔

حل لغات:

الظَّاعِنِيْنَ :فا. ظَعَن (ف) ظَعْنًا: روانہ ہونا، چلنا۔

2 عشيةَ مـــا فِيْـمَـنْ اَقـــامَ بِغُـرَّبٍ	مُـقـــامٌ وَلا فيـمَـنْ مَـضٰـى مُتَسَـرَّعُ

ترجمہ:

اس شام کہ مقام غرب میں جوٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پرٹھہرنے والانہیں اورنہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وقال الحسينُ بْنُ مُطَيْرٍ الْاَسَدِيُّ (الطويل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کانام حسین بن مطیر اسدی ہے(متوفی ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء)اور یہ اموی اورعباسی دور کےمخضرمی شاعر ہیں۔

1 لَـقَـدكنتُ جَلْدًا قَبْلَ اَنْ تُوْقِدَ النَّوٰى	عَـلٰـى كَبِـدِىْ جَـمْـرًا بَـطِيًّا خُمُوْدُهَا

ترجمہ:

میں طاقتورنو جوان تھامیرے جگر پرایسی آگ بھڑکنے سے پہلے جودیر سے بجھتی ہے۔

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَـمْرٌ: وجِـمَـارٌ وجَمَرَاتٌ: انگارہ۔چھوٹی کنکری۔سخت اندھیرا۔"جَـمْـرًا"ابوعلی احمدمرزوقی کے نسخے میں "نارًا"ہے۔

2 وقَـدكـنتُ اَرْجُوْا اَنْ تَمُوْتَ صَبَابَتِىْ	اِذَا قَـدُمَـــتْ ايَّـــامُهَـــا وعُهُـوْدُهَـــا

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اورزمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

3 فَـقَـد جَعَلَتْ فِى حَبَّةِ القلبِ وَالْحَشَا	عِهَــادَ الْهَـوٰى تُـوْلٰـى بِشَـوْقٍ يُعِيـدُهَـا

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برسائی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے لوٹا رہا ہے۔

احوال ِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز وتب وتاب اول سوز وتب وتاب آخر

حل لغات:

الْحَشَا : جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: اَحْشَاء. عِهَادٌ: مف: عَهْدَةٌ: موسم کی پہلی بارش۔اس بارش کی جگہ۔

4 ...... بِسُـوْدٍ نَـوَاصِيْهَـا وَحُـمْـرٍ اَكُـفُّهَا	وَصُـفْـرٍ تَـرَاقِيْهَـا وَبِيْضٍ خُـدُوْدُهَـا

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرد اور رخسار گورے چٹے ہیں۔

5 ...... مُـخَـصَّـرَةِ الْاَوْسَاطِ زَانَتْ عُقُوْدَهَا	بِـاَحْسَـنَ مِـمَّـا زَيَّـنَتْهَـا عُـقُـوْدُهَـا

ترجمہ:

پتلی کمر والیاں جنہوں نے اپنے زیورات کو خوبصورت کیا اس سے زیادہ جو زیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: مذکر: اَلْمُخَصَّرُ: باریک کمر والا۔

1 ...... يُـمَـنِّـيْـنَـنَـا حَتّٰـى تَـرِفَّ قُـلُـوْبُـنَـا	رَفِيْفَ الْـخُـزَامٰـى بَـاتَ طَلٌّ يَجُوْدُهَـا

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل خزامی کی طرح جھومنے لگتے ہیں جس پر رات کو شبنم نے سخاوت کی ہو۔

حل لغات:

تَرِفُّ: رَفَّ (ض) رَفًّا: بھڑکنا۔ اَلْخُزَامٰی: لیونڈر، ایک خوشبودار پودا جس کے پھول اور شاخیں انتہائی خوشبودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صَخرٍ الْهُذَلِيُّ (الطويل)

شاعر کاتعارف:

شاعر کانام ابوصخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے(متوفی ۸۰ھ/ ۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

1 ...... اَمَا وَالَّذِیْ اَبْکٰی واَضحَکَ وَالَّذِیْ	اَمَــاتَ واَحْيَــا وَالَّــذِیْ اَمْــرُهُ الْاَمْــر

ترجمہ:

سنو!قسم ہے اس کی جورلاتا اور ہنساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

1 ...... لَقد تَرَكَتْنِیْ اَحْسُدُ الْوَحْشَ اَنْ اَرٰی	اَلِيْـفَيْـنِ مِـنهـا لا يَرُوْعُهُـمَا الـذُّعْرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کردیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

الذُّعْرُ:خوف وگھبراہٹ۔

3 ...... فيَـا حُبَّهَـا زِدْنِیْ جَوًی كُـلَّ لَيْـلَةٍ	ويَـا سَـلْوَةَ الْاَيَّـامِ مَوْعِدُكِ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت!ہررات آتش عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی!تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوًی:غم وعشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش وجلن،سینہ کی ایک بیماری،بیماری کا کھنچ جانا،۔

4 ...... عَجِبْتُ لِسَعْيِ الدهرَ بيني وبينها	فلَمَّـا انْقَضٰـى مَـابيننا سَكَنَ الدهر

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہوگئی تو زمانہ خاموش ہوگیا۔

5 ...... وما هـوالَّا انْ أَراهـا فُـجـاءَـةً | فَـابُهَـتَ لا عُـرفٌ لَـدَىَّ ولا نُـكُـرُ

ترجمه:

اور میرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک محبوبہ کو دیکھوں اور حیران وششدر ہو جاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولئے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے

اَبُهَتَ: بَهِتَ: (س) بَهَتًا: ہکا بکارہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہو کر خاموش ہو جانا، دلیل سے مغلوب ہو کر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضًا (الكامل)

1 ...... بِيَـدِ الَّـذِىْ شَـغَفَ الْـفُـؤَادَ بِكم | تَـفْـرِيُـحُ مـا اَلْـقٰـى مِـنَ الْهَـمّ

ترجمه:

جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

2 ...... يُـقِـرُّ عيـنـى وهـى نـازِحَةٌ | مـا لا يُـقِـرُّ بـعيـنِ ذِى الْـحِـلْـمِ

ترجمه:

میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

3 ...... اِنّـى ارٰى واَظُـنُّ اَنْ سَتَـرٰى | وَضَـحَ الـنَّـهـارِ وعـالِـىَ الـنَّـجْـمِ

ترجمه:

میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب محبوبہ بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

4 ...... وَلَيْـلَـةٌ مـنـهـا تَـعُـوْدُ لَـنـا | مِـنْ غيـرِ مـا رَفَـثٍ ولا اِثْـمِ

ترجمه:

اور محبوبہ کے ساتھ مجھے ایک ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

حل لغات:

رَفَثٌ: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ

جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (۲/۱۹۷) اَلرَّفَثُ: جماع، عورت کے ساتھ صحبت خواہی۔﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (۲/۱۸۷)

5 ......

مِــمَّــا مَــلَــكْــتُ وَمِــنْ بَــنِــى سَــهُــمِ	اَشْهٰــى اِلٰــى نــفــسى ولــو نُــزِحْــتُ

ترجمہ:

مجھے سب سے زیادہ پسند ہے پھر اگر چہ مجھے ساری جائیداداور بنوسہم سے نکال دیا جائے۔

حل لغات:

نُزِحْتُ: نَزَحَ (ف، ض) نَزْحًا: دور ہونا۔گھر دور ہونا۔

6 ......

فَــعَــجِــلْــتِ قبلَ الــموتِ بِــالــصُّــرْمِ	قــدكــان صُــرْمٌ فِــى الْــمَــمَــاتِ لَنَــا

ترجمہ:

ہماری جدائی موت کی صورت میں مقدر تھی لیکن محبوبہ تو نے موت سے پہلے جدائی کرنے میں جلدی کی۔

حل لغات:

صُرْمٌ :مص. قطع تعلق۔

7 ......

بَــيْــنَ الْــجَــوانِــحِ مُــضْــرِعٌ جِــسْــمِــى	ولــمّــا بَــقِــيْــتُ لَيَــبْــقَــيَــنَّ جَــوًى

ترجمہ:

جب تک میں زندہ رہوں گا یقیناً میری پسلیوں کے درمیان سوزشِ عشق باقی رہے گی جو میرے جسم کو کمزور کردے گی۔

نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ کام دیتا ہے اک سانس باقی ہے جو تیرا نام لیتا ہے

حل لغات:

مُضْرِعٌ:فا.(افعال) اَضْرَعَ الرَّجُلَ: ذلیل کرنا۔

8 ......

ثُــمَّ افْــعَــلِــىْ مــاشِــئْــتِ عَــنْ عِــلْــمِ	فَــتَــعَــلَّــمِــىْ اَنْ قــد كَــلِــفْــتُ بِــكــم

ترجمہ:

تو جان لے کہ میں تیرا عاشقِ زار ہوں پھر علم کے باوجود جو مرضی کر۔

حل لغات:

كَلِفْتُ: كَلِفَ به (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابنُ اُذَيْنَةَ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن یحیی بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء ومحدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

❶ اِنَّ الَّتِی زَعَمَتْ فُؤَادَکَ مَلَّهَا	خُلِقَتْ هَوَاکَ کَمَا خُلِقْتَ هَوًى لها

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

❷ بَيْضَاءُ بَاكَرَهَا النَّعِيْمُ فَصَاغَهَا	بِلَبَاقَةٍ فَأَدَقَّهَا وَأَجَلَّهَا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انھوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلاً کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی وکشادگی اچھی لگتی ہے مثلاً سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

❶ حَجَبَتْ تَحِيَّتَهَا فقلتُ لِصَاحِبِی	مَا کَانَ اَکْثَرَهَا لَنَا وَاَقَلَّهَا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کردیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کردیا۔

❶ واذا وَجَدْتُ لَهَا وَسَاوِسَ سَلْوَةٍ	شَفَعَ الضَّمِيْرُ اِلَى الْفُؤَادِ فَسَلَّهَا

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ وسوسے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے وسوسوں کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِس: مف: الوَسْوَسَةُ: خیال بد، اس کے لغوی معنی محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو ورغلانے ، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال وارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیتوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ الضَّمِيْرُ: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے أنت، أنا وغیرہ۔ ج: ضَمَائِرُ۔

وقال آخر (الطويل)

1	اَمَا وَالَّذِیْ حَجَّتْ لَهُ الْعِيْسُ تَرْتَمِیْ	لِمَرْضَاتِهٖ شُعْثٌ طَوِيْلٌ ذَمِيْلُهَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِيْلُ: مص. ذَمَلَ البعِيرُ (ن) ذَمِيْلاً: اونٹ کا تیز وسُبک چلنا۔

2	لَئِنْ نَائِبَاتُ الدهرِ يومًا اَدَلْنَ لی	عَلٰی اُمِّ عَمْرٍو دَوْلَةً لا اُقِيْلُهَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادث زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایامِ فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایام وصال

میں اسی قدر راحت وسرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

اُقِیْلُ: اَقَالَہٗ البیعُ: بیع فسخ کرنا۔ اللہُ عَثْرَتَکَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غلطی سے درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطویل)

1......

وکنتَ اِذَا اَرْسَلْتَ طَرْفَکَ رَائِدًا	لِقَلْبِکَ یومًا اَتْعَبَتْکَ الْمَنَاظِرُ

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر تُو من پسند اشیاء مثلاً حسن و جمال عمدہ مکان و پارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہوگا۔

ہر طرف ایک صنم خانۂ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اُسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قائد، رہبر (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ بتانے کے لئے چلنے والا) میجر۔ رائِدُ العَینِ: آنکھ کی کنک۔ ج: رَوَائِد.

1......

رَاَیْتَ الَّذِیْ لاکُلُّہٗ اَنْتَ قَادِرٌ	علیہ ولا عَنْ بَعْضِہٖ اَنْتَ صابِرٌ

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہوگی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

1......

اَقُوْلُ لِصَاحِبِیْ وَالْعِیْسُ تَھْوِیْ	بِنَا بَیْنَ الْمُنِیْفَۃِ فَالضِّمَارِ

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں منیفہ اور ضمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

2...... تَـمَـتَّـعُ مِـنْ شَـمِـيْـمِ عَـرَارِ نَـجْـدٍ | فَـمَـا بَـعْـدَ الْـعَـشِيَّةِ مِـنْ عَـرَارِ

ترجمہ:

کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہولو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

3...... اَلَا يَـا حَبَّـذَا نَـفَـحَـاتُ نَـجْـدٍ | وَرَيَّـا رَوْضِـهٖ بَـعْـدَ الْـقِـطَـارِ

ترجمہ:

سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:

نَـفَـحَـاتٌ: مف: نَـفَـحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم لپیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّکَ﴾ (۲۱/۴۶) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرَّوْضَةُ: باغ۔

1...... وَاَهْـلُـکَ اِذْ يَـحُـلُّ الْـحَـيُّ نَـجْـدًا | وَاَنْـتَ عَـلٰـى زَمَـانِـکَ غَيْـرُ زَارِ

ترجمہ:

اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

1...... شُـهُـوْرٌ يَـنْـقَـضِـيْـنَ وَمَـا شَـعَـرْنَـا | بِـاَنْـصَـافٍ لَّـهُـنَّ وَلَا سِـرَارِ

ترجمہ:

مہینے گزر گئے ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلا نہ ہی آخر کا۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطويل)

1...... وَمِـمَّـا شَـجَـانِـيْ اَنَّـهَـا يَـوْمَ اَعْـرَضَـتْ | تَـوَلَّـتْ وَمَـاءُ الْعَـيْـنِ فِـي الْـجَـفْـنِ حَـائِرُ

ترجمہ:

جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پلک

میں چھلکنے کے قریب تھے۔

2 ...... فلما اَعَادَتْ مِنْ بَعِيدٍ بِنَظْرَة | اِلَيَّ الْتِفَاتًا اَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہا دیے۔

وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

الْمَحاجِرُ: مف: المَحْجِرُ فی العینِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطويل)

1 ...... ولما رأيتُ الْكَاشِحِينَ تَتَبَّعُوا | هَوانَا وابْدَوْا دُونَنا نَظَرًا شَزْرًا

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کر رہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

الْكَاشِحِينَ: فا. مف: اَلْكَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَزْرٌ: نفرت کی نگاہ، نگاہِ حقارت۔ غضب آلود نگاہ۔

2 ...... جَعَلْتُ وَمَابِيْ مِنْ جَفاءٍ ولا قِلًى | اَزُوْرُكُمْ يومًا واَهْجُرُكم شَهْرًا

ترجمہ:

تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بداخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المنّان الحنّان الفتّاح العلّام الوهّاب السّتّار الغفّار وصلواتُهٗ على سيّدنا وسندنا ومأوانا وملجأنا نبيّنا محمّد وأصحابهٖ وآله الطيّبين الطاهرين الأبرار الأخيار.

أبو الحسن قادری بن محمد صادق عليه رحمة الله الخالق

يوم الخميس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

۱۰ ربيع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۱۷ ابريل ۲۰۰۸م

من منشورات **المدينة العلمية** (دعوت إسلامي)

شعبة للكتب الدراسية:

٠١...مراح الارواح مع حاشية ضياء الاصباح(کل صفحات:۲۴۱)	٠٢...نصاب النحو(کل صفحات:۲۸۸)
٠٣...الاربعين النووية فی الأحاديث النبوية(کل صفحات:۱۵۵)	٠۴...نصاب اصولِ حديث(کل صفحات:۹۵)
٠۵...اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة (کل صفحات:۳۲۵)	٠٦...نصاب التجويد(کل صفحات:۷۹)
٠٧...اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:۲۹۹)	٠٨...المحادثة العربية (کل صفحات:۱۰۱)
٠٩...نورالايضاح مع حاشية النوروالضياء(کل صفحات:۳۹۲)	١٠...تعريفاتِ نحوية (کل صفحات:۴۵)
١١...شرح العقائدمع حاشية جمع الفرائد(کل صفحات:۳۸۴)	١٢...خاصيات ابواب الصرف (کل صفحات:۱۴۱)
١٣...الفرح الكامل على شرح مائة عامل(کل صفحات:۱۵۸)	١۴...شرح مائة عامل(کل صفحات:۴۴)
١۵...عناية النحو فی شرح هداية النحو(کل صفحات:۲۸۰)	١٦...نصاب الصرف(کل صفحات:۳۴۳)
١٧...صرف بہائی مع حاشية صرف بنائی(کل صفحات:۵۵)	١٨...نصاب المنطق(کل صفحات:۱۶۸)
١٩...دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:۲۴۱)	٢٠...انوارالحديث (کل صفحات:۴٦٦)
٢١...مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية(کل صفحات:۱۱۹)	٢٢...نصاب الادب(کل صفحات:۱۸۴)
٢٣...نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات:۱۷۵)	٢۴...تفسيرالجلالين مع حاشية انوارالحرمين(کل صفحات:۳٦۴)
٢۵...نحو ميرمع حاشية نحو منير(کل صفحات:۲۰۳)	٢٦...عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة(کل صفحات:۳۱۷)
٢٧...تلخيص اصول الشاشی(کل صفحات:۱۴۴)	٢٨...خلفاے راشدين
٢٩...فيض الأدب	٣٠...منتخب الأبواب من إحياء علوم الدين (عربی)